

فہرست مضامین

مضمون

باب

نمبر

حضرت حواء علیہا السلام

حصہ

- 1 تخلیق نوع انسانی
- 2 انسان کی تخلیق کیسے ہوئی؟
- 3 تجود آدم علیہ السلام
- 4 خلیفہ و شریک
- 5 حضرت حوا کی پیدائش
- 6 دونوں میاں بیوی جنت میں رہو
- 7 حضرت آدم علیہ السلام و حوا جنت میں
- 8 جنت میں آدم علیہ السلام و حوا کیسے رہتے تھے
- 9 ابلیس آدم علیہ السلام کو دھوکہ میں ڈالتا ہے
- 10 خوش کن انسانی خواہشیں
- 11 شیطان کے بہکاوے میں آ کر
- 12 سرزنش اور توبہ
- 13 سب یہاں سے نیچے چلے جاؤ
- 14 حضرت آدم علیہ السلام کی بیوی حوا علیہا السلام
- 15 قرآن مجید میں مذکور انبیاء کرام علیہم السلام کے اسماء گرامی
- 16 روایات
- 17 خاتونِ اہل
- 18 حضرت حوا علیہا السلام کی زندگی کیسی تھی؟

19	بی بی حوا علیہا السلام کمرہ زمین پر
20	لوہے کی صنعت
21	حضرت بی بی حوا علیہا السلام کی گھرداری
22	حضرت حوا علیہا السلام کا سفر عبادت
23	کعبۃ اللہ شریف
24	تمام انسانوں کی ماں
25	ہابیل و قابیل کا واقعہ
26	روایت
27	قربانی کا قصہ
28	قربانی
29	حضرت ہابیل ایک حاقور نو جوان تھے
30	خالی عبادت
31	شیطان کا پہلا شکار اور والدین کا غم
32	حوا تیرا میرا فوت ہو گیا
33	بی بی حوا علیہا السلام کا آخری سفر
34	ماں حوا علیہا السلام کی آخری آرام گاہ
35	ام المہات (تمام ماؤں کی ماں)
بہ	حضرت نوح علیہ السلام کی زوجہ و اعلیٰ
1	اے میرے پروردگار میری قوم کو معاف کر دے
2	حضرت نوح علیہ السلام کی مشکلات
3	حضرت نوح علیہ السلام کی کافر بیوی
4	اس کی بد نصیبی اس پر غالب آ گئی

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور بتوں کی پوجا	5
پانچ بزرگ	6
پانچ بڑے بت	7
حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی دین کی دعوت میں رکاوٹ	8
قوم کے سرداروں کو اللہ کے دین کی دعوت	9
پہلی زفر مان عورت	10
قوم کے ساتھ سوال و جواب	11
انسانی تخلیق پر غور و فکر	12
حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی بنانے کا حکم	13
حضرت نوح علیہ السلام کشتی بناتے ہیں	14
کشتی کی اصل حقیقت	15
کشتی میں سواری	16
واعلہ کی غرقابی	17
حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان	18
آزمائش	19
دو کافر عورتوں کی مثال	20
مقام طہرت	21
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا	22
حضرت لوط علیہ السلام کی بیوی واعلہ	23
حضرت لوط علیہ السلام کا پیغام	1
قوم لوط علیہ السلام کی بد عادات	2
تم بڑے نیک پاک بنتے ہو	3

4	حضرت لوط علیہ السلام کے مہمان اور آپ کی بیوی کا کردار
5	اے میرے پروردگار میری مدد فرما
6	قوم لوط علیہ السلام کی تباہی کیلئے فرشتوں کی روانگی
7	حضرت لوط علیہ السلام کی رہائش
ۛ	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زوجہ محترمہ

1	اللہ تعالیٰ اپنوں کو ضائع نہیں کرتا
2	بی بی باجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
3	کیا ہم آپ کے پاس ٹھر جائیں؟
4	با حوصلہ جوان
5	گھر کی چوکھٹ بدل دو
6	آپ کی بیوی رملہ
7	حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کا واقعہ احادیث میں
8	صحیح بخاری میں واقعہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی تفصیل
9	محبت کرنے والی اور صاحب اولاد شیر بیوی
10	حضرت رملہ خاتون کی وفات
ۛ	حضرت یعقوب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ راحیل

1	زمینہ ملکہ مرہ
2	حضرت راحیل خاتون کا حق مہر
3	حضرت یعقوب علیہ السلام کا مرتبہ
4	عجیب معاملہ
5	حضرت راحیل کی بیت شہنی
6	حضرت یعقوب علیہ السلام جبرون میں

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں راتیل کا تذکرہ	7
اس خواب کے بارے میں مفسرین کی آراء	8
ماں باپ کو تخت پر بٹھانا	9
ایک سوال	10
سجدہ کی بجائے السلام علیکم	11
صابرہ و شا کرہ بی بی راحیل	12
آزمائش میں سرخروئی	13
ایک بڑے غنیمت اور عظیم بادشاہ کی ماں	14
حضرت ایوب علیہ السلام کی زوجہ محترمہ	۱۵

پاک پازوں کا موسم بہار	1
حضرت لیا کی خوش گزران زندگی	2
حضرت ایوب علیہ السلام کا مسکن	3
حق کی گواہی دینے والی پاکیزہ خاتون	4
صلح جوئی	5
آزمائشوں کا دور	6
انبیاء کی آزمائشیں	7
اللہ کریم سے شفاء کی دعا کرو	8
واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام صابرہ امدیث مبارکہ میں	9
حضرت ایوب علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی بارش	10
اللہ کریم لیا خاتون کا کرام کرتا ہے	11
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت صفورہ	۱۲

قرآنی پس منظر میں	1
-------------------	---

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی حالات	2
فرعونی محل	3
آمال نبوت و رسالت	4
حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے نکلتے ہیں	5
مصر سے روانگی	6
مدین کی طرف روانگی	7
لیا اور صفورا	8
میرے والد آپ کو پالتے ہیں	9
حیاداری کا لباس	10
حضرت شعیب علیہ السلام کا پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نام	11
حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں	12
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شادی	13
حضرت صفورہ خاتون کی دانش مندی	14
حضرت صفورہ کا مبارک سفر	15
حضرت صفورہ کی تسلیم و رضا	16
کوہ طور	17
وادی مقدس	18
عظیم ارث و عطا	19
روشن اور چمکدار ہاتھ	20
حضرت صفورہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی خوشخبری سنی	21
حضرت صفورہ مصر میں	22
حضرت زکریا علیہ السلام کی زوجہ محترمہ ۱۴۱۵ بنت عمران	۲۳

- 1 مخراب عبادت میں خوشخبری
- 2 حضرت یحییٰ علیہ السلام کو یحییٰ سے نبوت کی خوشخبری
- 3 حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں
- 4 دعاء کی شان
- 5 عظیم خوشخبری
- 6 بیٹے کی مبارک نوید
- 7 حضرت زکریا علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے سوال و جواب
- 8 عظیم بشارت
- 9 میری بیوی با مجھ ہے
- 10 پروردگار! کوئی نشانی بتا دو
- 11 اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت ایشا خاتون رضی اللہ عنہا کا احترام
- 12 ماں بیٹا دونوں احاطت شعار

حضرت حواء علیہا السلام

تخلیق نوع انسانی:

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا جب ارادہ ہوا کہ اس رنگ رنگ کائنات کو معرض وجود میں لائے اور اس میں اشرف المخلوقات انسان کو پیدا کر کے اسے اس جہان رنگ و بو کی سرکاری کاتاج پہنائے۔ اور اس کائنات کو اس کی خدمت کے لئے تابع و مسخر کر دے وادگتی ہے۔ اور اس دنیا کی تعمیر و ترمیم اس کے سپرد کر دے۔

انسان کی تخلیق کیسے ہوئی؟

سب سے پہلے ہم بشریت کے ابتدائی قصبہ پر نور البصیرت کی نظر ڈالتے ہیں۔ اور اسے ماء اعلیٰ سے شروع کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا۔ قرآن پاک نے اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔ لہذا مٹی مظاہر قدرت میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اسے اس کے لئے کسی ابتدائی مادہ (میسر) کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ بلکہ اس کے کن کہنے سے ہی جسے وہ پیدا کرتا چاہے وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا
ہے۔ تو اسے فرما دیتا ہے۔ "ہو

بَقُولِ لَہٗ کُنْ فَیَکُونُ ۚ

(سورہ یس آیت ۸۱)

جا" تو وہ ہو جاتی ہے۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے اللہ تعالیٰ جل شانہ کو اپنی قدرت کاملہ کا ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ ایسا جو تخلیق کا اصل سرچشمہ قدرت الہی ہے۔ جو عدم سے وجود پیدا کرتی ہے۔ اور بے جان جامد چیز میں روح ڈال کر اس کو زندگی بخشیتی ہے۔ اور

کمزور کو توانائی سے نوازتی ہے۔ ور سکون کو حرکت دیتی ہے۔ اور یہی بے جان مٹی
 قدرت خداوندی سے حرکت کرنے اور بو لے لگتی ہے۔ اور ایک ٹھوس بے حس و
 حرکت چیز حسین و جمیل انسانی صورت میں ذیل کر حسن کا پیکر بن جاتی ہے۔
 فرمان باری تعالیٰ ہے:

”اور اسی کے نشانات میں سے
 وَمِنْ آيَاتِهِ ۚ اَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ
 ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے
 ثُمَّ اِذَا اَنْتُمْ بِشَرٍّ تَنْتَشِدُونَ ۚ
 پیدا کیا۔ پھر اب تم انسان ہو کر
 (سورۃ الروم آیت ۲۰)
 جا بجا پھیل رہے ہو۔“

قرآن کریم ہی ہمیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں بتاتا ہے۔
 اور یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام ہی اس زمین پر پہلے فرد بشر ہیں اور اس جہان کی
 اصل بنیاد ہیں۔

قدرت الہی کو یہ منظور تھا۔ کہ یہ ٹکسرفہ ارض ہی حضرت آدم اور ان کی اولاد کا ٹھکانا
 بنے۔ لہذا حضرت آدم و جود انسانی کی ابتدا ہیں۔ اور آپ اللہ تعالیٰ علیم و بصر کی
 طرف سے ہر چیز سے باخبر تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام دنیاوی چیزوں کے نام
 سکھا دیئے تھے۔

اور حضرت آدم اور ان کی ذریت اور تمام مخلوقات کی پیدائش کا اصل مقصد اللہ تبارک
 و تعالیٰ کی عبادت تھا۔ اور سورہ بقرہ میں جو لفظ ”خلیفہ“ انسان کے لئے آیا ہے۔ اس
 سے مراد یہی ہے۔ کہ انسان کا وجود اس کرۃ ارض پر ایک خاص مدت تک اللہ رب
 العالمین کی عبادت اور تابعداری کے لئے ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہی اس زمین اور
 اس پر رہنے والوں کا مالک و مختار ہے۔ اور سب نے اسی کے حضور حاضر ہونا ہے۔

لہذا مشیت الہی و حکمت ازلی خداوندی کو منظور ہوا۔ کہ حضرت آدم کو پیدا فرمائے تو
 اس نے اپنے فرشتوں کو اس کی اطاعت دی۔ اور نیز انہیں بتایا۔ کہ زمین پر اس کی

ذریعہ سے ایسے لوگ بھی ہو گئے۔ جو زمین میں فساد پھیلا نہیں گئے۔ اور قتل و غارت کریں گے۔

اس موقع پر ملائکہ کرام نے تعجب کیا۔ اور پوچھا پھر انسان کو پیدا کرنے میں کیا حکمت خداوندی ہے؟ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت کرتے ہوئے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کیا تو اس میں ایسے عنف کو نائب بنانا چاہتا ہے۔ جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں“ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

(سورۃ البقرہ آیت ۳۰)

سجود آدم:

منیت الہی پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرما دیا۔ اور اس میں جان ڈال کر اسے وہ اسرار خاص عطا فرمائے جو اسے فرشتوں سے ممتاز کر دیں۔ جس میں وہ مستقل ارادہ بھی شامل ہے۔ جس سے انسان اپنے لئے کوئی راستہ متعین کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ وہ حضرت آدم کو بطور اکرام سجدہ کریں۔ اور یہ سجدہ حضرت آدم کی بڑائی اور عظمت کے لئے سجدہ نہیں تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے

نماں قدرت و عظمت میں جن کے خلاف کے سے جہد تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہی
 جانور انسان کا خالق ہے

تمام مومنوں سے حکم ہے کہ تم جن کی تعلیم میں خدا کا یہ سواے اللہ نہیں مانتے۔

”میں نے تم کو فرمایا کہ تم میں سے کوئی نہ ہو جس کا نہیں اسی و سب کو و کس
 یہاں اور کلام میں سے ہے۔“
 من الکفرین۔ سورۃ البقرہ
 آیت ۲۶۰

اور ہمیں یاد حضرت آدم کو جبکہ اس نے کلمہ حسد و تفریق پر پڑھا تھا، جا پہنچا تھا کہ
 پھر اٹھ اٹھا۔ کہ ہمیں یاد پڑا کہ اس نے در حضرت آدم کی مٹی سے بنی تھی۔
 اور شیطان کا دیس تھا۔ کہ اس نے اپنی پیدائش کے لحاظ سے وہ حضرت آدم سے افضل
 و برتر ہے۔

نہینہ شراہیں

یہاں نہینہ شراہیں ہوا۔ کہ ہے آیت۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا منہ معرفت سے
 دھرا لیا کہ انہیں اٹھ اٹھا کہ یہ بھی کاپلہ دینے نہ بھلا گا کہ اس جہد کی حشر و غارت
 حکم کی تعلیم و تہذیب ہے۔ نہ کہ آدمی کے لئے ہے۔

یہ حد بھی ایک مراد ہے کہ مشیت خداوندی بھی تھی۔ کہ حضرت آدم و حضرت
 حوا جنت سے زمین پر چلے جائیں

تا کہ نہینہ شراہیں (نہینہ) نہینہ حیر (آدم) کے زمین مسلسل معرفت ہو۔ ہمیں
 اور اس کی تربیت نہانوں کی گہری کے ماہر کرتے ہیں۔ اور اس کی تربیت
 نہانوں کے میدان کا مقصد ہے

نہینہ شراہیں کے جہد سے ہمارا تہذیب کی تہذیب میں یہ نہینہ
 ہے۔ اور اس میں ہے تہذیب نے فرمایا

جب میں نے تمہیں حکم دیا تو
 اس چیز سے تمہیں خبر نہ
 سے ہوا رکھا ہے ہر کہ جس
 کے سے بہت ہوں مجھے دے
 - گ سے پیدا ہے اور
 تانے سے بنایا ہے فرمایا تو
 اہل نے پوجا (ج) تجھے
 شیطان میں کہ یہاں غور ہے
 نکل چا تو ذلیل ہے۔ س
 کہا تجھے س دن تک مہبت
 فرما، دن لوگ گھروں سے
 نکلتے چلیں گے فرماتے
 مہبت ان جان ہے۔ ہر
 شیطان نے ہر کہ مجھے دے
 معصوم یہ ہے میں بھی تیرے
 پیدا ہے، ستے پن سے
 چہرے، سگ

تیرے چہرے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قال مامعك لا تسجد اد
 امرتك قال اما حرمة حلفتني
 من نار و حلفه من طين قال
 فافهموها فما يكون لك
 تكبر فيها فاحرجه منك من
 الصعيرين قال انصرني لى يوم
 يعفونك قال انك من
 المطرئين قال ليسا بعونى
 لا لغد لهم صراطك
 لمستقيم ع عراف بت ۲

قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى الْأَبْصَارَ
 كَفَرَ لَا كَفَرَ اللَّهُ فَمَنْ سِوَا اللَّهِ
 فَكُفِّرُوا بَعْدَ ذَلِكَ عَنِ الْفَالِغِ
 قَالُوا حَسْبُكَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ
 كُفَرُوا بِكَ فَأَعْتَدْنَا لَهُمْ
 عَذَابًا مُّهِينًا

کے بھیس میں شمس ہوئیں۔
 چننا ہاتھوں سے بنایا جس کے
 آگے خدہ رہے۔ اسے جسے کسی
 سے روکا یا وغیرہ میں۔ یہ
 ہے یہ اپنے اپنے جہانوں
 میں لگا رہا میں کسی سے بہتر
 ہوں تو ہے مجھے۔ اس سے
 پہلے کیا اور سے حق سے بنایا

ہے۔

اس طرح بھیس چھوڑنے سے رک گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اسے ہتھکڑیوں میں
 دھار لگاتے لگاتے دھار دیا۔ اور ملحق ہوا اور وہ دھار لگاتے لگاتے پڑا رہا۔
 ہر قسم نے اپنی سند میں حضرت بو صا کے واسطے سے حضرت بو صا کی ہمد
 عنہ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ
 بہت عجب پر خدا عزوجل نے ان کو شیعہ بنایا ہے۔ روایت ہے کہ اس نے
 ان کو انسان بنو خدا کا علم ہوا اس سے خدا پر اس کے لئے عزت
 ہے۔ اور مجھے خدا کا علم ہوا تو میں نے ان کو اس سے اس سے انہما ہے
 (مسلم شریف کتاب ایمان)

حضرت حواری پیدائش

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا رحمت میں ٹھہرایا جس میں یہ نیلے چلتے
 پھر لے گئے تھے وہ کوئی آپ کا ستمیں۔ مومنوں کے لئے نہیں تھے۔ وہ بھی رفیق تھے
 اللہ تعالیٰ نے پھر کہ اس کا بھی پیدا کرنے کی زندگی کو بھر پور دے تو اللہ تعالیٰ
 نے اس کے لئے رحمت کو پیدا فرمایا۔

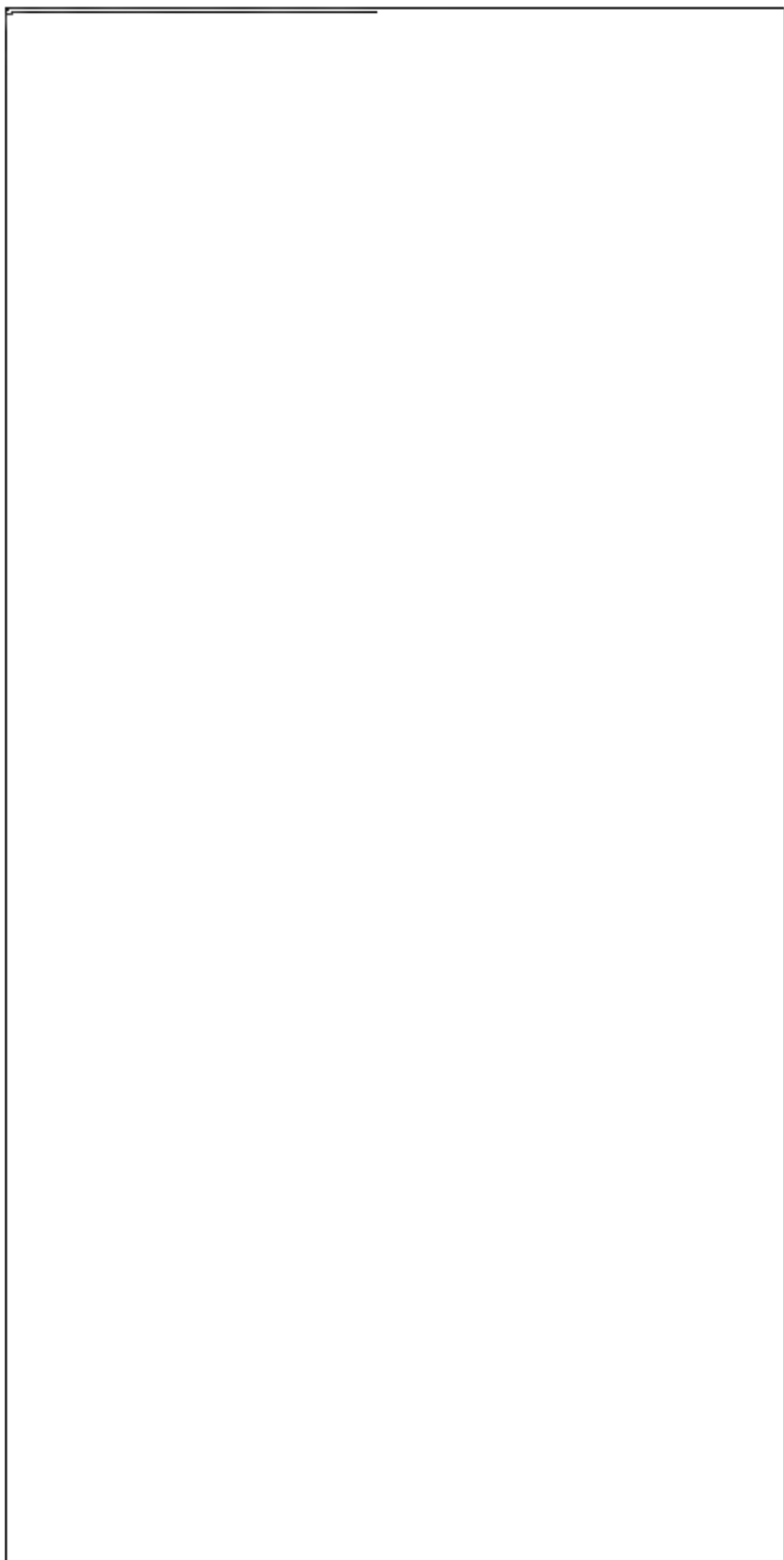
س بارے میں مفکرین کا خیال تھا کہ حضرت آدم ؑ کو اپنے آپ کے بعد چاہئے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سر پر تے کیسے عطا کیے اور کہا دیکھ جو ان کے منہ سے نکلتا ہوتا ہے وہ بھٹک جاتا ہے۔ اور یہاں تک کہ آپ سے مردہ ستنے سے پیدا ہو گئے۔ آپ پر رندہ انسان کی مائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ حضرت آدم ؑ کی بیوی سے پیدا ہوئے۔ فرمائی گئی ہیں جب کہ حضرت آدم ؑ نے اپنے آپ کو دیکھا کہ اہل بھی اس میں ہیں۔

صحیح حدیث شریف میں حضرت آدم ؑ سے روایت ہے کہ حضرت آدم ؑ نے فرمایا کہ عورتوں کی بیوی یا رو۔ یہ وہ عورت ہے جس کی بیوی سے پیدا ہوئی ہے۔ اور وہی ن بدیوں میں سب سے زیادہ خبیثہ ہے۔ اور یہی ہوتی ہے۔ آدم ؑ سے پیدا ہوا ہو گا تو سے تو روئے۔ اور اس سے ہی چھوڑ دو گے۔ تو یہ برائی بھی رہے گی۔ اللہ عورت سے زنی کے ساتھ ہے۔ یا رو۔ س مضمون بیک شاعر نے اپنے شعروں میں لکھا ہے۔

ہی افضل العوجاء لیس بھیمھا الا ان یوم الضیاع الکبر وھ
انجم صعباً رافداً علی انسی ایس عجیب صفتھا وقد رھ
یہ بھی مدح ہے تو سے پیدا نہیں رہا۔ گا کیونکہ پہلوں کا میرا ہوا ہی تھا
پیدا ہیں۔ یہاں تک کہ ہرگز وہی نہیں ہو سکتے جو یہاں تک
وہاں ہی کا یہی ہونا عجیب ہے۔

یہ ہندو قرآن مجید کے نام سے کہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ؑ کو پیدا فرمایا۔ اور ان میں نون ناموں کی پیداوار ہے۔ جس کی تحقیق کی جرتی تصدیق اور ہر زبان۔ اور اس میں لٹاؤقت صرف ہو۔ اس کے بارے میں قرآن کریم میں ہر وصاحت نہیں۔ عین اللہ تعالیٰ نے قاصر فرمایا۔



نہیں جنت کی دعوتیں ملتا فرماے گا۔ اور یہ کہ نہیں جنت نہیں ملے گی۔ ہر تدبیر
وہ بے باک ہو گئے اور جب تک وہ جنت میں رہیں گے نہ نہیں بپا کرنا
کی اور نہ وہ تھوڑے وقت میں رہیں گے فرما کر باری ہے

یہاں نہیں بہت مالش ہوگی کہ یہ لگ ان لا سنجوع فیہا
صوتے رہ گئے اور نہ ملے یہ کہ نہ ولا تعری و انک لا نظنوا
پاتے ہوئے یہ کہ ہو پکھو گئے فیہا ولا تصحی

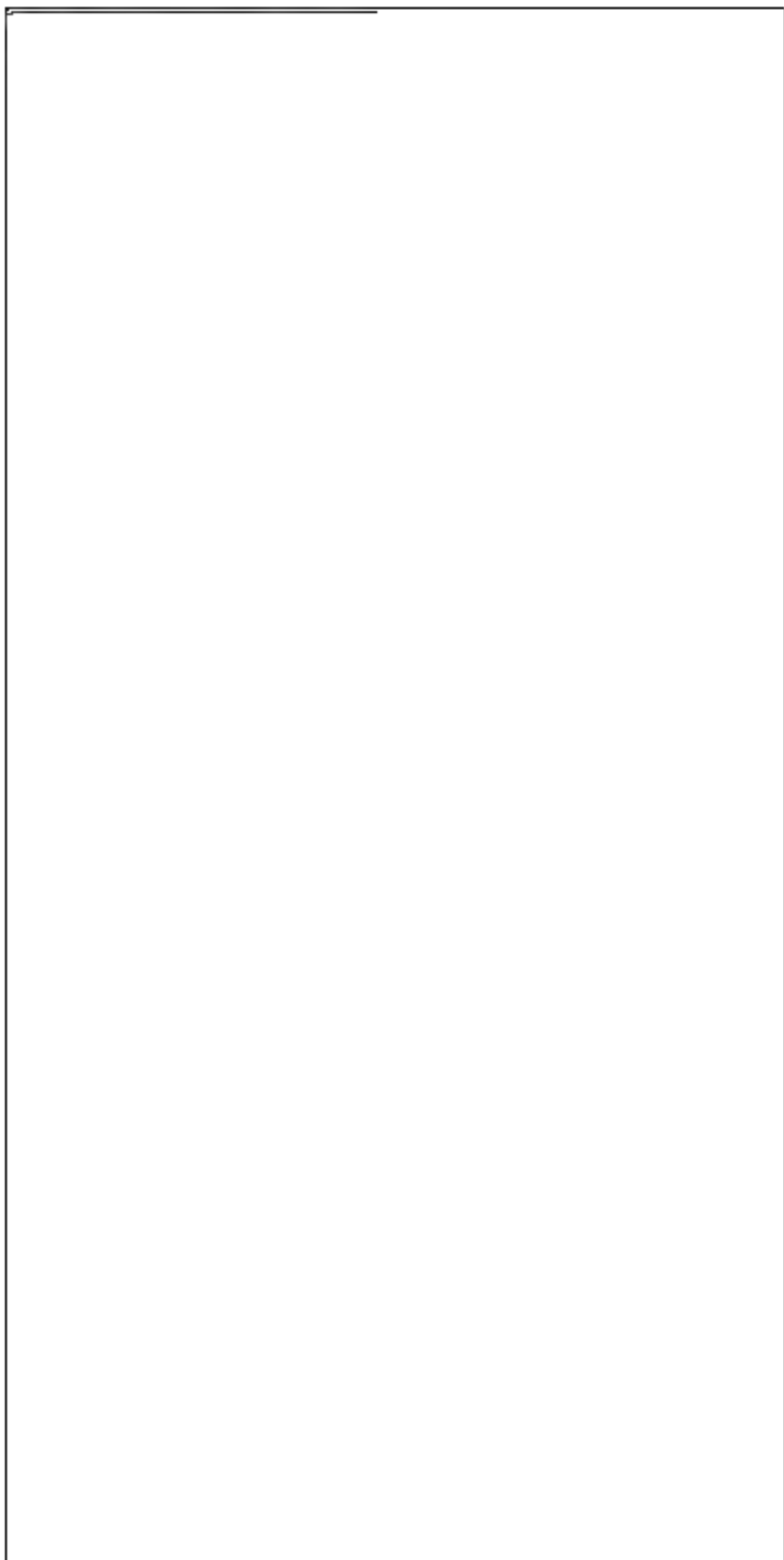
جنت میں آدمی کیسے رہتے تھے

جنت میں ان کی زندگی اور یہ تھی کہ ان میں ان چیزوں پر بند نہیں
تھی اور چھ جنت آدمی جنت میں رحمت و بخشش نبی حضرت عائشہ بیت
میں مائل وہ یہ میں نہیں کہاں نہیں تھی۔ یہ کہ ہوا اس کی رہا۔
تھے۔ بہت بلی بنی نہایت میں نہایت میں وہ پتہ ہاتھ پٹے۔ خوش رہتے۔
صرف ان کے بھروسہ ہی تھے اور شاید یہ ان کی نہایت تھیں۔
اور انوں یہ صرف سے وہاں تسبیح و تہن متھے رہتے۔

محمد بن عبد اللہ بنی احسن کل شیء حلقہ

اور حضرت آدم بنی بنی جنت کے پھل تھوڑے رہا تھے اور انوں میں گھومتے
پکھ تھے اور جنت میں وہاں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
تھے انہوں نے نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
فضل۔ اس سے ان کی نعمتوں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں

حضرت آدم وہ یہ تھیں چھ تھیں کہ نہیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
اور یہ جنت انوں نے نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
اشجارہ کہ ان رحمت کے نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
نے نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں



حضرت آدم و ہوا یہ تک سوچتے رہے۔ ہر کس اور حست کے بارے میں غور کرتے رہے۔ اور ہمیں یہ یاد تھیں اور غنا تاربا اور شہادت و روق کا عہد رہا یمن کس کا محسوس کیا کہ ستمند یہ کاحضرت آدم کا یہ سہم پر کچھ بھی اثر نہیں ہو سکا۔ نہ تک دوسرے طریقہ ہو چکا۔ شاید ہی حریق سے حضرت آدم و ہوا کس خود رختہ صحت پہ کال ہو کر رہے۔ کس سے ایک دوسرے تھیں۔ یہ۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ سب کچھ غیر ختم و دروست ہے۔ ہر یہ کہ وہ کال نہیں چاہتا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ سب مار و نعمت میں وہ زندگی رہ رہے ہیں۔ انہوں نے کس راست کا پھل نہ دھیا۔ یہ نعمت سب سے کچھ چاہے۔ ہر کس کی نعمت و حاصل رہے یہی ایک صورت ہے۔ کہ وہ کس کا پھل دھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سے یوں بیرون ہو رہا ہے۔

”اور سنئے گا کہ تمہیں تمہارے رفاں ماہنگما رنگہ عن ہدو
 پروردگار نے سب درخت سے
 صرف کس سے روکا ہے۔ کہ نم
 فرشتے نہ بن سکیں۔ ہمیشہ ہمیشہ
 سودہ لاعراف ایب
 زندہ نہ ہو“

۴۰۰

اللہ سے دشمنی ٹیٹاں۔ آدم جو کے بارے میں زندہ رہا۔ اور یہ محسوس رہا کہ کس کا رہا۔ وہمیں کس جنوں کے مقدم پہ ہمیشہ رہا ہے۔ یہ کہ وہ کی جیت سے نہیں زیر رہتا ہے۔

ہر کس سے پانی، صمی، حاش، پسیپ تھے، سب سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ معصوم ہے۔ کہ تم کس کا پھل کھاؤ تو بھی میں مرہوگے۔ بلکہ فرشتے سب چوٹے اور حیرہ کی مرہوت کو چوٹ چوٹے۔ اور میں تم دونوں کے ماتھے قسم دھار رکھتا ہوں کہ میں تمہارے غیر جوہ ہوں۔ اور یہ دیکھی رنگی کا درخت ہے۔ جو کس میں سے دھیا گا۔

حضرت نواسی شیطانوں بات چیت مولیٰ۔ ہر پہنے گا۔ کہ تم اس درخت سے
 کس سے روکا گیا ہے کہ یہ ان کی رسد کی حاصل کرنے کا درخت ہے یہاں سے
 معدوم ہو کر وہ دونوں ہمیشہ کے لیے اس جنت میں رہنا چاہتے ہیں ان کا
 دن جو اللہ کی بنا پر نہیں ورثا نے کائنات پیدا۔ اور عید شریف میں آپ کی
 چیز کی شدید شمشیر انسان کو مددگار رہتی ہے۔

حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا۔ کہ اگر حضرت آدمؑ
 کیلئے اللہ تعالیٰ نے یہاں عید کیا ہے۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس کے
 جانے سے روکا تو ابوبکرؓ نے جانے کے لیے اس پر یہ۔ حتیٰ کہ یہ ہا کہ آپ
 سے پہلے میں سے ہوا رہتی ہوں۔ رکھتے چھوڑتے ہیں۔ تو آپ نہ صاب کا۔
 مذہب نبیؐ نے دیا ہے۔ اور ان میں سے جو میں ہو۔ تو اسے آدم کے پاس رہنے
 لائیں۔ ہا چھوڑتے ہیں تو کہا ہے۔ اور مجھے کچھ نہیں ہو۔

مذہب حضرت آدم علیہ السلام نے لکھا ہے۔ اور اس کامیاب تھا۔ کہ۔ وہ ہمیشہ کے
 لیے جنت میں رہیں گے۔ جب دونوں نے ہا تو ان کے بدن پر چھوڑ دیے۔ اور
 تر ہل گئے۔ اور شیطان کا فریب کامیاب ہو گیا۔ اس کا نتیجہ سامنے آیا کہ
 شیطان۔ انھوں نے اسے اللہ تعالیٰ کی صحبت سے ہٹا کر ان میں مبتلا کر
 دیا۔ اور ان میں سے آدم سے الگ کر دیا۔ اور ان سے مراد یہ ہے۔

چونکہ حضرت آدمؑ کے علم میں تھا کہ یہاں میں مرنا ہے۔ لیکن اس نے اس میں
 جنت میں ہمیشہ رہنے کی تمنا کی۔ اور شیطان نے انھیں مارنے کے ارادے سے
 نہیں ہم پیدا ہو گیا کہ شیطان کا یہ فریب ہے۔ اور اس کے ہم آواز اور قدرت نے
 یہ ہا پیدار دیا۔ کہ وہ غفلت نہ کرے۔

جیسے کہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

وَأَنِيبْ قُلُوبُ وَإِذِ اللَّهُ شَفَعَهُمْ
 سَعْدُ الْقَدْرِ لِمَحْنُومِهِ الْآرِ

وہ دیکھ رہے ہیں جدوی ن و غفلت منور بھی۔ روندہ اٹل تقدیریں رس سے بھی
نکھ ہو تھ

سرخ نشاوت

حضرت آدم نے جوں پر منور درخت کا پھل چاہا۔ ب نہیں نصحت خدہ مدی
فر موش روپے پر تما۔ ہو لہ مان باری سے۔

وہ ہم سے بے حضرت آدم سے و بعد عہد لی اندھ من قبل
مہدیہ تھ نمروہ سے خوب گئے
نام۔ ن میں ثابت نہ ایچھا عطفہ

خد کا کرنا یہ ہوا کہ حضرت آدم وحو پر را کا سے کمر نہ پہا گئے

تب سے یہ را کا نے س کو چکا الم ابھکما عن تنکما
کیا میں نے تمہیں ساحت سے الشحرہ رفل لکما ان
میں ی تھ و رہہ میں دیا کہ الشیطان لکما عذومیل نہ
ثبوتان تمہار حدیثن ہے۔ الاعراف ۴۲

ہب آدم وحو باکلم عدہن پر پروہکا ن جانب سے نارت پکی مر نصحت سے
حضرت برتے پر سر نشا ہوی۔ توں رہائی تہا یہ سے نہیں وہ نصحت یا و آئی۔ تو وہ
بد تعالیٰ نہ صرف جوئے سے اور تمہیں خوش کا حاسی ہو ورنہ سے پر
ترمدہ ہوئے ورنہ تعالیٰ سے دہا ورنہ نشا کے عطا یہ ہوئے

وہوں عرض نہ۔ گئے کہ پروہکا قالاربتا حلما نفسا و
نام۔ پی جان پہ صلیا ورنہ
میں نہیں بخشے گا ورنہ پر ہم میں
رے کہ تو ہم پہا ہا ہا میں سے
لاعراف ۴۳

لوں حضرت آدم و حو اپنی خوش پر ہا ہو۔ معافی کے خوشکار ہوئے ورنہ

تعالیٰ نے نانا تو پہلوس مائی۔ ہمدردی کے عطا بھی تو اللہ مریم نے پٹی
خاص رحمت سے نہیں نکال دیا ہے۔

فرماں رکی تعالیٰ قرآن مجید میں جو ہے

پڑھنے کے چپے پڑھنا گار سے کچھ فلسفی دم میں نہ کلام

کلمے سیکھنے اور معافی مانگی تو اللہ قاب عینہ اندھوالبوب

حدیث سے رکاتھو معاف دیں لرحیمہ البقرہ ۷۳

مشرور و مومن چو حضرت کی۔ نئی تفسیر میں تفسیرت مجبور نہ رہے کی کہ

مندر بہ دانت کے سمیٹے ہیں یہ کلمات تفسیر ہیں حضرت کی تو پتے پرے

میں آئے ہیں۔

اللهم لا اله الا انت سبحانك و بحمدك

رب انا ظلمت نفسي فاعف عني انك خير العافين

اللهم لا اله الا انت سبحانك و بحمدك

رب انا ظلمت نفسي فارحمني انك خير الراحمين

رب انا ظلمت نفسي فاعف عني انك انت شواب

الرحيم

سب یہاں سے نیچے چلے جاؤ!

روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ام و حو کا جنات سے نکل کر زمین پر آنا جو

سے وزو جیسا کہ حدیث کی ساریں میں ہے۔ مابوا و سے حضرت

ام و پر رخصتی لگے سے روایت کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

رسم لگایا بہت دنوں میں جس طرح ہوتا ہے جو طاق سے کی اس

حضرت آدمؑ پیدا ہوئے۔ اور دنوں میں پر تارے گئے۔ اور دن آپوں
 کو پہنچوں دن۔ اور دن فوت ہوئے۔ اور دن قیامت پہنچے۔ اور دنوں کی
 حدیث پانچ سو روایت سے حدیث صحیحہ سے روایت کیا ہے

چنانچہ حکم الہی صادر ہوا۔ کہ سب کے سب اپنی حقیقت اور عواید میں عین و سر
 کی اہمیت جنت سے نکل کر میں پر چلے جائیں۔ اور فرما دیا کہ یوں ۲

تم سب جنت سے توجرو۔ ۱۔ فَبَطَرًا يُعْصَمُ لِعَصَبِ عَدُوٍّ
 تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ اور ۲۔ وَكُفُّمْ فِي الْأَرْضِ مُسْمَرًا
 تمہارے سے ایک وقت تک رہیں ۳۔ مَاعَ الْإِلٰهِ حَسْبُ مَا فِيهَا
 پر صفا اور رنگ کا سماں رونا کیو ۴۔ تَحْيُورًا فِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا
 ہے۔ مرنے کی میں تمہارے جہان ناما ہو ۵۔ تَحْرُخُونَ فِي الْأَعْرَافِ
 گا۔ اور دن سے تم نکالے جاؤ ۶۔ ۲۵ ۲۴
 گئے۔

۱۔ وہاں سے پھر میں پر چلتے دیکھ گئے۔ دن پر جس پر ہم رہ گئے کرتے
 میں حضرت آدمؑ کو۔ میں نہیں پاتے
 عین ہاں تھے وہ وحشت ہاں تھی۔ اور یہ تھے؟ یہ مرغیب ہے جس کا
 ہمیں علم نہیں ہے۔ بس میں ہی علم ہے جو بد غولی ہے۔ میں چاہا میں کی
 چاہا یہ لہذا ہم سے پس ہیں۔ بس وہی ہاں ہے۔ انہی میں سے وہ ہاں کی
 میں ہے۔

۲۔ فرمایا کہ میں پہنچا ہوا۔ تمہارے بعض کا بعض کے ساتھ متعلق ہے۔ ان کے
 حضرت آدمؑ کو جو اور بیس عین و سر کا یہ فیہد میں پر ترائے تاکہ ان کا
 شیعتن سے مصداق وراثتی پتوں پر ہے۔ حضرت آدمؑ اور دن و ریت میں پر
 تارے گئے۔ کہ وہ وہیں رہیں گے۔ اور حضرت آدمؑ اور دن و ریت کے سے

طے موٹا۔ کہ وہ رٹیں ہیں سکونت اختیار کریں۔ وہ وہاں ایک خاص عرصہ تک نفع
 ٹھہریں اور اللہ تعالیٰ سے نئے سے یہ طے کر دیں۔ ان میں رنڈہ رہیں۔ اور انکی
 میں مر رہیں

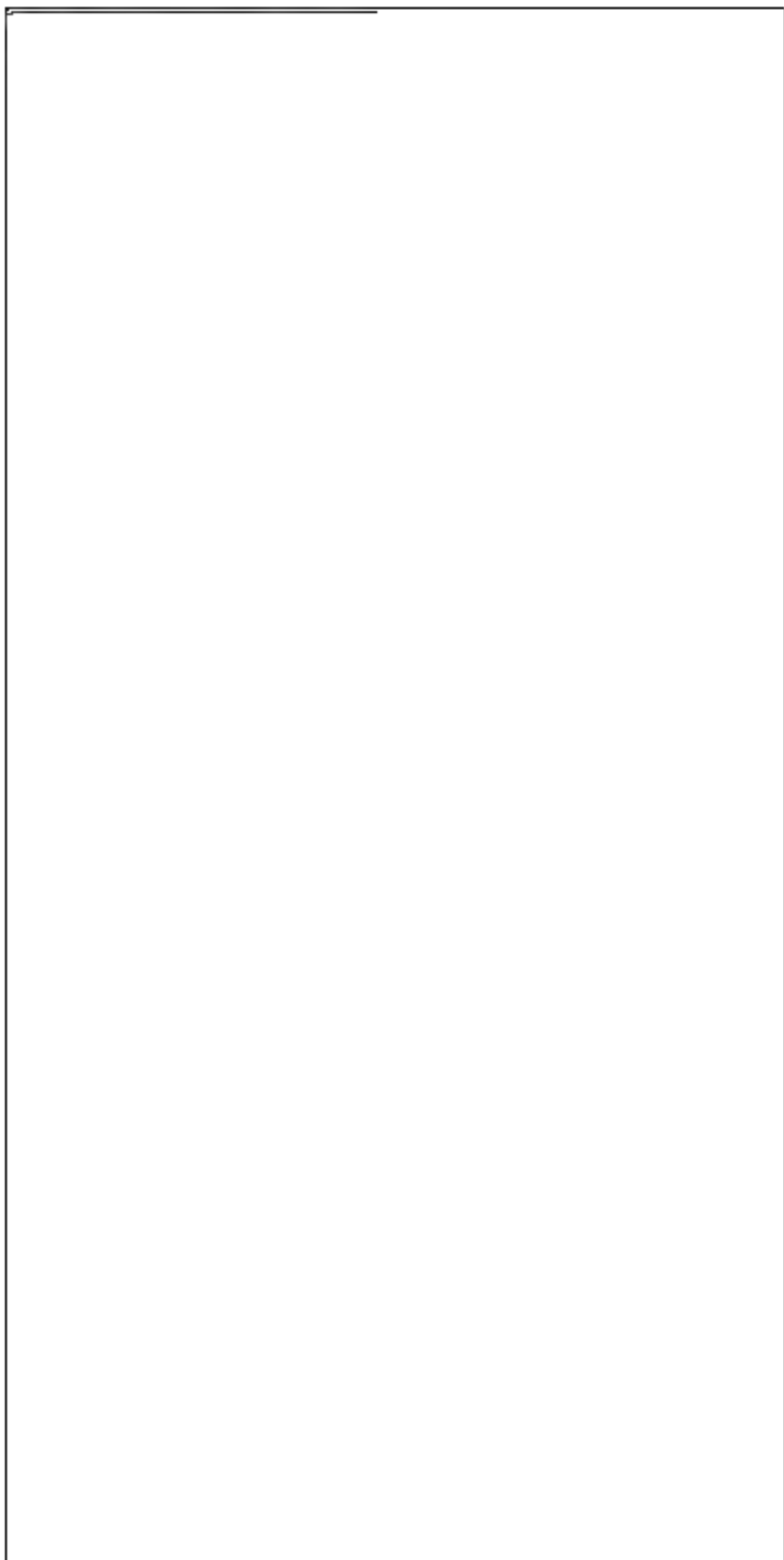
وہ یہ وہاں سے نکلیں پھر ٹھہرے جائیں تاکہ اپنے رب کی طرف واپس ہوں۔ وہ
 برشت میں داخل ہوں یا وہ رٹ میں تاکہ اس کا یہ نہ خرقہ حق کہ پہنچے یعنی یہ ان
 زندگی کا نہ

حضرت آدم و حواؑ نے زمین پر آئے سے ہمارے میں مختلف روایت ہے۔ ان میں
 کہ جنت سے کہاں تارے گئے۔ پھر سب قاریوں کا یہ ہے۔ کہ آدم
 بعد میں ان میں تارے گئے۔ وہ بی بی خوجہ میں۔ اور پھر مزارعہ میں سٹھے
 ہوئے۔ اور میدان عمارت میں انہوں نے ایک دوسرے پہنچا۔ اس میں ان
 ان شیعہ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے۔ کہ آدم و حواؑ
 جنت سے مزارعہ و مزارعہ پہنچے گئے۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ جنہیں
 مورخین کی سے چک تارتے ہیں فرمایا ہے۔

وہ انہوں پہ مورخین کی سے اس موضوع پر دست مسلک اختیار کیا ہے کہ
 سبوں سے کوئی مقام تعیین نہیں کیا۔ اور اس سے میں کوئی تحقیق کرے قائم میں
 ان وہاں سے کہ اس سے میں ہمارے پاس کوئی تحقیق و ہیئت میں جو یہ صحت
 ہو چکی ہے۔ کہ وہ ہیئت کے کہ حضرت آدم و حواؑ میں آئے تھے۔ اور
 یہ وہ ہیئت ہے۔ اس کے خلاف علماء اسلام نے کچھ نہیں کہا ہے۔ اور یہ یہ مسند
 یہاں کہ اس کے ہاں یہ نہ ہاں سے کوئی نفع و منفعہ مہربان نہیں ہوتا۔ پھر بھی
 محققین کے سے اس ہمارے میں تحقیق کا وہ راہ ہوا ہے۔

حضرت آدم و حواؑ کی بیوی حواؑ

سب سے پہلے نبیؑ میں اللہ تعالیٰ نے وحی و رسالت سے رفر رفر فرمایا۔ واللہ



مگر اگلے چھ ماہوں کے حصے آؤم کی نیت نہ رکھنا ہے۔

روایت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے پہلے کیوں تھے؟
 آپ نے فرمایا۔ حضرت آؤم عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ کیوں تھے؟ آپ نے فرمایا۔
 ہاں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
 کتنے برس سے میں آپ سے فرمایا مگر میں نے اس سے کچھ نہیں سیکھا۔
 یہی بات ہے!

محمد بن ہشام نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث روایت کی ہے کہ
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کتنے برس سے آپ سے کچھ نہیں سیکھا۔
 آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کتنے برس سے آپ سے کچھ نہیں سیکھا۔
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے کتنے برس سے آپ سے کچھ نہیں سیکھا۔
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کتنے برس سے آپ سے کچھ نہیں سیکھا۔
 آپ نے فرمایا۔ میں نے کتنے برس سے آپ سے کچھ نہیں سیکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کو چاہئے
 دست مبارک سے فرمایا۔ ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔ ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔
 ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔

حواشی

اس طرح حضرت بنی حارثہ کی بیوی ہیں۔ ان کا نام ہے بنی حارثہ۔ ان کا نام ہے بنی حارثہ۔
 میں نے فرمایا۔ ہاں۔ ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔ ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔
 حدیث شریف میں ہے کہ بنی حارثہ فرمایا ہے۔ ہاں میں نے کچھ نہیں سیکھا۔
 خاتون میں کتنی ہی باتیں ہیں۔ میں نے کچھ نہیں سیکھا۔

شعبہ تعلیم و تربیت

حضرت خواجہ سعدی بخشؒ

بی بی خواسہا میں اس صبح سے زندگی رتی رہیں۔ اس کی کون صحیح تصدیق نہیں
 نہیں مرستے۔ دیر یہ کہ وہ رشتہ پر نہ نالوں کا بندہ رہیں۔ اس سے تھوڑا سا
 آتا و رو، ماتے سے دیر لیتے سے جو ہم تک پہنچی ہیں۔ ہم حضرت خانی بندہ زندگی
 کا کچھ خاکہ پیش کرتے ہیں جو ہوں۔ جنت سے قریب کے بعد دنیا میں
 مزاری آپ جنت کی مستند نعمتوں کا مرکز بن گئے۔ مریں تھی۔ دنیا کی
 مصروفیت میں ہمیں گم شدہ مدت عرصہ اس کی نعمتیں فرموشاں گئیں۔ یہاں اللہ
 رحیم کو اس دنیا کی آبادی منظور تھی۔ اس سے دیر لیتے سے اس دنیا میں نہ نالوں
 کی رو سے بہرہ مند ہوتی تھی۔ اس سے شریف ہاں باپ سے اس کا آثار فرماید۔

ملی دھڑا کے زور پر

وہ بوجھ خواجہ جنت سے نقلی ہیں۔ تو آپ بمصداق یہ کہاہوں۔ جنت کا درس
نے بیش و آہ کو چھوڑا۔ اس وقت ہر دین میں قدم رکھ کر اپنے شاہ کے
ساتھ اس دنیا کے مصائب کا مقابلہ کرے زندگی گزارنے میں۔ کہ جنت میں ہر
کھ میں۔ جب کہ جنت میں تو ہیں بہ نعمت و فراغت میں تھی۔ خیر یہ ہیں جانے
مینے کے سے وہ ڈھونڈ رہے مورت تھی۔

وَبِالْعِزِّ عَزِيزٌ

زمین پر حضرت آدم و ہوا بن صحت طمانی۔ جس سے آت و بارشیں
 جوئی رہے قائم ہو۔ آپ نے مل پیدا۔ بچ پیدا۔ اور سے پانی پیتا رہا۔
 یہاں تک کہ اس کے کا۔ کا وقت آیا تو سے کا۔ اور کا۔ کے نطے۔ اور
 ٹپیں۔

حضرت بی بی نواز گھدری

بی بی نواز گھدری شرمگین ہوئی۔ انہوں نے کہا، ”موجودہ رویاں بگاڑیں۔
 مردوں نے مل کر کھانا کھایا۔ اس طرح آدمہ جو محنت و مشقت کرنے لگے۔ پھر
 حضرت بی بی نواز گھدری نے ان کلمات رسوت تیار کیا۔ ان سے حضرت آدم نے اپنے
 سے ایک بڑا رتبہ حاصل کیا۔ ان کے سے ایک شخص اور دوسری تیار ہوئی۔ انہوں
 نے پناہ

وہ چینی بڑی کئی کی مشق سے میں مزید تحریکات حاصل کرے آنا چاہتے ہوئے تھے
 پاتے کھاتے رتبہ کلمات حیرت انگیز تھے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ اس دنیا
 کی صلاح تعمیر و ترقی و ترقی کی نسل کو پتہ چلے گا۔ ان کے سے یہاں سے
 ہیں۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

حضرت نوا کا سفر عبادت

عبادت کا یہاں کیمرہ عبادت ہے اللہ عزوجل۔ میں حضرت بی بی نوا حضرت
 آدم علیہ السلام کا تہجد ہے میں اور وہ آئے رہائی شریعہ اور میں یہ لکھ
 تعالیٰ کی عبادت کے۔ مخصوص اللہ تعالیٰ کا ہونا۔ میں حضرت آدم علیہ السلام
 رہے ہیں۔ سے اللہ تعالیٰ نے باعث رکھتا ہے انہیں یہاں سے ان کے سے عبادت
 کام رہنا ہے۔ اور یہ کہ جو میں آچے گا۔ میں پڑے گا۔ اور یہ پریشان خانہ
 شمس کے سے چلے گا۔ اور یہ خصوصیت زمین پر ان کی مقام ہو حاصل نہیں
 اللہ عزوجل سے ہی مراد ہے۔

یا جس نے نہیں دیکھا کہ وسم سروراً اما جعل حرمنا
 ہم نے ہم کو مقام میں بنایا فلیحفظ اس من
 ہے ہر ٹوک کے حوہہ "العکوب
 روئے سے چھٹے ۷۶
 جاتے ہیں

کعبۃ اللہ

یہ مکان ہے جسے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لئے شرف و تہنیت سے پیش فرمایا۔
 اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسے اس نے یہ شرف بخشا ہے کہ اسے ہر مومن کے لئے تہنیت
 ہے کہ اس کی تعمیر میں حضرت جوہر حضرت آدم کی شریک ہیں۔ اس کی
 تکمیل میں بنو ہاشم ہیں۔ اور حضرت آدم و جوہر کا قیام بعد بنو ہاشم و ان
 اہل بیت و ہاشم ہے جو حضرت عبد اللہ بن عمر بن حارث سے رہتا ہے۔ کہ
 حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاشم کی خدمت
 سے ہر مومن کے پاس بھیجا۔ اور کہتا ہے کہ میرے لئے ایک گھر بناؤ۔ اور اس
 کے لئے حضرت ہاشم نے نکال دیں۔ اور حضرت آدم کی رشتہ داری سے ہے۔
 اور حضرت جوہر بنی ہاشم کی خدمت میں بھیجے گئے۔ یہاں تک کہ ریش سے پانی نکل
 آیا تو یہ سے جوہر بنی ہاشم سے رہا

جوہر بنی ہاشم کا گھر بنایا۔ وہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم و ہاشم کی رشتہ داری
 کے کا حروف سے اور فرمایا تم چلے جانو۔ اور یہ پھر گھر سے چلے جائے
 زمرے رہے۔ پھر حضرت ہاشم سے حج بیت اللہ کیا۔ اور پھر صدیوں رہے۔
 حضرت بنو ہاشم نے اپنے لئے اس سے بعد اللہ کی تعمیر فرمائی

بعد ازاں میں کعبۃ اللہ کی تعمیر کے بارے میں مامون نے بہت طیف اللہ کی
 ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

کہ بیت اللہؑ فب یقیناً حضرت آدمؑ کے رہانے سے موجود ہے۔ انی پیریں رہے
ہیل بن

پہلی لیل کے مرقی پانچویں تمام نبیوں کی شہادت میں۔ اسی رسی ہے
دوسری لیل کے اللہ تعالیٰ سے مدد ملے۔ و القریٰ اوقام یتیموں کی ماں فرمایا
ہے۔ مرنے پر ہے کہ یہ شہادت مقرر رہے مقررہ سے زمین کی باتیں نہ کہ اللہ کی بات
سے حاصل ہے

تمام انبیا کی بات

ماں جو روئے زمین پر عموماً سب کی ممتا میں۔ دنیا کی دوسری بات
کی طرح میدان سے سوئی اور بچے پتی رہیں اور تاشی نسو میں یہ پہلی بیوی میں
اور یہ پہلی بات ہیں۔ اس سے تو مدد ملے گا سہہ شہد ہو۔ سہ لفظ اس مسا
ہیں۔ گئے ہیں۔ کہ بیانیہ جو اذیت کے تریم کی لہیا منوں اسیت اٹھیا انہیں سب
پڑ پڑتیں۔

مذہب کے سب سے ایک رچش میں وہ بچے ایک ڈکا اور ایک ڈن جنتی تھیں۔ اس
صن میں رچشوں سے حضرت آدمؑ کے سب سے ماں چاہتیں بچے پیدا ہوئے۔
ایک رچش میں ایک ڈکا اور ایک ڈن پیدا ہوتے تھے۔ دوسری رچش میں بھی ایک
ڈکا اور ایک ڈن پیدا ہوتے تو دیکھو یہ تھا کہ خون ہوئے پہلی بیوی کے
مردے دوسری بیوی کی ڈن کا تھیں میں نکال سوتا تھا۔ دوسری بیوی کے
مردے سے پہلی بیوی کی ڈن کا نکاح سوتا تھا۔ یہ دیکھ کے ڈن کی فائیس
میں نکاح شہادت ام میں ہا نہیں تھا

ہیل بن و قاتل کا واقعہ

پھر یہ لیلیٰ میں حضرت نبیؑ جو اسے اپنے نے یہ قاتل (قاتلین) اور
ایک ڈن (قاتل کی زمین) اور دوسری رچش میں ایک ڈکا ہائل اور ایک ڈن

صرف سے چھپا۔ اس کے برعکس پائیل آرمینوں و اقدار سے رہا۔ اور اپنے ہر
مکتہ کے حکمرانوں پر ہوا ہوا

قربانی کا قصہ

طرح ہے کہ حضرت آدم و حوا کو یہ معلوم ہو گیا۔ کہ وہ دونوں شادی کرنا چاہتے
ہیں۔ لیکن بی بی حوا یہ معلوم نہ ہو۔ کہ اس کے بیٹے قابیل نے اس میں بڑا خیانت
چھپا ہوا ہے۔ لیکن حضرت آدم و حوا چاہتے تھے کہ حوا کی یہ اسل زنا کرے۔ اس سے دونوں
بیٹے راضی ہو جائیں

ہذا حضرت آدم۔ دونوں بیٹوں و بیوی۔ اور میں خلیفہ کہ وہ اس مسئلے میں اللہ
کی نافرمانی کرنا چاہتا تھا۔ اس کی قربانی قبول ہو جائے اسی کی بات ہے
میں یہ بات ہے۔

جبکہ ہم قرآن و حدیث کی رو سے اس قصہ قربانی کو سنتے ہیں۔ حضرت
عمر اللہ بن عباسؓ نے کہا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں
کہ حضرت آدم کے ہاں قابیل کے ساتھ ایک بیٹی یہ ہوئی جس کا نام دونا تھا۔ وہ
حضرت آدم کی تو مریضوں میں رہا وہ حسین و جمیل تھی۔ اور ہاں کے ساتھ پیدا
ہوئے وہی قلیہ بنی حسین و جمیل نہیں تھی۔ میں جب اس نے اپنے والد سے
نکاح کی درخواست کی تو حضرت آدم نے پائیل سے فرمایا کہ تمہارا نکاح دونا سے
دونا و رقیل سے فرمایا کہ تمہارا نکاح قلیہ سے کرو گا۔ رقیل نے کہا کہ
میں اس پر راضی نہیں ہوں کہ میری بیوی دونا کو بھارت ہے میں اس سے شادی
رہا گا حضرت آدم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ہاں رکھا ہے۔ کام
فرمایا ہے۔ رقیل نے کہا کہ میں ہاں ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش
رہا۔ اس قربانی سے ہی تمہارا بیٹہ ہو گا۔ اس نے پوچھا کہ یہ بیٹہ کس طرح ہو
گا۔ حضرت آدم نے فرمایا کہ اس کی قربانی قبول ہوئی اس کے حق میں فیصلہ ہو

جہے گا۔

قربانی

میں کا سر پہ یہ تھا۔ کہ وہ اپنی بیٹی قربانی بہ زمین پر چھوڑے ہیں۔ ان دونوں
توں سوئی۔ ان دونوں کو اک جہاں ہے گی۔ باہر سے وہی وہوں سے تم ہو جائے گی۔
ہے، کیونکہ ہیں۔ کہ ہاتھ تو پھیل کر یوں میں چھو جائے گا وہیں وہ سے مدد تھی
وہ میں قربانی کے لئے پیش رہا ہے۔ وہ تو نیل کلی رہی گھٹیا گندہ قربانی نے سے
ہوئی ہے۔ اس آئی ہے اور حضرت، نیل کی قربانی ہو جائی ہے۔ اور
تو نیل کی قربانی حوں کی توں پائی تھی ہے۔ یہ کچھ رقیہ نیل سو میں نہ ہو
نقصان ہو جاتا ہے اور اصل نہ پڑے ہوئی، نیل سے کہتا ہے چھو تو تیری قربانی
نہیں ہوئی۔ اور میری نام منظور ہوئی۔ اکیسویں تہوار قصہ ہی پڑا۔ وہ بڑا۔ ورنہ
میر کی بہن وہ سے شاہنشاہ سے ہوا پڑا۔

حضرت مائیل بہتے ہیں۔ میں اس سے نہیں رک سکتا اور اپنے ہاتھ مائی مائی
نہیں رہتا۔ تو قاتل نہیں ہائے ہوئے نہ رہتا ہے۔ رہ جاوے ورنہ میں نہیں
جوں سے مارا جاتا۔ تو حضرت مائیل طہینن سے جو کہ دیتے ہیں۔ قربانی تو پھر یہ
کاروں کی توں سوئی ہے۔

مدد حضرت صاحب قرآن ریکم انہوں نے وہیوں کا وہ قعدہ اس کی شکل و حد بات کا
ہیاس اس صحت ہمارے ہاتھ پیش رہتا ہے کہ ایک بھائی کے غلام سے غصہ
مدد و ترجمہ نقل کا وہ ظہر ہوتا ہے۔ وہ وہیوں کی شکل سے صوفیوں چوں اور
اس پہ نیز گاڑوں کا ظہر ہوتا ہے اس کی اس خد حوں پہ ہے

بہاؤنوں بھائی اپنے ہاتھ مدد حضرت آہم کے پاس آئے ہیں۔ وہ قربانی کا
و قعدہ میں بتاتے ہیں تو حضرت مائیل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے
معاذ کا فیصلہ فرما دیا ہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فرمودہ کے مطابق تمہارے

رہیں گے۔

یہ کہ رقتائیل نے جسے میں نے پھانسی دیا تھا، میں نے دنیا میں سطر میں رہا تھا۔
 وہ ستر کریم کی بہن چاہے کہ ہائیل تھے سے بہتر ہے۔ میں نے ستر میں ستر میں
 رہا تھا۔ اس نے ہائیل نے بہن سے کہا کہ وہ ستر میں رہے۔ اس نے ستر میں رہے۔
 نہ کہ میں نے ستر میں رہا تھا۔

یہ کہ بھی کہہ سکتا ہوں یہ کہہ سکتا ہوں۔ میں نے ستر میں رہا تھا۔
 نہ کہ میں نے ستر میں رہا تھا۔

تو مجھے قتل کرنے کے لئے مجھ پر
 ہاتھ ڈالے۔ تو میں نے قتل کرنے
 کے لئے ہاتھ نہیں ڈالے۔ میں تو
 پرہیزگار سے ڈرتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت المائدہ ۲۸

پھر حضرت ہائیل نے ہانسی جیسے سے چاہے کے سے بہت چھوڑا۔
 وہ رہا۔

میں چہ تانوں کہ وہ میرے ساتھ
 میں بھی ہاتھ دے گا۔ وہ پتہ نہ
 میں بھی رہے گا۔ وہ پتہ نہ
 میں سے رہے گا۔ وہ پتہ نہ

لطفی حضرت المائدہ ۲۹

حضرت ہائیل نے قتل کیا۔ اس نے ستر میں رہا تھا۔
 تاکہ اس سے رہے رہے۔ وہ پتہ نہ
 میں رہے۔ میں بہت نہ رہی۔ وہ پتہ نہ
 رہے۔

اس قسم مظلوم صحت و رہنمائی کے بہرہ جو قاتل کا تشہیر کرنے و دہشت پر
 رہا اور اپنے بھائی کو قتل کرنے پر تاراج کیا قرآن میں یہاں

فَوَعِدْ لَهُ نَعْلَهُ قَاتِلُ أَخِيهِ

بھائی کے قاتل کی ترقیب دے

مَنْ لَمْ يَأْتِ بِشَاقِئٍ

کے پاس نہ ہو

یہ وہ فتنی و مباح و ناجائز سب سے پہلے غماز دہشت و بے باقی میں یہ رخصت

تھی۔ اور یہ چند بھائی بوجہ کے ایک دہکار و رشتہ کو رخصت

میں یہ۔ اور پھر اپنے ماں باپ کو تکلیف پہنچانے والے اور اللہ تعالیٰ کا

عقوبت حاصل کرنے پر تڑپنے والے۔ اور جو قاتل نے یہودی مرد کی بھی

نہوں کو قتل کر دیا ہو سکتی۔ اور سب سے بڑا رخصت کا وہ جو ترمیم

کے ساتھ ہے۔

حضرت ہانیل ایک توفیق بن تھے

حضرت ہانیل بھی ولی سے گئے۔ رے توفیق بن نہیں تھے۔ بلکہ جیسا کہ حدیث و

روایات میں آتا ہے۔ کہ آپ کا مدفن نسل اور صحت مند و توفیق توفیق بن تھے۔ اور

صاحب عقل و ہوش تھے

مفسر بن زریجہ کی پستی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

ہوتی ہے کہ حضرت ہانیل ایک مبراہ و توفیق بن تھے بلکہ شخص

نہایت سے پختہ اور توفیق و مدد کی توفیق بن تھے ہانیل ہانیل

صاحب قاتل نے اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ ہانیل مراد ان میں سے ہے

یہ وہ وہ جو ہانیل میں ہیں۔ ہانیل ہانیل ہانیل ہانیل

کے قاتل ہیں پر کیا ہے۔ ہانیل ہانیل ہانیل ہانیل ہانیل

ہے پر دشتِ رنائجرم کے سبب دہشت نہیں ہوتی۔ لیکن ہمارے رسولِ رحیم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس جھوٹے نعل کا بوجھ شدید ترین فرمایا ہے
ہم احمدی جلیل حضرت مسند بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ "خفقہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رنائجرم کو جب بھی میں نے تصور کیا جاتا ہے کہ
سبقتوں کا بوجھ قتل کے بعد وہ سب سے پہلے قتل حضرت امام علیؓ کے قتل
کے مرتبہ ۲۷ ہے۔ یہاں تک کہ ہم بوجھ اتار دیں تو

بھی بھی بے حکمت ہی کہیں منظور تھا کہ بھائی کے ٹم میں قاتیل نے رنائجرم
رٹے ہیں۔ اس کی وجہ سے پیش اور خور وہ ہوا ہے کہ وہ اپنے بھائی کی آتش
کاٹے رکھ رہیں خور وہ ہو رہے دیکھ رہا ہے۔ اور اسے چھٹیل کو دیکھ کر یہ
رہے۔ اور اپنے مددگار کے مارنے کیا ہو رہا ہے۔

دوسرے کے نے اپنے بھائی کی آتش کو دیکھا اور سوچا کہ سے کہاں ہے چار
چھپا ہے۔ یہ وہ سب کا یہ بھائی اپنا میں نے دیکھا تھا کہ وہاں ہے کہ
بھی نہ مرنے والے ہیں۔ کافر بقیہ معصوم نہیں ہو تھا۔ یہ وہ شوقی فرماتے ہیں
سب سے پہلے وہ جھڑپ تھا کہ سے کہاں وہ اپنے چھپا ہے۔ لیکن حیرت و پریشانی
میں قاتیل ہر تھا کہ کتنا میں نہیں سے یہ کہے کی ذلت سے پہنچا دیا تنہا
حدیث و سنن کی حاضریات میں ہے کہ اس کے سے یہ دھرم کے
نہا دیا تھا کہ وہ سے چھپا نے کی فرمیں تھا۔

ہندوؤں نے دوسرے کے کی آتش کو سامنے رکھا۔ وہ میں خود کو دے دیا
میں کہہ رہا ہے کہ "لیکن"۔ یہ وہ قاتیل اپنے آپ کو نہایت ہی ہتھیار
کہتے بھگتے گئے۔ ورنہ سے اپنی مردوں کو دے دے پس ہر بے ہوشی کا حواس ہو کہ
میں تو اس ہتھیار کے سے بھی یہ زہر ہوں۔ جو قتل دہشت بھی نہیں بھگتا کرتا
رحم اللہ علیہ قعدہ ہر جان رنائجرم۔

فَعَثَ لَهُ غُرْمًا يُحِثُّ هِيَ
 لَا دُخْلَ لِيَوْمِهِمْ سِوَةَ الْحَيْهٖ
 قَالَ يٰ يٰلَيْسَى اَعِجْزَتْ اَنْ
 تَكُونِ مَعَهُ هٰذَا الْغُرْمُ
 فَدَوْرِي سِرًّا حَتّٰى
 فَاصْبَحَ مِنْ لَدُنْهِ
 ۛ لَمَّا دَعَا ۛ

مخبر ہے یہ بھیجی۔ تو
 رشتہ رہنے لگا تاکہ
 وہاں کے کہ وہ اپنے بھائی
 کو نہ چھپے۔ کئے
 گئے۔ مجھ سے توجہ نہ
 کیا کہ سب سے
 ہوتا تاکہ بچے بھائی
 چھپا رہا۔ پھر وہ شیشیا ہو گیا۔

خونِ ندامت

کس آہستہ طور پر سدا ہوتا ہے۔ کہ قاتل کی یہ مدت چورتا ہے۔ کئے نہیں تھی۔
 وہ دھم دھم سے شرم رہا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رحمت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
 نماز میں سے کسی کی توبہ مالیتا۔ میں اس کی مدت یہ شافی میں بہت
 تھی۔ کس مدتیہ سے کچھ نہ سمجھ میں رہا تھا۔ وہ پناہ دیا وہاں رہا تھا۔

تین دن کا پہلا شمار اور وہ پین کا نم

تو وہ میں یہ لٹاؤں میں سے یہ پناہ فراہم۔ جو شیشیا سے ہوا ہے میں
 آرزو کا رنگاب مر رہا۔ درم کی ہر حضرت آواز ہو بھی پہنچی تھی۔ نہ
 رہاں شمار تو رت و سرت نے کہا ہے۔ نہرت تو وہ پہلے ہی ہر سرت سے
 تین دن کا نم۔ کہ ماوس تک اس کے لمبے گھلتے رہے۔ وہاں تو پھر
 ہوتی ہے۔ وہ وہ قاتل اور مقتول دونوں کی دہشتی بہتوں کی فکر و غم سے
 نہ حال رہی

حوالہ: اتیرا میرا فوت ہو گیا

نہ ماوس نے اپنی تانت میں لکھا ہے۔ جب حضرت ہانیل منقون ہوئے۔

حضرت آدمؑ سے نبیؑ سے نبیؑ سے نبیؑ۔ تیرا پیغام کیا۔ وہ نہ مانا یا سوتا ہے حضرت
 آدمؑ سے فرمایا کہ نہ ان سے نہ ان سے۔ یہ سیتا ہے۔ اور یہ بھی وہ بولتا ہے تو حضرت
 کوئی چٹائی علیؑ کی تو حضرت آدمؑ نے فرمایا تم وہ تباہی پھیل رہی ہو میں اس سے
 میرے بیٹے کو روک دوں گا۔ یہ سب ہے۔ صاف دیکھا ہے حضرت آدمؑ نے پٹے
 بیٹے کا ٹکڑا جسے محسوس کیا اور صدمہ اس کے غم میں بڑھا رہا ہے۔ بعد میں
 صدمہ کی پی تاریخ میں وہ بہت کرتے ہیں۔ حضرت راحیل نے مقتول ہوئے۔
 پتہ سب بعد حضرت نبیؑ کی جو کہے سب حضرت عیسیٰؑ کا پیچھا کرتے رہے۔
 شیعہ کے معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ صدمہ راحیل کے غم میں بدست
 ہوئے۔ مہر بیت کیا۔ حضرت آدمؑ کو ابورہمہ ہوئے۔ لگے۔ اور میں یہ سب
 نسل کاٹی نہیں گئی۔ اور حضرت آدمؑ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔ جو اپنے جیوں پر توں
 پر چوکوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے
 سامنے بیان کرتے تھے اور بھی بھی نہیں ان میں حسینوں کی اھوڑوی کا رہی یا
 کرتے جو شیعوں نے نہیں اور ان کی روئے کے ہاتھ کی تھی۔ اور انہیں اس کے
 حق سے فائدے رہتے

نبیؑ جو کا آخری

آخری نبیؑ جو کے دن حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی۔ اس پر حضرت عیسیٰؑ بہت ہی غمگین
 ہوئیں۔ اور اس کے بعد صرف یہ سب سب۔ مدد میں پھر ان کی بھی وفات ہو
 گئی۔ اور حضرت آدمؑ کے ساتھ ہی ان میں سے ایک پیغمبر وہیں ان کی آخری تاریخ
 کا آئے بارے میں کوئی قلمی مقدمہ نہیں ہے۔ بین تاریخ کے کی سامنے لکھا ہے
 کہ ان کی وفات یہ سب میں ہی ہوئی تھی

اس دن آخری رہا گا

میں نہیں۔ پٹے خانا سے میں لکھا ہے کہ بعد میں ایک مقدمہ پر یہ پٹا چا ہے۔

اَسْأَلُكَ لَكَ لَ اِيْثَ سَحَابِكَ وَبِحَمْدِكَ رَبِّ نِيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ
 فَاعْفُ عَنِّيْ اِيْكَ حَبِيْرَ الْغَافِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ اِيْكَ حَبِيْرَ الرَّاحِمِيْنَ وَتَوَكَّلْتُ
 عَلَيَّ اِيْكَ اِيْثَ شَوَابُكَ لِرَوْحِهِ وَاحِرِ دُخَانِ اِيْثَ اَحْمَدُ لَكَ رَبِّ
 الْعَالَمِيْنَ ۚ

بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ
 الرَّحِيمِ

حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی

اسیر پروردگار میں قوم کو معاف کرو

سب میں یہ باتیں یاد رہنی چاہئیں۔ "جہوئے معیادوں کی مدت ہوئی۔ ہر
نفس نوحی مری، کفر و فساد میں پڑ گیا۔ اللہ جل شانہ اپنے ہل نصرت
نوح علیہ السلام کو پیش کردہ، یہ کہہ کے تے بھیجا۔ اور ہر حق کی طرف
جائے کے تے نہیں سمجھتا رہا۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کے قوم کے ایک سربراہ کو
حضرت نوح کو اس زمین پر بھیجا۔ جہاں آپ کی قوم میں کتا ہوں کار و مرمون پر پختہ چٹا
تھا اور وہ لوگ کھسے بدوں میں و فخر و کفر میں تھے جو چھتے تھے اور بے بے
سرس نامور مانی کی من کو چھتے گئے تھے اور اور ان کی گزیروں میں پر چھتے تھے

حضرت نوح کی مشکلات

حق کی مشکلات کا سامنا قوم کی طرف سے حضرت نوح علیہ السلام کو سامنا پر شادی
کی بنیاد پر سامنا پر ہو وہ لوگ آپ کے گھر میں داخل ہو کر ان کا گل گھونٹتے اور
کھسے بڑھالے۔ ان کے پیروں کا چھوڑتے اور چھوڑتے اور چھوڑتے اور چھوڑتے اور
وہ لوگ ان کی باتیں سن کر بے خوف و ہراس ہو گئے اور حضرت نوح علیہ
سلام کی لہ لہ فریاد کی، یہی سارے گئے اور ہر گاہ و منہ میں
میں رہے بار بار اعصو لقومنی و انہم لا یعدون انہم اعصو لقومنی فانہم
لا یعدون

لہذا یہ قوم کو بخش دے یہ لوگ بے رحم ہیں۔

و قوم کا یہ حال تھا۔ یہ جتنا حضرت نوح انہیں حق کی طرف سے بتاتے تھے وہ
بھڑکتے۔ اور جب بھی آپ ان سے حق کی بات کرتے تو وہ آپ پر خوب پتے

میرے بعد میں پڑھنے سے بچے رہا یہ دیکھ کر وہوں نے ہر انتہا بحث ہو گئی۔

حضرت نونؑ کی کافر بیوی

تو یہی۔ شہنشاہوں اور جہوں کے خلاف سے آپ کی بیوی کی مولیٰ تھی۔ منصر میں
 اور مونسین کے حضرت نونؑ کی بیوی کا نام نوالہ تھا۔ آپ۔ وراثت نے وہ بھی
 ہے۔ وہ کافر تھی اور کفر میں سے ساتھ ہی اس کا رہنما بن گیا۔ غرض حضرت نونؑ
 نے ساتھ دینی میں وہ کافروں کی شریک نہ تھی وہ کافروں کی جماعت میں جا
 نہ رہی تھے ساتھ ہم ہیں۔ انہماک الہ نونؑ وہ کافر وہوں میں جا کر اپنے شوہر
 حضرت نونؑ کے ساتھ میں رہتی تھی۔ یہ عقل کا جو نہ ہے۔ یہ ہی وہی باہمی مکتا
 تا ہے (نحوہ بلند)۔ اس کی باتیں کی کی سمجھ میں آئے۔ وہی نہیں یہ ناممکن اور
 غیر یقینی باتیں کہتا ہے۔ اس کا جیوں ہے۔ کہ یہ ہر کوئی حق شخص میں پہنچ
 جاتے۔

اور جب کوئی کافر منصر ہو جاتا ہے وہاں وہ نونؑ کے ساتھ مل رہا ہوتا ہے
 کا ایک کار ہو جاتا تو غلہ نور کا سردار اور دھرم۔ یہ وہی وہاں ہوتا ہے۔ کہ وہ اس
 پر پتی رہیں اور سے یہاں کے رہتے سے جاتیں وہاں تک ہو گئے اس کے
 رہتے ہیں اور سے نکالتیں۔ اور طرح طرح سے سے گھر اور بیوی و شش رہیں۔ اور
 وہ اپنے شوہر حضرت نونؑ کی تمام حرکات و سکنات اور دعوتی سرگرمیوں کی نگرانی
 رہتی۔ اور نہ پر یہاں رہتے وہوں پر بھی غرض نہ تھی۔ اور ان کا رہنا اختیار کرنے
 وہوں نے اسے مشکلات پیدا کرتی اس طرح وہ اپنے عمر کی چھوٹوں سے منع و رہانی
 کو اتنی ہمت بچھڑائی کہ وہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوجو
 بدھیموں میں چھوڑ دی گئی۔ اور کافر وہ کافر جماعت میں شامل ہو گئی۔ یہ عورت دنیا
 کی کافر رہا ہو تو اسے یہ کہہ سکتی تھی کہ کفر سے رہتے پچھتتی ہیں۔ اور
 اللہ تعالیٰ کے دورانی رہتے رہتے رہی کار کا اختیار نہ رہتی ہیں۔

اس کی برائیوں پر غائب ہو گئی

حضرت نوحؑ کا رفقہ اس ریم میں تین سو سات منکھات پر آیا ہے۔ اور یہیں جہ جہ
 شہیں سو سو سو ہیں ہوئے۔ اور یہ سو سو سو کا نام کی سورت "نوح" ہے جس میں
 آپؑ کا تفصیل در بھیجا یا گیا ہے۔ حضرت نوحؑ صول عرصہ تک رہا رہا ہے۔ اور
 آپؑ نے ہری میں عمر پائی۔ آپؑ نے کھلے پھل سے عویل عمر پائی۔ اور این ہی
 نے سے طے سے عرصہ بہد فرماں آپؑ نے سے قوم و دین کی دھات دتے
 ۔ کھی آہستہ سے بھی زور و طر یقے سے ووں باقی طرف بداتے آپؑ
 اور اللہ تعالیٰ کی تو حیدنی طرف دتے۔ بے کاہر رہا آپؑ ۔ رہا کہ کسی صریقے
 نے بھی بگ سیدھا۔ نہ حق رہیں ۔ عرصہ تک بے مدھیروں سے کل
 نہ رقیقوں طرف گامزن ہو رہا ہیں۔

رہا ہے ۔ وہاں حضرت نوحؑ علیہ السلام نے عمر پائی۔ اس طرح آپؑ نے تقیہ
 سہرہ تک ہوئے ہوئے ہیں ہی کی دعوت کی۔ فرماں ہر دینی ہے ۔

"قوم اس میں پچاس کم ہزار" **فَلَا فَيْهْمُ الْاِسْلَامَ الْاِحْسَنُ**
 ہر رت میں ۵۵ ہرے ۔ **عَامِدٌ لِّكُوبٍ ۝**

آپؑ انہیں سرت دی ہوا ہے ۔ نہیں نصیحت کرتے ۔ حکمت و روانی کے ساتھ
 نہیں اللہ کی طرف بداتے ۔ ورتی عویل بدتے نہ نہیں سمجھنے کے ۔ جو ہر طرف
 چھوڑا کہ سام میں اخل ہوئے فرمان ورتی تعالیٰ ہے

"اور بہت کم لوگ اس کے" **وَمَا اَمْسَ مَعَهُ الْاَقْبِلُ ۝**
 ساتھ میں ہے ۔

ہو گیا یہ جیہ تھ کہ حضرت ہوں کی میں آپؑ کی ورمات ہوں کی مدد
 ہر کار ہونی ورس کے ہاتھ مضبوطی وریکھ سبیل اللہ تعالیٰ کے دیکھ کی
 تبلیغ میں سرت نوحؑ علیہ السلام سے ست ہزار ہفتے ہیں وعلی نے فقرہ مدنی کو

تھیار رہا۔ اور اپنے بیٹے جوں کو بھی مرنے دیا کہ وہ بھی نہ دیکھوں کہ مسک
 پر پل رہا ہے وہ حضرت عیسیٰ کے سیدھے ہوتے کی مخالفت کرتا
 مہربان طبری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے چاہنے والے ہر حال
 یافتہ و راجع ہیں۔ سب کی مدد کی، علیٰ غلہ کی، نفع دینے والی
 مدد دینے والی ہفتوں میں غرق ہے

حضرت نوحؑ کی اور بتوں کی پوجا

کے زمین پر جس سے سب سے پہلے تو ان کی عبادت کی یہ نوحؑ کی قومی
 بھی کس سے پہلے ہوگے عقیدہ توحید پر قائم تھے وہ خدا سے وحدہ و قہا پر
 میں رکھتے تھے وہ بت پرستوں کے نام سے بھی، قتل میں تھے وہ بتوں کو
 پوجتے تھے قرآن مجید میں منہ خدا کی عبادت کی مذمت ہے۔

یہ ہے تو سب گمراہی کی	کمال انسان اُحد واحد ہے
نہ ہر تھوڑے وقت میں	فعلت لہ النبی مشرک
نہ تو نہ تھوڑے وقت میں	رُمدرس و رسول معہم
وہ مرنے والے ہیں	لکب بالحق لیحکم بین
تو نہیں جیسے مرنے والے ہیں	لأس فیما اختلفوا فیہ
نہ تو نہ تھوڑے وقت میں	
نہ تو نہ تھوڑے وقت میں	
نہ تو نہ تھوڑے وقت میں	
نہ تو نہ تھوڑے وقت میں	

۱۰۱۳۳ھ

راہیں

تو نہ تھوڑے وقت میں نہ تھوڑے وقت میں نہ تھوڑے وقت میں نہ تھوڑے وقت میں
 معہ و بتوں کے اور یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے
 یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے یہ بتوں کے

پانچ بزرگ

قوموں نے سب سے پہلے تو یہ کیا۔ کہ خدائی صفت و تقویٰ میں کچھ نیچے
تصویریں بنائیں۔ اور عام تصویریں ان ہیوں کا بنائیں جنہیں کچھ رن کا اثر م
رتے تھے اور یہ تصویریں بزرگ مٹیوں کی تھیں۔ ان کے سامنے وہ تقسیم سے
مرے ہوئے۔ پھر ہی حتمی تقسیم نے عبادت کی صورت اختیار کر لی اور
تصویروں کی جگہ ان کے بت بنا کر ان کی عبادت کرانے لگے۔ اور ان میں زیادہ
مشہور پانچ ہی بت تھے۔ جن کا نام اور وہوں کی مذکور ہو، بہت پریر میں ہے۔
اور مسیح بن محمد شین اور مہر نبیوں سے کبھی پاک کی پانچ باتوں کی بنیاد میں قوموں کے
وہ پانچ نیچے برگ ہیں۔ جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کے اہل میں یہ
بات ڈالی۔ کہ یہ شخصوں میں ان کی تصویریں لگاؤ۔ اور یہودیہ میں یہ تصویریں
رو۔ اور تصویریں سے مانتھیں کہ نام مہر ہے۔ اور کہ تصویریں ان کی جگہ تھیں
اور احسان کے بت بنائے انہوں نے رکھتے۔ وہ باقاعدہ ان کی پوجا کرنے لگے۔
حالانکہ پہلے قوموں نے یہ تصویریں بطور تمثال کے رکھی تھیں۔ تصویروں نے
بتوں کی اور تمثال سے عبادت کی شکل اختیار کر لی۔ اور باقاعدہ بت پرستی کا رواج
چل پڑا۔

حضرت مہدی بن عباس بھی اندھنوں سے وہ بت بنائے کہ قوموں کے ہی یہ بت
تھے۔ انہیں آئے چل رہے تھے پچھلے تھے۔

پانچ بزرگ بت

علامہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ان پانچ بتوں کی بات کی ہے۔ رے میں
انہوں نے فرماتے ہیں کہ تمام بتوں میں سے یہ پانچ بت برے و ناجائز
ہیں۔ انہیں کا مرقعہ خاص ان کی باتوں سے قرآن مجید میں بھی ہے۔ حضرت
عروہ بن زبیر رحمہ اللہ کا یہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام سے پانچ بیٹے وہ

سورج ایضاً شایع ہو کر برے عبادت کرتے تھے۔ ان میں ایک فوت ہو گیا تو اس کے محنت پر نہت عمائدین کو لے کر شیخ صاحب سے ملنے گئے کہ میں نے آپ کی تصویر بنا دیا ہے اس سے دلچسپی نہ رہے کہ کوئی دوسرا ہو

و شیطاں سے انہیں عبادت گاہ میں اس رنگ کی تصویر بنا دی کہ وہ جیسا کہ تھا اور
سیاہ عبادت گاہ میں رہا۔ اور وہ اس رنگ کی عبادت گاہ میں رہا۔
کاٹہ بن گیا۔ یہی ہے کہ پانچوں رنگوں سے جس عبادت گاہ میں تھیں۔

ایہ بات کا سر میں نے گئے وقت پر رہے ساتھ ساتھ عبادت
ہو باہمی جہول گئے۔ حد کے جوں سے شیصں سے کہا۔ قہادت یہاں نہیں
رتے۔ جگوں نے پوچھا کہ ہم کس عبادت کریں؟ بدلتہ رہندہ در
زرنے سے وہ عبادت ہی کا ضیقہ ہی ہوں گے تو شیصں نے اس سے کہا۔ کہ
یہ تمہارے مجبوریں و تمہارے باپ دوس کے مجبوریں۔ تو تمہاری عبادت
گاہوں میں ہے۔ تو وہ وہ تعادی عبادت کی جسہ نہ توں کی عبادت
رہے گئے۔ رہنے گئے

۱- مقدمه و بیان مسئله

۱۰۰

قوموں کا یہ عالم کہ سرکش اور نافرمان جرم پیشہ نہ ہو۔ کسی عیب سے تھو
ہوئے۔ یہی ہنگامہ ہے، جہاں پر تھے۔ اور ضد ست اور حقارت سے رہتے۔ یہ
پہلے میں تھا، پہنچے ہوئے تھے۔ اور یہ عیب، عقائد و رسوم سے بہت دور
مرد و عورت پر حق کے سلب و درجہ کو تھے۔ ان کی لڑی
تاریک و تاریک پارکی کا دور تھا۔ ان کے لیے یہ تھا۔

وَقَوْمٌ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ أَكْبَادٌ
 قَوْمًا فَسَقِينَ ۝ السَّارِبِينَ
 وَقَوْمٌ يُؤْخَذُ مِنْهُمْ أَكْبَادٌ
 ظُلُمًا رُطَبًا
 ۝ لِحِمِّهِمْ ۝

میں سے پہلے قوم وحشیہ
 میں تھی بے شک وہ نافرمان
 وہ تھے وہ میں سے پہلے قوم
 میں وحشیہ کو بھی بدلتا تھا
 کچھ شہ میں کہ وہ لوگ رہے
 میں ظلم اور بے رحمی میں
 تھے

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی و بچوں کی نجات کا حکم

حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی و بچوں کا فرسوں کے ساتھ ہونا
 رہا چھوڑ کر انہیں اتر دیا۔ اور انہیں چلی۔ اور انہیں چلی۔ اور انہیں چلی۔
 انہوں نے کہا کہ میں مصرت ہوں علیہ السلام کے رہتے ہیں وہ انہیں ہر
 رتی میں دے رہا تھا علیہ السلام نے انہیں اتر دیا اور انہیں رہتے نہ رہیں
 انہوں نے کہا کہ میں انہیں دے رہا تھا علیہ السلام نے انہیں اتر دیا اور انہیں رہتے نہ رہیں
 اور انہیں دے رہا تھا علیہ السلام نے انہیں اتر دیا اور انہیں رہتے نہ رہیں

قوم کے سرداروں کو اللہ کے دین کی دعوت

اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے آگاہی میں سے پہلے آپ نے قوم کے پیشروں
 کو یہ دعوت دی۔ اور انہیں چیت کے نہیں کہا۔

يَقُولُ غَدَاةَ الْكُفْرِ مِنْ لَه
 غَيْرُ ذِي احَدٍ عَذَابُكُمْ عَذَابٌ
 يَوْمَ عَصِيْبٍ
 ۝ لَاعْرِفُ يَوْمَ ۝

میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ
 اللہ کی عبادت نہ کریں گے
 میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ
 اللہ کی عبادت نہ کریں گے
 میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ
 اللہ کی عبادت نہ کریں گے

پہلی نافرمان عورت

سب سے پہلے ان کے حصّے توجّہ علیہ۔ مومن عورت سے مرد راجی و درست
 و ہر می اختیار رہے۔ وہ آپ و بیوی کی تھی۔ جو سب بات سے ڈرتی تھی۔ کہ نہیں
 جھوٹے معبودوں سے سے ہوں مدد نہ پہنچے جائے۔ اللہ وہ بات کے سے لڑ رہا ہے
 و قرآن سن رہی تھی۔ ہر نہیں حج و قصص کا ایک و متا رکھتی تھی۔ اور شجاعت
 عین نے سے خوب لڑ چکا ہے۔ پر چلتا رہا تھا و کھلے بندوں وہ مری سے
 رستہ پہ چل رہی تھی۔ وہ بتوں کے لئے چھپ چکی تھی اور میں ہی کہہ دینی
 کی خوشی کا خائن سمجھتی

کافر بت پرست اپنے دامن میں رہتے و جب کبھی ان کے و قرین کو مروت سے
 پٹ بھٹوں میں سے میں کامیاب ہو جاتے تو تے۔

”ہر تم میں سے حج کمری میں اما لراک فی صلل میں“
 بتا دیا یہ ہیں لا عرف ۱۰

وہ سمجھتے تھے کہ ہم سب توجّہ علیہ۔ مومن اثنی عشر میں حق بجانب ہیں۔ مومن یہ بھی
 ہماری طرح کے ایک نماز ہیں۔ ہماری طرح ہی ان کے بھی بیوی بچے ہیں تو پھر
 ان میں یہ نصیحت ہے کہ یہ اللہ کے رسول ہوں و ہم نہ ہوں۔ اس بارے میں
 قرآن جان دتا ہے کہ

فان کی قوم کے کافر رہے فقل املا لہیں کھروا میں

کہتے ہم کہیں اپنے ہی ہیں قومہ و لراک لا بشو مختلف

یہ اہل ایمان ہیں ہود یہ ہے ۱۱

تو حضرت ان کے علیہ مومن بہت ظہیر رہا تھا سے جو دیتے

" ۱۔ قوم مجھ میں کی قسموں
بقیہ بیس ہی حصہ زنگی
گم ہی نہیں ہے ہند میں
رسوں موزن العلمین
پر ہر گارہ کا پتھر ہوں
لا عرف ۱۰ ۵

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہیں سہیت منظر و رتیریں غلط میں اپنے موت
ہوے کا ہم نصد یہی فرمایا جو قرآن پسوں میں یوں ہے
میں تمہیں پتہ نہ آگا کے
بلعکم و سل ربی و نصح
یغاث باہی تاہاں اور تہاں
کے و اعلیٰ من لہ ما لا
نعموں ۷
اللہ تعالیٰ طرف سے یہی
۵ لا عرف ۱۲ ۵
ہمیں معصوم ہیں نہ سے تم ب
جہ نما۔

ورنوں میں بت کا کہ وہ ہمارے ملک کا ایک ملک ہے۔ اور ان کی طرح رہا
سنا ہے۔ یہ بدل جو ب دیا کہ یہاں مسئلہ محسوس ہوئے کا نہیں ہے۔ بدہمتی
فرق و تبا جو یہ ہے اور تمہا ہے، امیان ہے۔ آپ کہ میں تمہیں بت پتی
و بافرمانی کے ہے یہی ہے اور تاہوں و جو ابھی اللہ تعالیٰ سے اُسنائوں
و نیکی کے رستہ پر چلتا و پھرتا ہے ہوں۔ میں یہ کہ لکھ رہی رحمت
نے کہیں بت پتی قریب کریں، آگے بہ بلال سے پی ہے ہند میں محط
تے ہوئے فانی۔

" یا تمہیں سب بات سے بچو
 و عنہم ان حداءکم ذکر
 ہو چے کہ تم میں سے ایک شخص
 من " نکم عسی رجب مکم
 نے ہاتھ نہرے پر ہار گاں
 بیدرکم و لنضوا و لعکم
 صرف سے تمہارے پاس
 نچھان ہے تاکہ وہ تمہیں
 ڈالے تاکہ تم پر میرا کار
 ہو و تم پر رحم کی جائے

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت حق قمر کے منور اور غیب ہنگوں کو بھنگی۔ اور
 نبیوں نے آپ کی پیروی کی۔ اور انہوں نے بنی معاد خدائے وحدہ و قہار کے پیرو
 رہے۔

ان کی حالت شاعر کے کس شعر کے سبب حال تھی۔

" ان کی پہلی خواہش تھی کہ
 ف و د خ و ہ م سلامہ
 قادیں سامت رہے اور ان
 محسن بات یہ کہ سب حمد و ثناء اللہ
 لحمد لله
 تعالیٰ ہے

یہ بھی کافروں کی مسرت کے برابر ہوگیا۔ مگر ان کے
 میں نے یہ میں تمہیں میں ہوں و سب ہٹری کی بنا پہ نہا ہے۔ اور
 شیطان کے سروں پر سو رہا ہوں۔ اور انہوں نے خود
 ناس دیے۔ ان کا میں تھا کہ دنیا کا یہ ماں و باپ نہیں و مرا جات و یہ نظر ہی
 چمک و یک ہی شفت نامیہ رہا۔

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے ظالم و ستمند آپ کے پاس ہجوم رکے آتے
 اور آپ کے مادر و پیاروں کے ہارے میں آپ کو وضع نہاتے کہ آپ کے مادر

لوگوں کا خیال تھا۔ کہ ان کے مرتبے اور شان کے بل نہیں کہ ان گھلوں کی اور حضرت نوح علیہ السلام کی بات مان کر ان کی پیروی اختیار کریں۔ اور یہ یہ کہ انہوں نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے پیروکاروں کو جھوٹا مان کر ان پر فتنہ مارتا اور باوقاوتہ حضرت نوح علیہ السلام سے کہتے کہ تم بچے و بچے ہو تمہاری بیوی جو تمہارے بچوں کی ماں ہے تم پر ایمان نہ لاتی ہے سب لوگوں سے زیادہ جانتی ہے۔

قوم کے ساتھ سواں وجہ

حضرت نوح علیہ السلام قوم کی طرف سے ایسا کیا کہ انہوں نے ان سے غلطی کرنے میں ہمت نہ کرتے اور ان کی وراثت کی فکر کا جو حصہ ان پر غصے سے منسوب کرتے۔ اور جھوٹ پر نہ رہتے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے نہیں تعین ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے جو بھائیوں میں سے ایک پندھرتے اور نہی کی طرف سے ان کی بے جا ہمتوں کرتے۔

ان کے نکلنے پر ان کی رہنمائی اور رہنمائی نہیں۔ وہ گھبراہٹ میں رہنے پر ترکتے۔ اور حضرت نوح علیہ السلام سے کہتے تھے۔ کہ انہوں نے ہمارے گھرانے کو برباد کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو ہم تمہاری سماعت میں شامل ہونے کا سوچتے ہیں۔ ان کا حضرت نوح علیہ السلام سے یہ جواب دیا۔

اور جو لوگ ہیں ان سے۔ ایا بصرہ اندیں صوا

میں ہیں ان کو ٹکا لئے۔ انہیں

ہوں

ان کے بعد حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو ان کے پیروکاروں نے اور کھلے بندوں میں ان کی دعوت دیتے رہے۔ اور ان میں سے کافرانہ ہونے کی دعوت بھی آیت اور کائنات نے دیکھی۔ ان کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ان سے نہ نجات ہو۔ نہ نجات تھی۔ اور

ہوتے ہیں۔

حضرت نوح سے نہیں ال پیروں کی طرف توجہ کی تاکہ ان کا ضمیر رندہ ہو اور
ان نے عوی و شیار ہوں اور ان کے دلوں میں خوف بھی پیدا ہو اور وہ خدا سے
عزیز و حمید پر ایمان نہیں جو یہاں پر اس کا چھتر ہوا یا کسی سے ان کی آواز پر
کال لگایا اس کا جہ سے قرآن مجید کی زمانہ سے ہے،

کہا اپنے پروردگار سے معافی
 مانگو۔ کہ وہ بڑے معاف رحیم
 ہے۔ وہ تم پر آسمان سے گناہ
 میں برہمے گا۔ اور وہ ہر
 چیز سے بہاؤ بخشنا والا ہے
 گا۔ اور تمہیں بڑا عطا کرے
 گا۔ تمہارے لئے ہر چیز
 برہمے گا تمہیں یہ کہ تم
 حد کی عظمت کا غلام نہیں
 رکھتے۔ ہر مہر سے تمہیں
 ہر طرح کی عطا ہے پس پید
 کیا ہے۔ یہ تمہیں عطا ہے
 کہ اللہ نے ہر بات آسان و پر
 آسان بنائی ہے۔ اور چاند و سورج
 میں ریش کا نور بنایا ہے۔ اور
 سورج و چاند چھوڑ دے اور
 اللہ سے ہی تمہیں ریش سے پید
 کیا ہے۔ اور پھر حق میں تمہیں
 عطا ہے گا۔ اور حق نے ہر
 شے کو اللہ ہی سے
 زمین کو تمہارے لئے فرشتے بنایا
 تاکہ اس سے نہ ہو نہ ہو
 کشادہ رشتوں میں چلو پھرو۔

فَسَبِّحْهُ سُبْحَانَ رَبِّكُمْ إِنَّهُ
 كَانَ عَلِيمًا نَّصِيحًا
 لِّسَمَاءٍ عَلَيْكُمْ مَرَارًا
 وَيُنْفِذُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيُجْعَلُ
 لَكُمْ حَسْبًا وَيُجْعَلُ
 لَكُمْ ابْنًا مِّنْ عَالَمِكُمْ
 لَا تَرْجُونَ لَهُ وَفَارَاجًا
 وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَصُورًا لِّمَنْ
 تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ
 سَمَوَاتٍ طِبَاقًا وَجَعَلَ
 لِكُلِّ فِرْقٍ نُّجُومًا رَّحِيمًا
 لِّتَسْمَعُوا أَوْحَاءَهُ وَتَعْلَمُوا
 أَنَّ اللَّهَ يُنَزِّلُ السَّحَابَ
 فِيهِمُ الْغُلَّامَ وَجَعَلَ
 لِكُلِّ فِرْقٍ نُّجُومًا رَّحِيمًا
 لِّتَسْمَعُوا أَوْحَاءَهُ وَتَعْلَمُوا
 أَنَّ اللَّهَ يُنَزِّلُ السَّحَابَ
 فِيهِمُ الْغُلَّامَ وَجَعَلَ
 لِكُلِّ فِرْقٍ نُّجُومًا رَّحِيمًا

ہوں جاننے سے ہم سے بہت جھگڑا رہا۔ درم سے بہت دلیل داری رہی۔ سب
 ہمارے ساتھ رہے۔ انہیں ہم تمہاری دیکھوں کا خوب ٹکس اے سوتے سب
 ہمارے ساتھ رہے۔ راتیں بد ہو گئیں۔ اور ہماری ساری تہذیبیں ہمارے
 میں اس قدر ترقی پا رہی ہیں کہ ہم تمہاری کون سا تہذیب مان سکتے

ہیں سب ٹھیکہ میں حضرت نوحؑ کی بیوی۔ بعد پرانے کافر پیٹھوں کی ٹیٹا کا
 رہی۔ اسے اور قہر کو سمجھیں۔ بچے۔ مر لہ کے مدد سے ہمارے کپڑے
 ہاتھیں آئی۔ ہم سے کس قدر تعلق ہے۔ اور ان میں کس قدر۔ اسے حضرت ہان سے
 کہہ۔ یہاں سے ہیں تمہارا خد تمہاری مدد میں رہتا؟

حضرت نوحؑ نے جو بے یار و مددگار رہا۔

تو دھنسیہ شے تو عیرا ب رہے گا۔ آپ نے فرمایا۔ ہر طور سے پانی مل پڑے
 گا۔ سب وہاں سے نکل رہے۔ دیکھیں پانی چاہ رہے تھے۔ کہ وہ تو پانی دیو نہ
 ہو پا رہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ اس کا بے یار و مددگار وقت رہے گا۔ جب تو سے
 پانی ملے گا۔

سب حضرت نوحؑ پر بہت سختیاں کیں۔ اور پانی سے بہت تنگ رہے۔
 گئے۔ اور اس طرح پر وہاں رہنے لگے۔ وہ نہیں رہا۔ ہمارے ہونے دیتے۔
 آپ مجھ سے ہیں پانی کیوں ملنے پانی کا گار سے فرما رہے تھے۔

ما مقربین ہیں رہتے ہیں کہ یہاں آپ بندہ میں لے لیا رہے تھے
 کہ یہ کافر چننے پڑنے والے تھے۔ یہاں سے وہاں سے پانی تے کو خیر رہا
 تے ہو۔ صحت رہے گا۔ کہ بیٹا چھٹاں رہے کذب (جو ہوتا ہے)
 چھا۔ یہ ہیں یہ خدا کی طرف ہمارا تہا ہے۔ جسے ہم نہیں چاہتے۔ اور یہ ہیں خواہ
 قواہڈ رہتا رہتا ہے۔ کہیں تمہیں یہ مرہ نہ رہے۔

وہ چوتھے سے وہاں رہا ہے۔ کہ یہاں ہے۔ وہ بھی تک غم نے سے رہا دیوں

رہنے دے۔ وہ اس نے گاتو ہم سے پوچھیں۔

پوچھتے ہیں کہ تم مجھے اپنے تبار و بھائیوں کی کیا نصیحتیں دیتا ہو، اونے سے
 فرمائیے گا۔ اس سے پہلے پتھر ٹھٹھا، اور ہر قسم کے عورت کا سر چھو رہا

جس حضرت کو دے پڑے تھے آپس کی بات چیت سے اور پوچھنے کی روت
 دیکھتی تھیں۔ آپ نے سمجھ لیا کہ پتا تو اس سے بھی بڑھ کر مرید اور مرید کا یہ منہ
 آپ نے نہ سجدے سے اور نہ میں اللہ کی بارگاہ میں نہ ہوا تھا۔

”میں نے یہ روگاری کافر
 اور وہ ریل پر بسا ہے
 دے۔ رتوں پر رتے چکے۔ تو
 یہ تیرے بعدوں و عمرہاں ہیں
 گئے۔ مرن سے جو او دہو
 ں۔ وہ بھی بدکار اور ناشکر تر

ظاہر ہے کہ اس سے بڑی بات تھی۔ ورنہ اس نے اپنے شہر کی خوش بھیبی سے ڈر کر ہاتھ بندھ لیا۔ جو دعوت حق کی سیلے میں حصہ نہ لے سکا تھا۔ اور جو اس سے اور بڑی قوموں کو
 اس حد کے عبادت کی طرف ہاتھ تھے جو زمین سے غلام نکالتا ہے اور زمین

[illegible]

حصہ تھیں ان کی رہائی پر ملکس سرارتے رہے۔ ورنہ سب وچ تک
مذہب تھی آپڑے سے ڈرتے۔ ورنہ امت کے تک و شدید دن سے خوف
ہے میں تکر کرتے، ورنہ حوں و عمرانی پر ہر ممان ہے، ورنہ حصہ ہوں
کو تہوہ رہے ورنہ کہنے لگے۔

نوح رَحْمَةً مِنَّا وَذُرِّيَّتَهُ أَذْنَىٰ قَوْمٍ
عَنِ النَّاسِ ثُمَّ نَبَا نُوحًا لِّسَكُونِ
مِنَ الْمَرْحُومِينَ

٥٠٤٦ شعراء

جس آپ کو ہر شے میں عیب ہی نظر آتا ہے اور آپ کو ہر شے میں عیب ہی نظر آتا ہے۔

”رم پتے موتیوں کی چیز سے فَاَبِیْنَا مَعْدَنَ اِلْ نُّحْتِ
نہیں ڈالتے سو وہ ہم پر مِّنْ لِّضَلٰلِیْنِ ۝۳۲
مار رہا“

حضرت روح نے انیسویں کی سزا میں جو سے میں مر رہا
میں کو تو اللہ تعالیٰ ہی یہ ہے گا سَمَیْۤا یُّاٰتِیْکُمْ بِہِ لَآئِلَہٗا
تو تباہ کرے گا۔ تم میں کو ۝۳۳ ۝۳۳
میں نکلتے۔

کرم کے نام کا یہ بڑی رقم ہوئی۔ اور حضرت نوحؑ کو ان کی نفرت کی چیز کی اور
شیعوں کی پیشگوئی میں چلنے کا بہت کچھ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ہے آپ کو بھی اپنے سب سے
فدائی۔

”تو جو کام یہ رہ رہے ہیں۔ فَاَلَا یَسْتَحْشِرُ مِمَّا کُتِبَ
نہیں سے تم نہ ہو“ یُقْعَلُوْنَ ۝۳۶ ۝۳۶

حضرت نوحؑ کو اپنی قوم کے یہاں، نے کی بہت چاہت تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ
آپ کو بتایا کہ میں سے کوئی یہاں، کے کانٹوں پر آپ اپنے
سے نہ کے یہاں، کے یہ بہت دیر میں اللہ تعالیٰ ہے آپ کو صاف بتا دیا
میں یہ لوگ نہ ہیں۔ فقیر ہوا ہے میں۔ اور یہ وہ ہے اللہ تعالیٰ کا

حضرت نوحؑ کا شوق بنانے کا حکم

وہ وہ اپنے سے چھٹائی بھی ایسے صورت تھی کہ شقی ہوا جس میں طوفان کے وقت یہ
ہو رہا تھا۔ حضرت نوحؑ کا جسم ہوا کہ وہ طوفان میں غرق ہو۔ سے چھوٹنے
سے بھی لگی ہوئی زمین میں ایک جگہ پر رہیں۔ اور طوفان کی صورت میں اپنے
ہونے، جس کو اس میں رہیں۔ ان میں ہمارے ہمارے ہے۔ یہ کی ہوا میں
ہوئی۔ غارتش پیش نہ کریں۔ اور آپ کو یہی جس میں شامل ہے۔ میں کا حکم

بھی نہیں کے ساتھ ہوتا ہے۔ ان کے درمے میں بے شک فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس میں سے کسی کے پیوئے درمے میں مجھ سے اسے نہیں سے وہاں وہاں وقت بزرگ ہے یہ وہ جب تقدیر کا تہ کی فیصلہ ہو چکا ہے وہاں حاصل ہو چکا ہے۔ اس بات کو سوچیں وہ باری تعالیٰ کا لوں و صوفیوں میں غرق رہنے کا ارادہ فیصلہ فرما چکے ہیں

حضرت نوحؑ شقی بنا تے ہیں

و ارضت نوحؑ حضرت باری تعالیٰ نے حکم کی تعمیل و شقی بنا تے۔ اس وقت تک حضرت نوحؑ یہ وہ بولی شخص شقی بنا کر نہیں جاتے تھے ہذا اللہ تعالیٰ سے شقی بنا تے۔ اس میں حضرت نوحؑ کی رملی فرمائی اور یہ بھی بتایا کہ وہ شقی بیسی کہلی بنا تے۔

فرما رہا ہے تعالیٰ قسا پاک میں یوں ہے۔

”یَا نوحؑ اقم لک من ۱۰۰۰ راضع الفک بعبا“

نہارے روز پر ہوا دے روح ۱۰۰۰ ہود ۱۰۰۰

اس حضرت نوحؑ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی نگرانی میں شقی بنا رہے ہیں۔ اس کے سے ماوت کسا یا ہو ہے۔ وہ مر رہی کی تعمیل کر رہے ہیں۔ و ارضت نوحؑ اس کی دیکھ رہی ہے کہ لکھیں آ رہی ہیں اور شقی بنا تے کا کام دہرا ہے اور خاتم ہے کہ قریب ہوں مدد پر آ رہا بھی نہیں اس میں قلوب حاکم کا لکھ رہا ہو جو حیران ہو رہے بہت زور شور سے پوچھتے ہیں نوحؑ آپ اس سڑیوں کا یا یہ سڑے

آپ نے فرمایا سڑیوں سے میں یہاں شقی بنا رہا ہوں اس میں نے اپنے آپ کو اور اپنے پیارے کاروں کو اللہ کے حکم سے آنے والے ہواں میں غرق ہو کر سے پیوں گا۔

تو بے نہایت ٹھنکوں مرتے ہوئے آپ سے ہمارے وہاں نہیں ہے۔ میں یہ
 شوق چھوڑ کر یہاں نہیں آؤں گا۔ اے خداوند! اس کا غم نہ
 پہنچا ہے۔ یہاں ہر عقل مند یہ سمجھتا ہے کہ شوق نگاہ میں نہیں چل سکتی۔ پھر
 مزید ٹھنک مرتے ہوئے نہ گئی یہاں وہاں کا سونٹان بھی نہیں اور مردوں
 اور عورتوں میں تم سے ہے۔ نہ رہا۔

اور ہرے کال بھی ٹھنک رہے۔ میں وہاں سے رخصت ہو گیا اور جہاں بھی
 حضرت نوحؑ کو کشتی کا کوئی نہ تھا مانے میں گئے۔ اے خداوند! شوق نگاہ میں
 بے قیوت کبھی رہتا ہوئے نہ تھا۔ نہ رہتا۔ اے خداوند! شوق نگاہ میں گئے۔
 یہ تو عجیب بات ہے۔ پھر ٹھنکے کو آگے بڑھاتے ہوئے چلے گئے۔ رخصت ہوئے
 میں پتے ہوتے۔ تو تمہارا رب نے ان کو تمہیں دعوت دینے سے منع کیا۔ شوق نگاہ میں
 تمہارا دعا کرتا۔ اور تمہیں اس مشکل سے چھٹکارا دے دیتا۔ تو تمہیں نظر نہیں آتا
 کہ یہ جہالت کا پردہ ہے۔

تو غنی تصدقہ دے مٹی، محمدؐ مالدی سے فرمایا ہے۔ جب سب نے حضرت نوحؑ
 کو کشتی میں لے لیا، سب سے پہلے کشتی میں نہیں تھی۔ وہ پچھنے گئے۔ اے
 یہ یہاں ہمارا ہے۔ آپ سے فرمایا میں پانی پر چلنے والا یہ کھربنا ہمارا ہے۔ آپ
 نے کس بات سے وہاں بہت حیران ہوئے۔ اور اس سے ٹھنک رہے گئے۔
 آپ نے قوم کے ہاتھ بچا لیا۔ کہ بے قیوتی اور دیوانگی سمجھتے تھے جیسے کہ فرما
 دیتی ہے۔

”جب ان قوم کے سرور
 کے پاس سے مرتے تھے۔ تو ان
 سے کہہ رہے تھے۔“

۴۸ = ۲۸

حضرت نوحؑ مسلسل شوق کرتے رہے۔ ان کے لئے یہاں کی اور یہاں کی ۲۸

تسمہ میں نہ پہنچ گئے۔ درآپ و چاہیں وہاں تھاتے تو آپ سے بھی بطور
بادشاہت کے تھا

رتم ہم سے تسمہ رتے ہوو
ب سحرؤ ماعدا
ن طس مم بھی تم سے تسمہ
نحر مکو کم
ی س صی تم تسمہ
نحرز نہ ہود
رتے ہو

۵۳۶

تو اس وقت عمارت قیامت بند ہوتے۔ اور ہا پس میں سرگونیوں رتے۔ درآپ کو
نہیں پہنچ رتے۔ درآپ سے۔ چورہ نوح پاگل سو یا ہے۔ مدھوس ہو یا ہے۔
س حضرت نوح شیخ ن تیری سے مارے ہو گئے۔ در یہ کام اللہ تعالیٰ نے عبادت اور
توفیق سے پایہ تکمیل پہنچا ہے۔

مشرین بل علم راہوں نہ اور موافقین سے شتی کے بارے میں بہت سے توں
نہیں ہیں کہ کس قسم کی نذری سے بنائی گئی تھی جوڑی تھی وہی تھی اور
کس سے تہ در تہ تھے اور کس جہاد وہاں ہی تھی نہی تھی اور کتنے عرصے میں
من تیرہ تھی اور بھی مزید تصدیقات کی ہیں نہ کے جانے کا کوئی نہ
نہادہ میں در نہ جانے کے کوں شخص نہیں اللہ تعالیٰ عدا مر آوں پہ پناہ لیں۔ م
فرما ہے کہ انہوں نے کس بارے میں حق بات نہ کہہ دی۔ آپ اپنی
بے مثال تغیروں معافی میں رہتے ہیں۔ کہ فاسق تہنیت میں جا ہے سے پہلے
ہے۔ کہ کہی بیانات پر استغاثہ کیا جا ہے جو کس کشتی کے بنائے کے سلسلے میں خود اللہ
مریم نے قرآن مجید میں ذکر ہے۔ در ہم اس تکمیل میں نہ جا میں۔ کہ لنتی ملی
لنتی پورڈی و لنتی و لنتی تھی۔ وہی نذری سے در تہ تہ عرصے میں من رہا ہوں
نہی۔ در یہی عوہل و عریض حق بات سے مرید یا جا ہے جس کا اثر اس وجہ پست
میں نہیں رہتا

ماہنامہ حدیث و روای حتمیہ علیہ السلام تمام بوقوں کے ہارے میں پہلے ہی شکیں و
 کیفیت پان مرتبہ ہوئے ہر چلے میں کہ کسی خوب عویل، قس مرنا میں پسہ
 کس رہا ن فاقرا ن و ملت میں میں پہن میں و رہی ن سے جانتے کے کوئی
 قمرہ متعجب ہوتا ہے یہ سب فاقرا باقی میں اس کا کوئی قطع ثبوت ہارے پاس
 نہیں ہے۔

سید احمد علی

ہیں ہمیں تاجی معصوم ہے جوڑ جوڑ کہہ تکی کی تھی رچس میں آپ نے
موتیں مری اور ہی اورن کی ضرورت کا سامان درمچانو کا، گئے ہیں قرن پانچ
میں تاجی مذہب سے

● 2010年10月1日起，凡在中华人民共和国境内销售货物或者提供加工、修理修配劳务以及进口货物的单位和个人，均应按照《中华人民共和国增值税暂行条例》及实施细则缴纳增值税。

بعد میں قریب آ رہا۔ تقدیر کا حکم سوا گیا۔ رتھ سے پاؤں نکلے گا۔ موت سے اصراروں پاؤں بہنے لگا۔ دھڑ دھڑ سے پاؤں سے نکلے پھوپھو پرے تو حضرت تئیں درمیان رہتی کشتی میں پتھر گئے۔ دریا بہا رہا کیا یہ جہڑ بھی کشتی میں آگے۔ حضرت تئیں عیب۔ م۔ فرمایا۔ بس + رجا بدو۔ لکھنے نام کی مدد سے یہ چاہیں۔ اس کے نام کی مدد سے ٹکڑے کی۔ قرآن، ایمان رہا تئیں اس سے جس طرح توح نے فرمایا۔

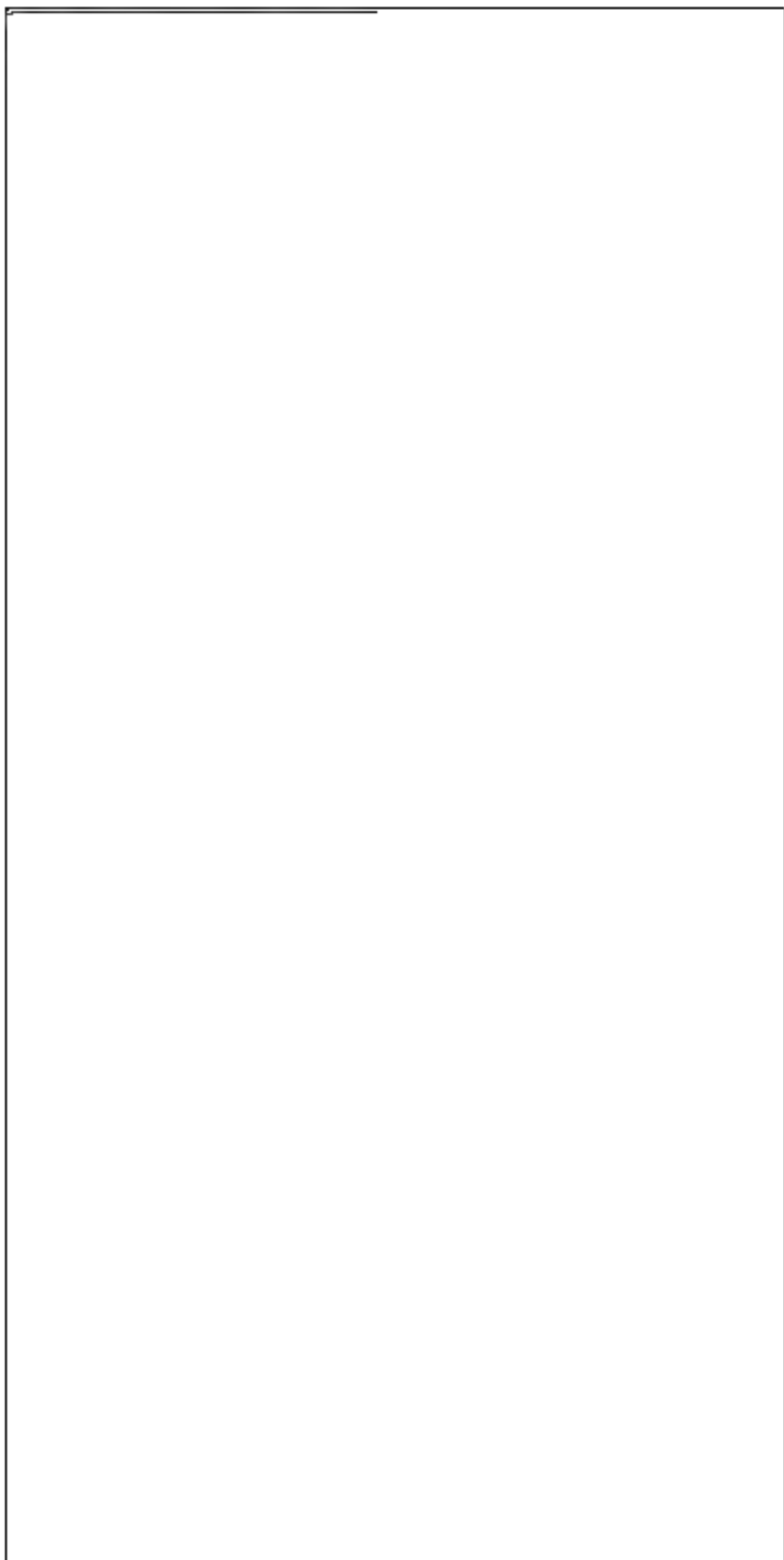
” (حضرت تاج العظیم، کون

میں ہاتھوں میں اس کا پلٹا ہٹھیرتا

بے بے تہ ہے ۱/۲ کا رشتہ

اور اس نے کہا "ہاں"

کے صحت مند ہونے کے لیے اس سے بچنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اس سے بچنے کے لیے اس سے بچنا چاہیے۔



توئی و معلوم ہوتے ہیں۔ اس سے ہر آپ سے بیوی و نہ دیکھا۔ تو سبوں نے
 یقین کیا کہ وہ غرق ہوئے۔ وہوں میں شامل ہے یمن و آپ سے بیٹے و شقی
 نے قریب دیکھا۔ اس کی ساقوں میں و درمیان پہ کہ وہ سونے سے بیٹے کو
 نہ زوئی۔

میں، ہر سے سب سے ۲۰ ر ۲۰ ج یسی رکت معہ و لائگی
 و کانوں میں شامل نہ ہو مع لکھریں ۷ ھود

۲۰ ھ

نہ تم کی طرح میں پر ہڑے رہا۔ تو کاٹا و س سے ہاتھ ہرک ہو پا گئے۔ و
 آپ کا یہ مانا کہ کانوں کے ہاتھ شامل نہ ہو۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ آپ کا
 یقین تھا کہ وہ مٹاں سے۔

میں آپ کے بیٹے سے جو دیا۔

کہ میں (بھی) پہاڑ سے سونے الی حبل یغصنی
 جاگوں گا۔ وہ مجھے ہائی سے من لماء ۷ ھود

پی سے گا

۲۰ ھ

تو حضرت روح علیہ السلام نے جو سب میں رہا کہ

”آق اللہ تعالیٰ کے عذاب لا عاصم ایوم من امر اللہ
 سے وہی ہے و تمہیں ہاں لا مومن رحمہ
 جس پہ اللہ تعالیٰ رحم فرماے ھود = ۲۰ ھ

(وہی بچ رہا گا)

سب حضرت نوح و عیسیٰ و مریم و قتل و قتل ہوں و رب اس کا عذاب سے پہلی
 مثل مویہ و اللہ تعالیٰ کا رہا پورا ہو و ہری پورا ہو و عیہ سے عذاب سے
 سے میں بچا۔

مہر سو کاٹی مرنے لگی ہیں کہ جب کہ روح نوا بندہ تعالیٰ سے راجو ستا رہے تھے۔
 کبیرے پروردگار کی فرمائش پر اس نے اپنے دل سے تو پھر نام نہ تھا کہ
 آپ کی کاٹنے سے ہار شہادت ہے کہ حقیقت میں وہ
 منافق تھا آپ سے سمجھ کر وہ مومن بن گیا ہے آپ نے اس تعویذ سے عرض
 کیا کہ

پروردگار! کہ میرے بیٹے بھی رہا رہی میں اہل حق و ان
 میرے ہر مومن میں سے اور وعدہ الحق واسطے
 بے شک تیرا وعدہ سچا ہے۔ اور حُکْمُ الْحَقِّ لِحُكَمَائِهِ
 سب سے بہتر حاکم ہے۔ ﴿ہود-۳۵﴾

آپ نے مردانوں سے یہ بھی کہ سے پچا ہے۔ میں بندہ تعالیٰ نے اس کے
 جو سائیں رٹا دیا۔

”روح و تمہارے گھر و دوس یَسُوحُ مَن لَّيْسَ مِنْ أَهْلِكَ
 میں نہیں ہے۔ وہ تو ناشائستہ إِنَّهُ عَمَلُ غَيْرِ صَاحِبِهِ
 یہاں پہنچا چیز کی نہیں فَلَا يَسْبِقُ لَيْسَ لَكَ بِهِ
 حقیقت معلوم نہیں اس نے عَسَمَ أَنِّي اعْطُوكَ
 ہرے میں مجھ سے بولی۔ نَكُورًا مِنْ أَهْلَائِهِ
 وہ تمہیں بھیت رہا اس کے ﴿ہود-۳۶﴾
 نام نہ نہ۔

کہ تیرے یہ بیٹے نہ مل سکیں میں شامل نہیں ہے۔ اس کے ساتھ میں نے
 تمہارے ساتھ نجات کا وعدہ کر رکھا ہے۔ یہ نہ یہ منافق ہے۔ مردانوں کا ہاتھی
 ہے۔ مرد نہ رہا۔ دیں گا دشمن رہا ہے۔

اس پر حضرت نے اس مشابہہ کو ہے۔ مرد پر گاہا ہی میں معذرت رہے گئے۔

"پہرہ دگا را میں تجھ سے پہرہ
 ہاتھوں کی پچی کا تجھ
 سے ہر روں کی مجھے
 حقیقت معبود نہیں اور رو
 مجھے نہیں جسے گا ورنہ مجھ پر جم میں
 یا تو میں تار ہو جاؤں
 رُبَّ سَيِّئِ الْعُودِ كَأَنَّ
 سُنَّكَ مَالِيَسَ سَيِّئِ
 عِلْمِهِ إِلَّا تَعَصْرُلِي
 وَرَحْمَتِي أَكْبَرُ مِنْ
 الْحَسْرِ يَسَّرُ
 ۞ ۷۷ ۞

کا

کہ یہ نہہریم۔ حضرت وحی یہ سام سے فرمایا۔
 نوں! ہماری طرف سے مانتی
 ورتوں کے ہاتھ و قدم پر اور
 تمہارے ہاتھوں سماعتوں پر
 (مارن کی ہیں) اتراؤ۔
 سُوْخُ اَنْهَضُ بِسَلَامٍ ر

مؤں شی پر سو رہیں۔ ورتوں عوفی ہوں پر بھی پکی چاری تے۔ اور وہ ایک
 تاجید ہر مند کی جوں پر اللہ و کمال ہوں میں۔ نہیں اللہ تعالیٰ کی
 رحمت پہمیں ہر سو ہے۔ ورنہ تعالیٰ کی صافیت اور ہر شے کی صل ہے حم او بیع
 اللہ کی شے ہے چنانہ۔ تعالیٰ ہے سے بجات کا وعدہ رکھتا ہے اس میں
 کون غیشہ غم میں ہے ہمیں سنے۔ تے سنے ہوں میں پھوٹارے ہیں
 ورتیں و عثمان کے تشکے سے ہر ہمد ہے ہیں۔ ورتیں ہوں میں کا شعر
 چاہا ہے۔

"وہ جو اللہ تعالیٰ پر ہر ہر رکتے
 کا۔ ہر سو صافیت سے کائنات
 رَمِنَ مَوَكَّلٍ عَلَىٰ اَمَلِهِ فَهَوِ
 حَسْبُكَ ۝ لَصَاقٌ ۝ ۳۰

اور وہ اللہ تعالیٰ کی ہمد و ثنا میں حبس طمان ہیں۔ اور خاص عور پر ہمت و جوش جو کلمہ

زروں کے ٹیڑھوں میں۔ ورنہ ان کو اللہ ربہ نے تباہ کر دیا۔

سے شک و جہد کے لئے۔

شکور، الأسراء ۳۰

سزا

ہم قرآن کی سزا سے حضرت معصومینؑ سے جوں سے جوں۔ اپنے ہر لمحہ روایت کی
سزا سے جوں سے جوں کہ میں سے روایات میں صحت کے لئے وہاں کی خدمت میں
عرض کیا کہ کون سا صحیفہ میں یہ روایت ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ روایت
سزا سے اپنے ہر لمحہ سے لے کر اپنے ہر لمحہ سے لے کر اپنے ہر لمحہ سے لے کر
سزا میں بتا دیا ہے۔ اس کا یہی قول ہے۔ اس پر سزا میں بھی بھاری سزا
سزا سے لے کر اس میں ہر لمحہ ہے۔ اس پر سزا میں بھی سزا سے لے کر
ہوتی ہے۔ بندہ یہ سزا میں رہتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کا کوئی گناہ بھی نہیں
چھوڑتا۔

یہ کہنے میں آتا ہے۔ کہ ہم ہر لمحہ میں سزا میں ہوتا ہے۔ یہی حضرت
نور ہو چکے۔ سزا میں رہا ہوں۔ تو میں نے کہا کہ یہ سزا ہے۔ یہ
قسم کی قسم آپ کو پہنچا رہی ہیں۔ اس پر یہ بیٹے کی طرف سے سزا میں کہ
وقت بھی دشمنوں کے ہاتھوں میں۔

ہر سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کی بیوی کے آپ کا ہر لمحہ ہو چکا ہے۔ یہ
کافروں سے سزا میں ہوئی ہے۔ حاتمہ سے سزا میں ہے۔ کافروں سے سزا میں
نکالنے میں ہوئی۔ یہیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے۔ اس کا قرب بھی
سزا میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب بھی ہے۔

اللہ کا قرب اور سزا میں

سینٹس اور واقعہ ہمشاں پفرس مجید سے مطابہ کریں۔

یہ توحی ہے قافروں کے
 سے توحی ن بیوی اور وطن
 بیوی کی مثال جان / مان ہے
 ۱۹۹۱ء ۔۔۔ یہ ندوں
 سے کھر میں تھیں ۱۹۹۱ء
 ۔۔۔ سے حیثیت کی تہ ۱۹۹۱ء
 توحی کے متذہبے میں
 عورتوں سے چھٹے گی کام نہ

Σ. 1 *

سے۔ اور جو حکم دیا گیا ہے۔
دوسرے دشمن ہو چکے ہیں۔
تو ہم بھی دوسرے ہیں۔
جو۔

کسمیت مرید ہیں اللہ تعالیٰ سے اہتمام کا فرمایا ہے جس میں سے ایک ایک نبی کے گھر میں تھی ۔ حضرت یونس کی یہی وحیانت کی تھی یہ حدیث یہاں میں ملے کہ یہ ان دعوت دین کے بارے میں حیوانت تھی مدکاری کی حیوانت نہ تھی بلکہ شاہ کاٹن فرما تھے میں کہ میں بتا رہا ہوں کہ یہ بھی نبی کی یہی تھی مدکاری میں بتا رہا ہوں ۔

عام معاہدہ کی نئی تفسیر ”الکلمۃ“ میں: ”یہ ہے۔“ مصرعہ ”ح کی
 بیوی“ درجہ کی بیوی کی نسبت پر غرض سے تھی۔

1 کہ وہ نبیوں کی بیویوں پر بھی کافر رہیں یہ غلوں کی بات ہے۔ یہ سدی کا قول ہے۔

2 وہوں متعلق تھیں خطہ میں مؤثر باطن میں کھڑے۔ میں نے سر ہو چھپا دیا
 بھی خیانت سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ یہی کی بیوی نے بھی
 بدکاری نہیں کی۔ وہوں کی یہی خیانت تھی

3۔ یہ بھی خیانت ہے کہ وہ اپنے خاندانوں پر غلاموں کی رتی نہیں کہ جس سے
 جہم میں پہنچتی ہے۔ یہ بھی ناز و نفرت ہے کہ یہ مشرکوں کو جانتا تھا۔ یہ ضحاک
 کا قاتل ہے

4۔ حضرت نوہ کی بیوی کی یہ خیانت یہ تھی کہ وہ ہاؤس میں غوغا مچا دیتا
 مشہور تھی کہ یہ یونہی ہے۔ وہ سب ہلی تھیں آپا یہاں آتا ہے یہ عام مشرکوں
 کو جانہ رتی۔

وہ سب سے غریب بیوی کی یہ خیانت یہ تھی۔ کہ آپ کے ہاں ولی مرہمیں آتا تو
 یہ فوراً رگوں کو کھینچ دیتی۔ اس سے کہہ رہا ہوں سے شہوت رتی یا مارتے تھے۔
 (العیوبہ)

ماہر سرین رتی نے بھی یہی لکھا ہے۔ کہ ان کا سر ہو چھپانا مراد ہوں جہم میں و
 نقصان پہنچا تھا کہ ان کی بیوی قوم سے ہتی پھرتی کہیں یونہی۔ وہ ہاؤس کی
 بیوی کا لڑوں ہاؤس سے۔ کی جہاں سے آتی تھی اور ان کی خیانت۔ یہی
 ان کا عمل نہیں تھی

مقام عبرت

اس ہاؤس عورتیں کے برا رہیں پر کی بھیجتے وہ بہت ہے سرف میں شعل کے
 سے جو صاحب اس ہاؤس میں ہوں ضرر کرنے کا ہے سے قرآن میں ہے
 یہی ان کی نصیحت نے یہاں یہی۔ یہ مصیبت یہاں سے اس میں یہاں یہاں کہ
 رشید کی تعلق نہ اس کے پاس رہا ہو یہاں سے جہم میں سے راجہ ہاؤس مفید میں ہو سکتا
 بہت تک جس سے ماحول یہ مضبوط نہ ہو۔ بلکہ آخرت میں بھی رشتہ داری کا تعلق چھ

فہم نہیں دیکھ۔ مددین سے ربط ہو، بندہ مذہب سے پیو ہو، پادری سے ہوگا۔ رشتہ داری سے کہ وہ تعلیمیں لیتیں گے اسے یہ فہم ہے جو شخص باقی ہی پر منحصر رہتا ہو۔ ہر کی اور سے کی ہو رگ سے وہ سب سے نکلتا کامیو ہو۔ وہ ہاں روہدیت یافتہ افراد کے ساتھ عمل سے جو سیدھا راستہ اختیار کر لیا ہو وہی سے کا حقد رہا ہے گا۔

قرآن مجید خدایہ ہے۔ یہ دیکھنا عزت و حق کی قربت اور حق و فطرت آپ کی یہی ہے اور بیٹے کے سے کار میں ہوئی کیونکہ وہ نظام میں ان کے قریب تھے۔ عداوتیں دیکھنے نہیں آتیں عداوتیں درخ و درخت سے بھڑکے کی فوٹو کی ہی ہے۔ کہ وہ دونوں سے بھاگتا ہے۔

”کہ بہرہوں کے ساتھ تم
 دھولا لدر مع الدحلین“
 دووں بھی مارا روح میں
 چاؤ۔

وہ حضرت نوح علیہ السلام کی فریاد ہے۔ ہاں حق و نجات ہے۔ ہاں حق و نجات ہے۔
 ”وہی باقی رہا گئے“
 ”رحمہم اللہ“
 لی رقیں

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

وہ حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے۔ ہاں حق و نجات ہے۔ ہاں حق و نجات ہے۔
 ”رحمہم اللہ“
 ”رحمہم اللہ“

"اے میرے پروردگار! مجھے
 ۱. میرے ہاں پاپ ۲. جو
 یہاں ۳. میرے گھر میں
 ۴. نہ ہو ۵. نماز میں
 ۶. اے مردوں ۷. یہاں ۸. ن
 عورتوں ۹. معاف فرما،

اَللّٰهُمَّ عَسْرَلْ وَاَرْحَمَا وَاَكْرَمَا بِعَصَاكَ وَاُكْرَمَا لَصُوبِ
 اَنْكَ نَتِ الْعَيْنِ الْحَكِيمِ ﴿۲۸﴾

حضرت و طحیہ الامامین بیچکی و اعداء

حضرت و طحیہ امیں سے ہیں۔ انہیں اللہ ربیع نے ان قوموں کو
مدکاریوں کے لکھیروں سے جان و حلقہ فیض دیا ہے و رسید جسے رستے پر
پہنچانے کے لئے مکتوب لکھا ہے۔ حضرت و طحیہ حضرت پر ایمان دینے والوں کے ہمسفر
تھے۔ و جب کہ حور و ان کے معصوم ہونے سے۔ آپ حضرت پر ایمان لے جیتے
کھینچے تھے و آپ حضرت و طحیہ سے امت محبت تھی و قرآن پاک کی نئی بات
میں آپ کا ذکر ہے و اللہ تعالیٰ کے ان نبیوں میں سے ہیں جن کے پاس
وہ و ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر فرمان قرآن مجید کی متعدد باروں
میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

حضرت و طحیہ اپنے پیچہ جناب برائیم کی بات پر یہاں لکے۔ و آپ کی بات
کے مطابق امامیہ پر چلتا رہا۔ قرآن مجید میں مذکور ہے۔

فامس لہ لوط وقل انبی	تو و طحیہ پر یہاں لکے۔ و
مہاجر لی زنی لہ ہو	میں نے میں اپنے پروردگار کی
لعریزو احکب	صرف ہجرت کرنے ہوں
لعکوت = ۲۶	میں نے جب وہاں تک کہ

ہے

و رہا بات میں صرف اشارہ ملتا ہے کہ حضرت و طحیہ اپنے پیچہ حضرت
برائیم سے ہم و عرق و طرف خیرت فرمائی تھی و قرآن میں ان کے
رہبرانہ طور سے تھے و انہوں نے حضرت و طحیہ کی روایت کی ہے
کہ حضرت و طحیہ اپنے پیچہ حضرت برائیم کی روایت اور جہاد میں انہیں ہدایت
(عرق) سے ہجرت کے اشاروں طرف چھے گئے۔ کچھ وہاں سے سر کی طرف
ہجرت کی و پھر ملک شام کو پہنچ گئے۔ پھر حضرت برائیم تو مسلمان ہیں وہ

ہے۔ اور حضرت موطا میں آئے۔

اب کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو اہل سدوم و آراہینوں کی بددیت کے
تے بھیج دیے اور اس قوم سے رشتہ آپ کی پائے سے ہونے سے قریب کی نہیں تھی
یہودیت آپ وہاں سے رہنے والے نہیں تھے۔ حضرت موطا سے اللہ تعالیٰ نے حکم کی
تعمیل میں موطا کا رد کیا اور حکم ربی سے مقابل نہیں کیا۔ موطا کے اور اہل
سدوم کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے دعوت دی۔ اور ان کے وہاں میں قادیان کا حج ہوا
اور اللہ تعالیٰ نے موطا کو حکم ایمان کے اور پچھلے سے پتہ نہ چھاننے گئے

وہاں پر اس نے رہتے گئے اور کچھ ساہوکار لگے اور ان کے ایک نے بھی حضرت ہڈ
کی دعوت و فرائض نہ کیا۔ اور یہ رہے سدوم میں آپ کے پنے کھ کئے، موموں کا
ہونی کھ نہ تھا۔ لیکن آپ کے کھ میں سے وہاں میں سے ایک نے اسے بھی آپ کی
دعوت مانوں نہیں کیا۔ شیطان کی خوشیوں سے پیچھے ہٹ گئے اور وہاں پہلی نے
میں شیطان کے مختص ہاتھی اور دھارن گئے۔ یہ ایک اور واقعہ آن مجید نے سر میں
نفاذ کیا ہے۔

مگر یہ بڑا سہوکار پیچھے رہے لاعشور فی مقابلہ

ہی (لسعواء سے)

اور ان شخصیت پانی پانی، دھجی، اس کے کمری کو بددیت نے پڑے خریدیا
مذہب کی سبب سے ان سے وہاں میں دیا۔ وہ نہ سے بددیت نسبت
ہوئی۔ اور مذہب ہی کے حقد وہاں میں دھجی شامل ہوئی۔ شیطان کی چٹائی میں
کس فرماں کی تقریر میں ہوتے ہیں۔ کہ اس بھارت سے آپ رہیں۔ یہ لہو
توں کی رست سے پیچھے رہ جانے والے کافروں میں شامل تھی۔ ان کے سے
مذہب ہی مقدم ہو چکا تھا۔ کیونکہ وہ کافروں کے عمل پر رستی تھی۔

حضرت موطا یہ اس کا پیغام

حضرت وٹو تو مومنانہ ہی دیکھ رہی تھیں۔ اس نے بتا دیا کہ یہ
 سب نے ہی نہیں اور کسی بدکاری کا ارتکاب اس سے پہلے کیا تھا۔ اس نے کہا کہ یہ
 تھا اور یہ بدکاری کی بنا پر وہ جہنم سے ہٹ گئے تھے اور یہ قوم سب بڑے
 کام میں ذلت کے پست ترین مقام پر رہی تھی۔ اور تیرہ میں اس کی ہونے لگا
 وہ جو نہیں تھی شیطان نے اس کا سبب آچکا تھا۔ وہ اس بدکاری کے عمل کو
 چھوڑ دیتے تھے اور ان کے عقول پر یہ اثر پڑتا تھا کہ وہ بے اہمیت اس کا ارتکاب
 کرتے تھے اور اس کا گھناؤنا پیمانہ اور نہیں رہے تھے

اللہ تعالیٰ۔ حضرت مومنانہ کو اہل مدینہ کی طرف بھیجے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ نے اس کی
 دعوت دی۔ اور ایک حصہ شریک کی عہد کی طرف بھیجے۔ قرآن کریم نے
 سب کو یہ دعوت کا دریا ہے۔ فرما دیا کہ ہے۔

”اے تو تمہارا بندہ مومن تو
 اللہ تعالیٰ سے ڈر رہا ہے کہ
 سنو لکھو رسول اہل
 فاسقو لبواطیعون
 رسول۔“ (شعراء ۶۲ = ۶۳)

تھیں وہ پیغمبر گائی آپ کی دعوت کا بیڑی مقصد تھا جس کی آپ دعوت دیتے
 تھے عمر تو مومنانہ میں پانی طرح پھیل چکا تھا اور اس صوفیہ اور ترقی پسند
 سے گندے پانی و چرچہ پڑے تھے

ہوئے اس آواز کا میں قوم و ہائے نے اپنے نبی سے رو روائی اور میں جھٹکا
 اور آپ نے یہ بھی ظاہر کی عمر کا بچہ تھی۔ اس نے یہ فرمان کو مانتا تھا۔ اور
 اس کے عمل میں شیطان جو صدقہ نہ رہا۔

حضرت وٹو مومنانہ نے یہ سب جھٹکتے تھے۔ جس پر یہ اپنی قوم و ہائے کے دین کی
 دعوت دیتے رہے تھے۔ کہ شاید یہ بدعت کی طرف رجوع کریں۔ اور ان کی اور
 گمراہی سے باز آجائیں۔

میں سب کے ہاتھ پائی میں رتے تو وہ بڑے مہنتا۔ ہر تھکے ہوئے
سے حوصلہ دیتے۔ وہ کی عقل مند بات پر کلاں دھرتے

حافظ جان شیر سے نہ کی یہاں کا بن رتے ہوئے تھا کہ بے رہ رہی
و غیر وہیں وہ ڈھولوں کی مانند تھے بلند سے بھی گئے نرے سے رہتے یہ وہ
جو وہ پر عملوں سے ہوتا ہے۔ اور زشتہ مد کا۔ میں پرانا ہوتا ہے اور نہ تہہ
ہر یوں سے باز ہے۔ کلاں کا کوئی رہا وہ جس پر اللہ تعالیٰ نے نہایت
خوشنما طریقے سے انہیں پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے کھلے بندوں سے ہر نی رہے کو یہ سافایا ہے۔

یاقہ و ظلوں کی طرف مال سگھ شاتوں الزحان و
ہوتے ہو۔ در رزنی رتے نطفوں لسیں و نانوں
ہو۔ اپنی محسوس میں فی سدنکھم المسکور

نہیں دیدہ کام رتے ہوئے۔ لکھنؤ = ۲۹

مذہب سے ٹوٹے نہیں اللہ تعالیٰ کی عبادتوں صرف دیو۔ اور نہیں مدکاریوں
مردوں سے شہوت دہنی اور ڈکرنی سے منع کر دیا۔ سب مد میں میں نہیں بن کا
پیدا ہوتا۔ گا۔ اسوں نے ہوت حق نہیں میں یہ۔ اور ہی صحت دہنی کی
نہوت پریدن سے۔ پناہ پی موحودہ ہر یوں پر قائم ہے۔ و گھر ہی اور ہے
رہی میں ڈوبے۔ ہے۔ اسوں نے آپ کی کوئی بھی ہوت مانے سے نکال دیا
اور نہ اسوں سے رہتے یہ چھتر ہے۔ اور جس نہ ہوت کی ہوت سے رہا دہنی رہے
رہے۔ اور قلم کے مذہبوں میں گم ہو گئے۔

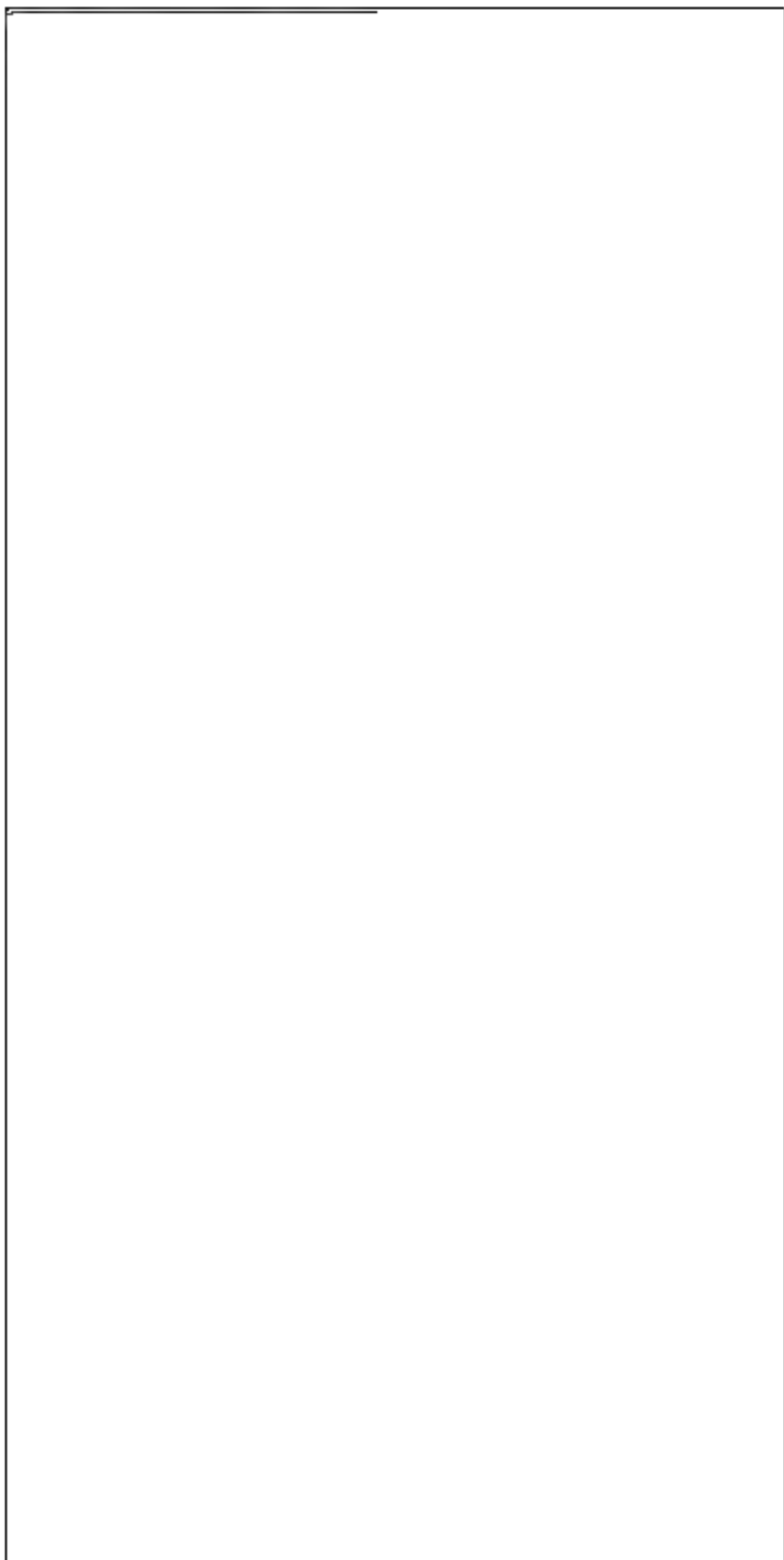
ہر ہر ہر تک صحت و ط اپنی قوم کو ہریت و عرفیت رتے رہے۔ میں نہ کے
قلوب سے منکر رہے۔ یہ وہ یہ لوگ نہایت ہی ہریت و عرفیت رہے۔ ہمیشہ تہمت
نے سے نہ کیوں صحت و ط کی طرف نہیں رہیں۔ اور نہ کے پوشیدہ نگار

سے لے کے غصوں، محسوس کرتے رہے۔ وہ وہاں سے آپ سے ہوتے۔ کہ یہ ہمیشہ
 سے ہم ہی ایک انسان ہو۔ اور ہم کسی چیز کی رہے۔ یہ بڑی چھپے ہوئے بات ہے
 اور حضرت وہ سے کہنے کو بہت صبر و شہرت رتی ہے۔ اور یہ طرح پرے پرے
 فرما رہے ہیں آپ کے لئے۔ اور یہ وہی کی وہی رہتے ہوئے اپنے تئیں دعوت سے
 ہارے ہیں۔ ہارے ہیں۔ ہارے کانٹوں پہ نہ گئے ہارے ہیں۔ اور وہ
 نہیں فرماتے کہ میں نے پیش و عشرت میں گمن ہو۔ اور تم ہاتھوں کی طرح صاف
 جاتے ہو۔ تمہیں نہیں معلوم کہ تم تمہارا ہٹانا ہے۔ لیکن میں یہ کابولی شہرت
 ہوتا تھا۔ وہ غرور و شک و برتریوں اور بدکاریوں میں بڑھتے ہی چلے جاتے۔

قوم و آپ کی مسلسل خدمت و منافی سے جاتی۔ اور آپ کے مومن بھی وہاں
 ہوئے۔ جہاں آپ کی بیوی کی عمر میں اور عمر کرنے میں یہ قوم کا ساتھ دیتی
 رہی۔ قوم کے روبرو یہ تھوڑی سی خدمت و آپ کا ساتھ دینے والوں پہنچا
 سے نکال دیا۔ رنے کے سے توجہ و پہچان دیتے تھے۔ لیکن اس کے سے نہیں
 کوئی دیکھ رہا وہیل بھی میں نہیں آتی تھی۔

قریب۔ نیک۔ پائے جتے ہو

جب حضرت وہ نکلیں بدکاریوں سے ہارنے کو کہتے۔ اور نہ تو اس ترک کرنے
 پر روادار رہتے۔ اور نہ ہی آپ ہی نہیں سو رہے۔ کہ ان طرح وہ حضرت وہ ملک و
 سے نکال دیا۔ رہے۔ یہ وہ نہیں کہ حضرت وہ فاری سے راستے تھے وہاں کی
 سے دیان کی دنیا میں وہی مثال ہو جو نہیں تھی۔ اور یہ وہ سب کے سب اس
 کی میں جتے تھے۔ اور یہ سب کے سب جتے جتے جتے۔ اور یہ سب کے سب
 جتے کہ وہی عورتوں کے ہاتھوں سے شہرت رتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کے
 بنائے ہوئے اس کی عمل و صف و رتی کرتے حضرت وہاں سے لے کر



مردانہ فطرت میں یہ حضرت مہر مرن کے چہرہ کا ہوں یا پھر بارش میں ترقی صاف
 گویا تھی جو وہ کافرن کے ساتھ رہتے تھے اور کبھی آپ سے ویسا ہے کہ
 یہ ساری مرثیہ رد پر ہی موصوفین یا کیا ہو یہ تھی عیسٰی بات تھی کہ نبی کو
 برائی کا وہ رہے رہتے تھے اور کبھی آپ سے نہ ہے نہ مرد ماری رہے ہیں
 یہ ان کے مخرج ہے، یہ تھی قلب پر تفسیر و فہم کا کام نہ یہ نہ صرف
 فہم سے چلتا ہے نفس عارف و مرزی و ہادیوں کے رہی ہو جاتے ہیں جس
 نہیں ہو کہ ۔۔۔ مٹائی ہے یہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

تھام کر نیوس ہے کہ حضرت + و ن ی کی کی ہے۔ پ م ر آپ میا باری سے دیتے تھے۔ کیونکہ وہ آپ کے سٹمس مرحلت سے آگاہ تھی۔ درویدوں کو سب سے پہلے سے ملنے لگے تھے۔ درویدوں کے کام کرتی تھی۔

حضرت عوطیہؓ سے مہمانِ ابراہیمؑ کی بیوی کا روبرو

میں نے ان کی حلقہ سے ملنے سے انکار کر دیا۔ یہ ایک علیحدہ
 ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔
 ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔
 ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔ ان کے پیروں میں ہے۔

حضرت دوطے آثار حوائی کے حالات و عوار سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسریں جو
وفا پر سے تھے وہ حضرت دوطے پاس ہی قہر تھے اور آپ کی بیوی
کو سب معذور ہوتا کہ کسی سے کام نہ رہ سکتا یہ وہ بیوی ہیں اور یہ
سے پاس آنے والے طاعون جی تو وہ بیویں سب بڑی نیک عمل سے اور
تھے جو بڑی فصاحت سے مل چو پائے بھی نہیں رہتے تو اس طرح آپ کی
بیویوں کی حگوں کے مددگار کے عمل میں ان کی معیوں میں۔ حضرت دوطے کی

رونی دیر یہ کہ یہ نصف آپ کو چھوٹا تھا۔ ہاتھ سب سے آپ ن ہونے سے
تھے سب کے نے کا مٹا۔ یہ کہ جو رہا ہے رو سب سلسلے میں قرآن مجید میں
ہر کی تخلیق عن مسدیان ہے کہ اسوں نے آپ سے کہا کہ

رترہ سیکے ہو جو ہم پر لندہ انما بعد ان اعدا ان کتب
مذاب آو من لصدفین

لعنکوت ۲۹

یہ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت غمناک ہو گئے۔ آپ نے موسیٰ
کیا کہ یہ غم مجھے تو چھوڑ دے گا۔ کہ میں بھی یہ بازار کچھ میں نہیں آیا
میں یہ کہ وہ تو ترک ڈوب چکے ہیں۔ یہ تو کہ سوے ہر دم کے مردوں کے ہر سر عام
مدداری دیکھتے میں نہیں آتی تھی۔ سب سے آپ کا دل بہت اٹھتا تھا۔ آپ نے
مجھ پاتھا کہ یہ برائی نہ ہو میں گھر رہی۔ کہ بے ن کے دوں میں در گھر
خوف خد نہیں رہا ہے۔

آپ صحت طرح کے ظلم ہوتے دیکھتے تھے۔ کہ آقا اپنے ناموں پر اس طرح ظلم دیا
رہا ہے۔ جہد جہد شہادت کی بوری ہے ہر جہد کے لئے ہے جس
ہوں سے وہاں چھینے جا رہا ہے۔ ہم سب کے ہوں سے تم ہو چکا ہے۔ وہ
یہ کہ میں پہلے دین مخلوق میں چھپے ہیں۔ وہ سب میں ہر سے ایسے کی کوئی پیچوں
نہیں آئی ہے۔ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ کلمہ ہی سے ہر کل بے ہوش
چلے ہیں۔ ہر صد کہ حق سب کے ہوں کو چھوڑ نہیں رہتی تو آپ نے یہ نگار
ہاں طرف متوجہ ہو غرض کیا یہ اللہ میں سب کا کاروں کے مقدمہ میں میرا
فما۔ ہر دیر ہر تے موت ہر کارہا ہی میں اتھوں۔

ہدات کے مشن پر آپ ہیں۔ ان کے ہر قدم پر ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی
 ہوئی ہے اور ہر ایک کی تعالیٰ ہے

فرشتوں سے چاہا کہ ہم اس

سستی نے عروس و ہنر راہینہ

لہرہ - العکبرۃ =

یہیں حضرت بریلے قوموں کے ہاں سے میں فرشتوں نے سخت شروع کر دی
 یہ نہ آپ کو میدان کی کہ وہ ایک دن۔ گاہ لگی میں جھب جھب گئے اور ہر
 سے میں گئے۔ اور یہ ذات و انفرمایاں ہر شے چھوڑا۔ یہ صراحت اختیار کرتے
 تے۔ یہ نہ آپ نہایت عظیم علیہ السلام میں بھونکنے والے مندرجات تھے۔ فرشتوں
 سے حضرت ابرہہ سے کہا۔ کہ ہم اس قوم کو ہدایت دے آئے ہیں۔ سبوں نے
 بہت ظلم سے ہیں۔ حضرت ابرہہ نے فرمایا یہ جیوں ہے۔ اس میں پچاس
 مسلمان موجود ہوئے۔ تو تم پھر بھی نہیں ہدایت دے دو گے۔ فرشتوں سے کہ رات میں
 پچاس آدمی مسلمان ہوں تو پھر تم اس پر مدد نہ کرنا نہیں کریں گے۔ آپ نے
 شفقت کر کے سب کو بھی فرمایا۔ اس میں مسلمان ہونے والے ۹۰ فرشتوں سے کہ
 بھی نہیں آپ نے فرمایا۔ کہ تم میں سے ۹۰ فرشتوں سے کہ ہر ایک میں تیس
 آدمی بھی مسلمان ہوں تو ہم مذمت نہیں دیں گے۔ آپ نے فرمایا۔ رات میں
 میں مسلمان ہوں ۹۰ فرشتوں نے کہا تو بھی نہیں آپ نے فرمایا۔ اس میں
 تو فرشتوں نے کہا کہ اس قوم کو تو بھی ہدایت نہیں ہوئے۔

اس پر حضرت ابرہہ مدعیہ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ تم میں اس مسلمان بھی نہ ہوں۔
 اس سے بھائیوں کا امید ہو جاتی ہے۔

تو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں سے حضرت ابرہہ کو یقین دلایا۔ کہ رات میں وہاں
 کی رگ رگ میں سرایت ہو چکی ہے۔ ہر پہلو سے نجات و ہمدردی کے۔ اس میں پوری

صحن ہوتا ہو چلے ہیں۔ وہ فسطائی تو ہشتات کے ٹھنڈیوں کو طے کر رہے ہیں۔ اب
یہ صوفیاء تہذیب و رسوم کو نہیں سمجھتے۔

اب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جیسا کہ فرماتا ہے اس کی تائید سے صاف ہو چکا ہے کہ
اَللّٰہُ یُحِبُّ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ قرآن میں لفظ "مؤمن" حضرت پرانے کا لفظ ہے
"مؤمن" اس بات کو
یا ابرہیم اغرض عن ہمد
جہاد و شہادے پر روکا رکھا
سَدَقْدَ حَاءِ مَرْبُکْ و
تہنیت ہے۔ ان لوگوں پر
اَللّٰہُ اَتٰیہِمْ عَدَبَ غَیْرِ
مذہب آئے ہیں۔ یہ بھی
مَرْذُوۃٌ لِّہٖ رَہُوۡدٌ - ۷۶
نہیں ملے گا۔

ایک مرتبہ سے بہت دیر تک سے کہا جاتا ہے۔ اور سب سے حکم دیا جاتا
ہے۔ کہ آپ اس معاملے میں نہ چڑیے۔ بولی و رہت ہوئے۔ اس کیلئے پورا سبب
ہے۔ اور ان کی تہذیب و روایت کے لئے اہل حکم آچکا ہے۔ اور یہ پورا گار
نام کا حکم ہے۔ جو سچ کا پورا گار ہے جس کا حکم نا ٹھیں چاہئے۔ اور مذہب روکا
نہیں چاہئے۔ اور اس سے غم نہ ہو یا ٹھیں چاہئے۔ مذہب حضرت پرانے کے حکم ہی
سے رہنے کا تسلیم کر لیا کہ اس کا حکم سب سے مقدم ہے۔ اور اس میں مذہب کا
نیب نہ ہو گا۔ ہر کام کا وہ رہنما کی بات پر ہے۔ حضرت پرانے کا
یہ بات ہے۔ حضرت مظلوم کے اہل و عیال کی بات پر ہیں گئے۔ اور
ان کی جو کہ وہ اس مذہب سے ٹھیں چاہتی۔ یہ غم و غم کی بات ہے۔ اور
مذہبی نہیں بنائی۔ اور مرتبہ سے وہ لگتی رہی۔ اس کا سبب بھی
حضرت نورانی ہیں کہ وہ۔

توسو طعیہ سے امن تو ہی کے لئے فرشتوں کی رہائی

سفر شہدوں کے مصرت پرانے سے مصرت ہو رہا ہے۔ رضی اللہ عنہما۔

وہ حسین و حسن نونین جو نون و صورت میں پہلے ہے۔ جب وہ حضرت عوطی ہستی کے قریب پہنچے حضرت عوطی نے کہا میں پرکارم رہتا ہوں تھے فرشتوں نے ان سے جا رہا کہ تم تو کہاں سے کہاں میں اور وہ حضرت سے حضور بعد کا وقت تھا حضرت عوطی کو اندیشہ ہو کہ میں نے ان کی میرا دل نہ کی کو کون ورن کا میرا دل نہ جاے گا اور وہی بھی ان کی مہم میں رہتا ہے لیکن جسرا اپنے دل نے حسن و جمال کو نہیں تو آپ سے سوچا کہ حج تو ان مشکل میں ہے ان کے دل سے کہ آپ جاتے تھے۔ آج ان دنوں سے ان وقت آسمان میں یہ خدا آپ قوم کی نیکی سے کلام تھے۔ اور آپ کا سوئی شہر رہ رہتے تھے۔ البتہ آپ کے آگے آگے چلے گئے۔ اور ہاتھوں ہاتھ میں نہیں مال رہے تھے۔ ورنہ ہاتھیں رہتے تھے۔ کہ وہ ہر دم کے ہر طرف پھرتے چلیں۔ اور آپ کے چہرے کے تاثرات سے آپ کی پریشانی ظاہر ہو رہی تھی۔ قرآن کریم آپ کی پریشانی و مشکل کا ترجمہ کر رہا ہے۔

تو آپ ان کے آگے سے
 و صاقل بھٹو صرغاً و قال
 عمار و رکنک ہوے اور
 ہدایوم عصیب
 کہنے لگے۔ آج کا ان کی
 ہووے (۷۷=۷۷)
 مشکل کا ان ہے

یہ میں صاف تھا یہ ہر کہ معر ز مہر نہ سے وے زمین پہلے ہو گئے تھے۔ نفس ہوئی میں۔ یہ عمار کی چال۔ یہی بات اپنے دل سے کہی۔ حتیٰ کہ چارم تہہ آپ نے یہ بات نہ کی۔

ورنہ فرشتوں و حکم دیوتا تھا کہ جب تک حضرت عوطی نے ان کی مدد نہ کی نہ دیں۔ اس وقت تک اس قوم کو مدد نہ دیا جائے۔ آپ کے ہاتھ ہاتھ چلتے جا رہے تھے۔ ہر خونزدہ ہو رہا تھا۔ دیکھتے جا رہے تھے۔ کہ مہم قوم کے لوگوں کو

مہمانوں نے جہ سوچا ہے۔ آپ کی پریشانی کو بھائی دوستوں سے سنا سے چھپا کر یہ بات ہے۔ آپ پریشان ہیں۔ آپ سے فرمایا کہ سستی کے لوگ اس روئے زمین پر بدترین لوگ ہیں اور میں گویا میں اس کو یہ سبائی اور پیدا ہوگئے ہیں۔ اچھا تھوڑا اور آپ نے مہمان سستی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس سستی سے لوگ بد رہ رہے۔ اور اچھا تھوڑا دل میں بار بار رضیال رہا تھا کہ اس سستی سے ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کیا ہوگا؟ یہ کیسے نہ کی تھوڑا۔ اور اس سے یہ ہیں؟

اس طرح ہر تھوڑا سنا مہمانوں کے ساتھ پہنچ گئے۔ اور مہمان آپ سے کھر میں کی قیام کے لئے بھر گئے۔ اور مہمان بھی وہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اس مہمان سے فرمایا تھا۔ پہلے بھی تک مدد میں اس کے آنے کی سوت۔ حضرت عیسیٰ اور اس کی بیوی کے کی کوہ نہیں سوت تھی۔ آپ اس دو مہمانوں کو مہمانوں کے بارے میں جانتی تھیں۔ اور حضرت عیسیٰ کی بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس سے تھے۔ کہ سستی وہ اس سے کی وضاحتوں کا معصوم ہیں۔

آپ کی بیوی نے مہمانوں کو دیکھا تو وہ تو خوشی سے دیوانی ہو گئی۔ اور سے چھ مہمانوں کے لئے اس طرح قوم کے ہوں کہ مہمانوں کے لئے آگاہ ہے اس کے خیال میں تو یہ بہت قیمتی شکار تھا۔ اس کی اطلاع آپ پر سے نہ کافروں کے ہوں کی اہمیت حاصل ہو جاتی

مذہب نے اپنی خوشی سے جیسے ہوتے ہیں۔ اس سے حضرت باطن آکر بھی آگاہ رہے ہیں۔ تاکہ سستی وہ مہمانوں کے آنے کا شہرہ مل جائے اس طرح مہمانوں کے لئے کی ہر جنٹل من میں پر کی سستی میں چھیل گئی۔ اور اس عورت کی مدد چھوٹی دیکھے۔ کہ انہی مہمانوں میں جہاں لوگ مدد کرنے بٹھائے تھے۔ اس عورت سے رہائی دیکھ مہمانوں کو۔ اور اس سے کہا۔ کہ آج میں نے وہ سنے ہوں سے

حمیں وحمل ویر پر چہرہ مہم آتے دہنے ہیں۔ ان دن میں نہیں تھی۔ وہ سب
 عوط کے گھر میں موجود ہیں۔ عوط کی بیویوں کے سے عداوت اور رری ہیں
 سعدی یہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اور دو گسبیں اور نکل جائیں اور وہ
 ہارن سے ہستی کائنات عوط کے یہ مہمان تھے میں ان کی جو بصورتی کی
 مثال اٹھوئے سے نہیں ملے گی۔ ان کے چلے جائے سے پستے پستے آج

یہ کہ وہ ٹوٹنے والی کی صرح بھگے حضرت وہ کے پاس آئے اور ہدکاری کی
 حصہ نہیں چھپے سے رن تھی۔ ان کا شیوہ ہے یہ ہر تھا۔ وہ فاسق و فاجر
 و منافقانی کے شیوہ ہے یہ رتھے۔ اور حضرت وہ کے اور رہے یہ ہرے
 ریش پکار رہے تھے۔ اور حضرت وہ و معلوم تھا کہ یہ وہ پیا پیا رہے ہیں۔ جو بیگنی
 ان کا زہن پر رہے تھے۔ اور نہایت بے حیالی سے یہ مدد اور گ آپ سے منے
 گئے۔ ہم نے آپ سے نہیں ہوا تھا۔ کہ وہ وہ مہمان رہا یہ وہ تھیں معلوم نہیں
 کہ تم پیا پیا جتے ہیں؟

آپ سے ایک دن کے سے سکوں ورم و گئی کے ہاتھوں نوجوانوں سے مرہا۔
 ہولاء سہمی ہن اظہر حکم ہے یہ کی قورکی میں لاک کے ان ہیں۔ ان
 میں سے زہن کے ہے چل و

حضرت وہ پیا یہ مدد کا ہوا تھا کہ وہ ان کے س مدد کی ساس شرفیت کو یہ
 میں جو بیویوں سوں سے ان کے مدد چھپا ہوا تھا اور ہمیں یہ ان میں کہ چنی
 نظروں کو ہر شے میں ہوا۔ اور عورتوں سے مدد پیا مدد کی تصدق کام رہا۔ جو
 تھارے سے پاک ہیں۔ اور ان کے سے شیوہوں نہ تھیں۔

آپ نے فرمایاں سے حاج رہا۔ اور مدد کاروں کے قریب بھی مت چو۔ و رہ
 سریت سے نہیں ہر بات سمجھانے کی دشمنی۔ اور ان کے سامنے پیا گی و رہ
 پناہ کی کامند و صبح پناہ۔ اور پھر نہایت رری کے ساتھ نہیں تھا۔ کہ ان میں

تمہاری بہتری ہے۔ اور میں تمہاری "فتہ" دیا ہے۔ جو ہر صدمہ کو کیس مٹاتی ہے اور پھر گاری کے جذبات کے سرد پھارے چاہے اور اللہ کے ہاتھ سے میں فریاد

”اللہ تعالیٰ کا خوف رہا“ فاعفوا لہ ۶۷، ہود :

۷۱

اور میں عداوتی طور پر سمجھائی۔ ان پوشش کی کہ وہ معاش ہوگے جو آپ نے لھر کے ٹھہرے ہڑے تھے انہیں عیت میں۔ آپ نے چاہا کہ اللہ کے یہ رستہ میریت سے سرچا ہے۔ اور یہ ہنگام قابل احترام مہمانوں کے رہنے والی کمرہ نہ رہیں۔ اور رسی کا باعث شدت چاہیں۔ یہ ذلت و ہر صورت قابل احترام ہیں۔ اللہ آپ سے نفرت پایا۔

”اور میرے مہمانوں کے ہمسے ولا سحرؤں فی صلی“

میں مجھے نہ رو۔ ہود = ۷۸)

یہ سن رہے تھے دیر تک تو وہ خاموش رہے رہے۔ اور ان کے دل جو نے میں دیا تو جب آپ محسوس کیا کہ نیکی کے حق سے پرکھ باطل گاہ ہیں۔ ان کے ضمیر چاہی صحت سے سن رہے ہیں۔ آپ نے جوش سے فرمایا

”یا تم میں دن بھی شریف لیس صبحہ رجب رسید“

سنی ہیں ہود = ۷۸)

اور میں پھر سب مانتی کام سے روکا۔ لیکن آپ نے یہ محسوس کیا۔ یہ سبکوں میں تیل نہیں ہے۔ اور یہ سر بھالی۔ یہ سے قدش ہیں۔ اور ان کے ضمیر میں کوئی اس باتی نہیں رہائی۔

اور یہ سب کے سب نہایت بے وقوف عقل کے پارے کدہ بن، فسق و فجور میں ہوشیار اور حقیقی ہیں۔ اور جہالت کے ٹھونڈے پر سو اور بیانی کے غلوں میں غرق

نہیں۔ اس کے بعد قوم نے کیا جواب دیا؟ کیا انہوں نے اپنی جگہ پر کھڑے رہ کر ان کے
 کاموں کی اصلاح کی؟ نہیں کیا۔ اور یہی وہی کلمہ ہے کہ ان کے
 صمیمیوں نے انہیں نہیں معصوم سمجھا۔ ان کے دوستوں پر تائے پڑے ہوئے
 ہیں۔ اور وہ دھاری سے دھیر نہ نہیں ملیں گے کہ ان کے کاموں پر دوستوں پر
 لگ چلی ہیں۔ مرنے کی انھوں نے پڑا ہوا ہے۔

وہ سب یہ کہیں؟ اے قوم ہم کہتے ہیں۔ اور انہیں گے اور انہیں کا
 نے ہر نہیں کہیں گے۔ اس کی ضد اور سخت دھڑی نے انہیں نار و زرخ کے گھرے
 سے نہیں نکالے۔

قوم بڑے شہرہ و مرد و فقیر رستہ کی صورت پر رش و مددیت سے دور ہوئی۔ اور انہیں
 نے اپنے ذلیل رائے کا اپنی طہاریا۔ در نہایت ڈھٹائی سے اس پر سر کیا۔
 در نہایت سے انہیں سے بھڑکتا وڈ سے بنے گئے۔

”انہیں معصوم ہے۔ کہ تمہاری
 بقدر علم و مال و نام
 قوم کی بیٹیوں کی نہیں دھ
 سنا کہ میں حق و انک
 حجت نہیں اور اے
 معصوم مسکین و یتیم
 دے تم کو جانتے رہا“

۷۹

اللہ اکبر اللہ تعالیٰ کے قول سے محض یہ کہ ترشش ہو رہا، ظالم رہے۔
 حد سے حد و عظیم ہے اور انہیں اور انہیں جو انہیں سے اب اپنے
 اور انہیں سے مواخہ کرنے والا ہے۔

انہیں کی ساری ساری صورت و طے نے ہر گاہ مل و مل پانچ رہا کیا۔
 ہر ایک مضبوطی کا سہارا۔ اور وہی سماعت و ہر نہ نہیں تھا۔ جو
 ظالموں کے مقابلے میں آپ نہ دیتا۔ ہر معصوم بہت شہید ہو گیا۔ مرنے
 ہوا، مشکل ہو گیا۔ حضرت و طے قوم کو گھر میں آنے سے روک رہے تھے۔ اور وہ لوگ

نہ روکنے کی کوشش میں مردہ تو رہا چلتے تھے۔ کس جسکی مہموں نے
شریت رچی اور شہادت کے ساتھ حضرت عود سے لڑا، کہ آپ نبی عرف ہو
حاصل ہیں اور مصبوط دیو نے سارے نبی طرف پیٹھ نہیں کر رہیں۔
آپ بولتا،

یَلُوطُ تَرْسُ رِبْكَ لَی
یَصْنُو اَیْكَ (ہود)

کس قدر مائوس موقع پر ہنسے۔ آپ کو صحیح کیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے کچھ مومے رشتے
ہیں۔ ہر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نورانی مجسم پر یہاں آئے ہیں۔ آپ ہر
تدبیر میں۔ ان کی مقبول فائزوں میں سے ایک رہیں۔ جہاں ہر تک ٹھٹھانے کے
گاہ۔

یہ وہ فرشتوں سے اپنے ہاتھ فٹروں و صرف بڑھے ہیں سے نگوں و
 انھیں حق میں اور وہاں ہی مدھے، گئے قرآن میں مضامین
 صریح بیان رہا ہے

وَلَمَّا رَأَوْهُ كَسَمَ مِنْهُ
 قَوْمُ الْمُتَكْفِرِينَ
 فَذَرْهُمْ أَهْلَ مَدْيَنَ
 وَاتَّبِعْ ۚ
 وَلَمَّا رَأَوْهُ كَسَمَ مِنْهُ
 قَوْمُ الْمُتَكْفِرِينَ
 فَذَرْهُمْ أَهْلَ مَدْيَنَ
 وَاتَّبِعْ ۚ

تب مہمانوں کی ہوتی ہے کہ رحمت و عطیمیت ہو اور غشوں نے آپ سے چہ کہ آپ رحمت کے تحریف سے ہیں بنے ہیں وہیں سے مریدوں سے نکل

جائیں۔ یہ حکم آپ کے بل و میل کے سے تھا۔ ورنہ میں بھی آپ کی بیوی
وہ بدشاہل نہیں تھی، فرمایا

وَرْتَمَ مِنْ سَعْدِ شَتَّى جِذَعٍ وَلَا يَسْتَمُكُّ حُدَّ

پھر سر دینے ھو د = (۸۱)

اور یہ۔ بس مذات نازل ہوا آپ اپنے بل و میل کی قدر کریں۔ اور پھر بیوی کو
رہ نہ لے جائیں کہ عدس کے مقدار میں کچھ چھوٹا۔ کیونکہ ضلع و تعدی
میں سے ناز چلی ہے۔ اور آپ کے بل میں شامل میں ہے۔ ورنہ تمہاری
بتا دے۔

لَا تَكُنْ كَالْعَصْرِ يُؤْتِيهِمْ لَيْلٌ مِّنْ لَّيْلِ

رہا ہے۔ کہ وہ پیچھے رہ جائے (الحجر: ۶۰)

گی۔

اور مشقوں نے آپ کو خوشخبری دی کہ یہ شمس و ماہرمان مدد ہو جائیں گے۔
فرمایا۔

وَنَعِدُهُمْ لُصْبُخٍ أَيْسَرُ

وقت صبح ہے۔ یا صبح پچھلے

ہے (ھو د = ۸۱)

بال یہ ہوا گا۔ کائنات کی قربت میں بہت تھیں۔ ورنہ مشکل ہے آؤں
نہیں رہتے۔

بند وقت حضرت واط اپنے بل و میل کے ساتھ تیار ہو گئے۔ تاکہ سناٹوں
و بستی سے نکل جائیں۔ اور نبیوں نے پوشش نہ کہ بچھوئے سے پہلے پہلے
معاذ سے اور سوچائیں جہاں کے سے عدس ہی مقدار ہو چکا ہے۔

اور فوراً غور فرمائیں کہ یہ سارے جہاد یا حق۔ صرف آپ خود و آپ کی بیوی

رہے اور مرنے والے تو یہ فیملی ہل چکی تھی۔ وہ بہتی سے تموری دوری گئے تھے۔ کہہ سرج
کی شمعیں نہیں پڑے تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی حد سے مارا تھا۔ اسے پہ
فرشتوں کا شکر بھی دیا کہ اس مہم کام کو نبھاس دیں جو ان کے دوسرے گاہکوں سے اور اس
مذہب کے نئے مصلحت سے جو کچھ چاہیں۔

اس کے بعد کاروں کی بنیادیں کو کھرا سا چھوڑ دیا۔

۱۹۴۰ء۔ سرج کی پہلی موت چھوٹے ہی زمانے میں ہوئی۔ رنج مند ہوں

۱۹۴۰ء۔ وہ اپنے سے تین چھ ماہوں کی ہارش برسات تھی

۱۹۴۰ء۔ حضرت عطاء اللہ نے پورن پوری قلعے گھاٹ لگائی۔ اس کے ساتھ ہی آپ
۱۹۴۰ء۔ بیوی و سہیلی اس مقام پر پہنچی تھیں۔ جس پر کوئی رشک نہیں رہتا۔ اپنی مصرت
نوٹ لیں۔ وہاں کے ساتھ ہی ہم کے زہے میں تر گئی۔

۱۹۴۰ء۔ سدھو کی موت ہوئی۔

۱۹۴۰ء۔ اس بہتی کے چہرے سب کے سب پامٹ گئے۔

۱۹۴۰ء۔ حضرت عطاء اللہ کا نام و نشان تک باقی نہ رہا۔

۱۹۴۰ء۔ روئے زمین پر کاروں کا کوئی ہتھکڑ باقی نہیں رہا۔

۱۹۴۰ء۔ ان کے رستے میں وہاں میں کوئی نہ رہا۔ وہاں میں تھا حتیٰ کہ

۱۹۴۰ء۔ وہ زمین میں پڑا ہوا تھا۔ اسے پورا درمدر میں بدل دیں۔ اس میں کوئی

۱۹۴۰ء۔ حیر زندہ نہیں رہا۔ اس کا پورا کام سچا ہے۔ اور اس کے آس

۱۹۴۰ء۔ پک کی کوئی چیز کے کام آتی ہے۔ اس کے ہاں میں سچ بخارن۔

۱۹۴۰ء۔ ان کے لئے۔ اللہ تعالیٰ نے مصرت جہیل کے ہاتھ سے اس کے

۱۹۴۰ء۔ وہ اپنے سے نیچے رہا۔ اس کے کام و نشان دنیا سے ٹھہریا۔

۱۹۴۰ء۔ مصرت عطاء اللہ نے اس سے پہلے ہی حکم ہی دیا کہ اس کے عیال کے نکل چھ

تھے۔

مراں ن قصہ نشانِ عمرت میں رائدہ توحی کے جذب سے ڈرے ہوئے کے
 نے باقی رہ گیا۔ ورس کے مفاہوں کے ہندو نصیحت حاصل کرے ہوئے کے سے
 باقی ہیں۔ یہ تعویذات نہایت سے لے کر سوروں بیان یہ ہے
 ورجوگ مذکورہ نام ورنہ کافہہ یث اللہین
 نے ڈرتے ہیں ن کے سے بحافوں اعدب لایم
 ہاں نشانی چھوڑاں لداذیاب سے ۳

ہرہ ہوا میں اللہ رحیم نے س کا بھوتہ تھے ہوئے فرمایا

”تو جب تہار حکم آیا ہم سے
 کہ اتنی دلت نہ رہتے ہو پر
 دیو۔ ورس پر چھوٹا نہ پتہ تھی
 درپے کمریوں پر مائل۔ جن
 پر تمہارے پورے گھر کے پاس
 سے نشان سے لے گئے تھے۔ اور
 ہو سکتی سٹا ہوں سے ہوں سے
 کچھ اور نہیں“

تو یہ خالق و موجد کا میرور میزوریہ سے قصہ۔ ن کافروں کو پکڑی ہوئی۔ ہر
 کا کی ہے۔ ن نصیحت حاصل نے۔

حضرت ہڈی بیوی ورقہ مہار کا یہ قصہ ماشہ بن بیت سے یہ شاعر میں بی
 انصبت سے سہ صورت شعر میں اُتھا ہے۔

ثم سوطا حاسدوم انہ ذانہا برشدھا وھداہ
 راودہ عن صمہ شہ قلدوا قد بھاگ ان نصو فرھ

عروض الشُّيْخِ عِنْدَكَ كَطَبَاءٍ بِخُرُوجِ مَرَعَاهَا
 حَصْبِ الْقُرْمِ عِنْدَكَ يَهَا الشُّيْخِ عَطِيَّةُ بَاهَا
 اخْمِصِ الْقُومَ امْرُؤَهُمْ وَ حَيْثُ اَللَّهُ سَعِيْبُ رِلَاهَا
 ارْسِلْ اِلَيْهِ عِنْدَكَ جَعَلَ الْاَرْضَ سَعْلَهَا غَلَاهَا
 عَمَدًا

ورماہا بحاصب ثو طنب دئی حُرُوفِ مَسُومِ ادرماہا
 کچھ بدو وہ حضرت وٹ کی قوم کے پاس آئے۔ وہ نہیں دیکھ سکتے تھے چٹائی
 کی لمبائی۔ میں انہوں نے آپ کے مہمانوں کے بارے میں یہ رائے ظاہر
 کیا۔ اور نہیں کہتے تھے۔ کہ ہم نے تمہیں مہمانی کرنے سے منع کر رہا ہے۔ تو اس
 موقع پر حضرت وٹ نے قوم کی میوں کے بارے میں نہیں ٹھنڈائی کہ چار عورتوں
 پر ان سے نمایاں کا تعلق نہ ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ میں وہیل تمہارے بچہ کی
 میں اس وقت قوم کے غضبناک ہو۔ جواب دیا کہ وہ اچھے اور مہتمم تھے۔ یہ
 بات نہیں کہتے کہ اللہ وہی ہے کہ اس کے اور وہی ہے (زہرا، وہ)۔ اپنے
 روم میں ناکام رہا۔ وہ وہی گئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ عذاب بھیج کر
 اس کی ہمت کو مٹا دیا۔ اسے چاہیے کہ وہ اس کے پیچھے اس کی بات نہ کرے۔
 اور پھر یہ ایک کافر کا نام نہ تھا۔

حضرت وٹ علیہ السلام کی رہائش

اللہ تعالیٰ نے حضرت وٹ اور اس کے ہاں کو اپنے عذاب سے صاف چھپا
 دیا۔ آپ کی ہاں بیوی خار کے ساتھ تھی۔ عذاب خداوندی میں رقت رہی۔

سے ملے۔ اور سیدنا و سیدنا حضرت خلیل الرحمن حضرت پریم پیہم کے
 پاس ٹھہر گئے۔ اور آثار و آثار میں بتاتے ہیں پھر حضرت و طہانی ساقیوں میں
 فریضہ دعاوت۔ انجام دیتے۔ ہے

شیخ عبدالحی ماسکی سے پتی زیارت میں سلام ہوئی سے مل رہے کہ ہمیں
 جنتی میں حضرت واد کا مقام ہے۔ جس نے کچھ سے اپنی مقیم ہو گئے
 تھے۔ نذر کا نام حد کو یقین پنا یہ کہ نہ سب حضرت واد مدہ سے چنے سے
 واد کا مقام پر آئی۔ یعنی ہر وقت واد کا مقام میں رہتا رہتا اس مقام پر آپ
 مجھ سے میں پڑ گئے۔ واد ہا

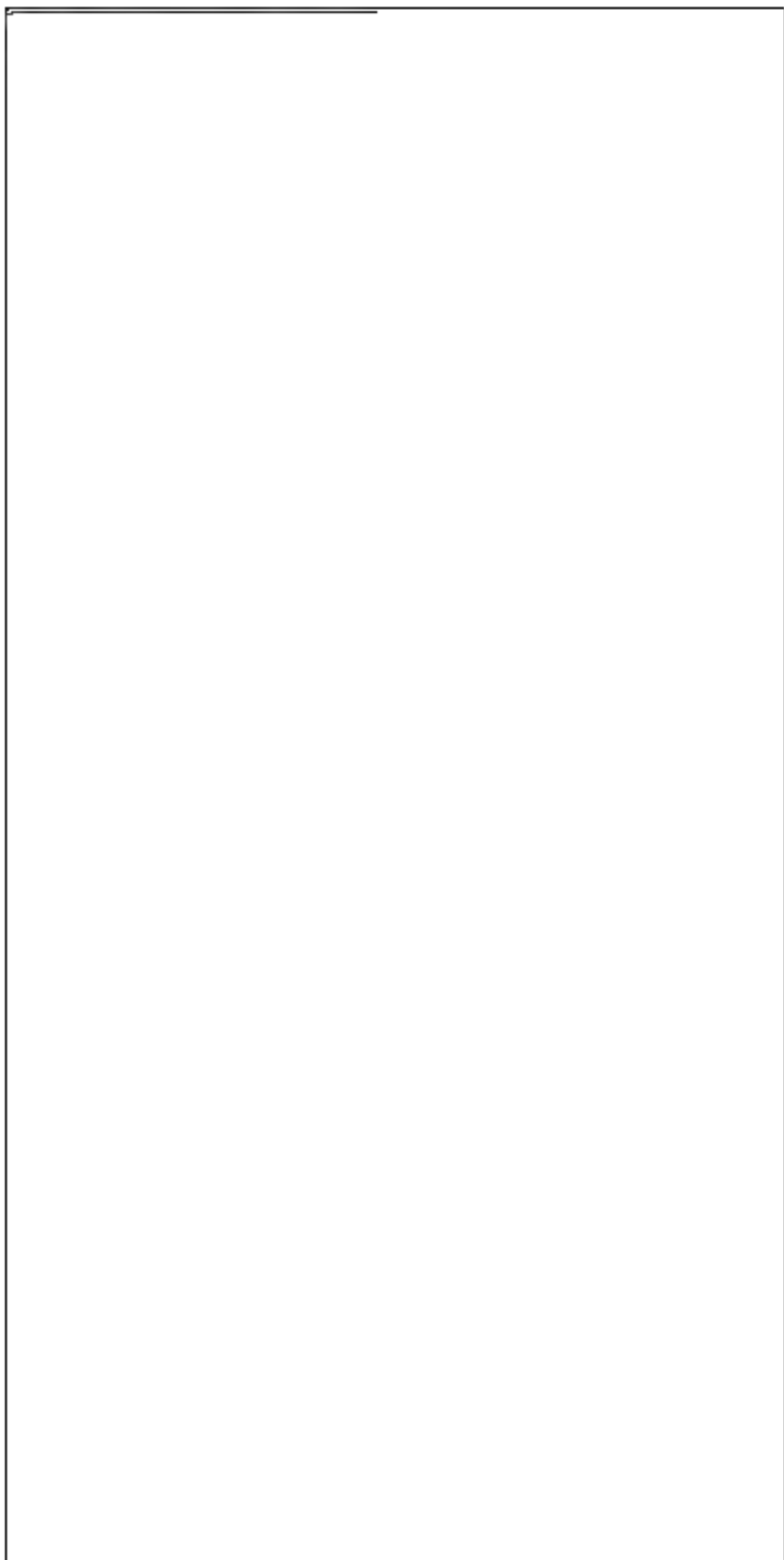
مجھے یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کفر اشرک افسس ال
 واد مدہ ہو گیا۔ واد لہ حق

آثار و آثار میں معلوم ہوتا ہے۔ انہیں میں ہی حضرت واد وفات ہوئی۔ شیخ ماسکی
 سے پتی تاریخ میں جنتی سے مل رہا ہے۔ کہ حضرت واد قبر مبارک حد انہیں
 سے تھوڑی دور گئے ہیں ہے۔ تقریباً ایک فرسخ دور ہے۔ ہا بیوی سے یہ عمارت
 میں رہے۔ بعد فرما رہا ہے کہ حضرت واد قبر شریف قدیم زمانہ سے مجلس
 زیارت گاہ جو صومعہ ہے اس کے بارے میں شیخ ابو جیم بن رقی و خلی نے
 پناہ دیں ہیں فرمایا ہے

وبگھر البریک بزرک فیہا قبر لوط البی بعیر ارباب

فی مقام و صومعہ و رواق سورہ صاص مدک ارباب

اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ غریبہ یک میں حضرت واد و بیہ بن قبر مبارک ہے۔
 جامع مسجد مدر سے کے پاس واد کا مقام ہے واد وفات سے منور رہتا ہے۔ شیخ
 خلی ایک دوسرے نصیدے میں فرماتے ہیں۔



مرجوئی کی روایت ہے۔ روحانی دور سے خوش محسوس ہوتا ہے۔ ان پر مسرت
 پائیزہ فرماتے رہتے ہیں اور پتہ ہوں سے چہ دلوں میں بہت کلمات
 سے شیر رہتے ہیں۔ وہ ایک میں نوحی اسرار قدس حریف و عظیم
 میں اصحابؑ رہتا اس سماع مادیات و ایمان ان امور مرگم فامد
 رہتا فاعمر و لکھا دوسرا و کفر عا سینات و توفیق مع الانوارۃ
 عمر ال ۱۹۲-۱۹۳۔ صدق للہ العظیمؑ

حسنت مائیل مایہ الامامی زہدیت مد

اللہ تعالیٰ انہوں کو عطا فرمائے

اس وقت حضرت برہمچاری ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم و کلمہ سے یہیں آباد رہنا چاہتے ہیں آپ نے اللہ تعالیٰ سے چند چیزوں کی دعا کی۔ اور یہ بھی سندوں کی کہ اللہ تعالیٰ کو توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ سب کاموں میں کامیاب رہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ سے آپ نے اس نعمت طلب کی۔ جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے۔ کہ وہی کا ولی کامیاب بننے کے بغیر انجام نہیں پاتا۔

2۔ یہ امر بھی کہ ہمیں پیو حید پر قائم رہنے اور تک سے محفوظ رکھے۔ اور حیدر دوہرے میں سے ان پر چل کر ہی نہان صومیت نے اس سے پرانی رہا ہے جو سے ہے۔ لیکن یہ سب سنا ہے۔

3۔ حضرت برہمچاری ہیں اللہ تعالیٰ نے تیرے یہ مافراہ کی کہ لوگوں کے اس کو پہنچے اس قدر کہ نہ طرف مال و مال و مال بیت اللہ شریف سے محبت کریں۔ اور آپ نے اپنی محبوب ترین چیزیں پناہ اور یہ بچہ و بچی پیاروں ہزاروں گھر کے پاس چھوڑ دیں۔ اور یہ سب پتھر آپ نے اللہ تعالیٰ کے شرف و عظم سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا پڑتا ہے۔

اللہ جل شانہ۔ حضرت برہمچاری کے درجہ سے فرمایا۔ کہ پنی یوی ہندو اور بیٹے، عیسیٰ و مائو۔ اور ہمیں اس کا پھور آو۔ جو اس میں اٹھنا مائو۔ حضرت برہمچاری نے اللہ تعالیٰ نے حکم کی تعمیل کی و توفیق میں مصروف ہو گئے۔ پنی یوی ہندو۔ اور یہ پنے پنے ہندو اس میں زمین کی طرف چلے گئے۔ اس کے۔ اللہ تعالیٰ کو منظر رکھ کر۔ اس میں زمین پر سب سے زیادہ پنے ہندو۔

”کہ نہیں چسوس کا رق خط و رازِ قیہم مئی السہرات

11

وہ بارہ جوداں ہیرن ورے آہودا دی شہ رئے کے ۱۰ اور شہوں سے ن کے
 حہ رقی کھاروے ناک تیر کی نعمتوں کا شہرہ کریں۔ **عَلَيْهِمْ يَسْكُرُونَ**
 تو تجھ پر کریں۔ اپنی دعا کو نہایت قوت بخش۔ کہ میں اللہ شریف و مہربان
 سے ہوں۔ اور تمہارا رقی محمد و نعم کے پھول سے بددعا کرنے والے کا حہ سے
 کس پاک مرزا (مذہب) پر چڑھتا ہے۔ اور کس کی نکت نے پورے ملک میں
 یہ وقت میسر ہوئے ہے۔ وہ ہر ملک و رہا ہو نہ کہ چھل اور وہ نہ کی چیزیں وہاں یہ وقت
 موجود ہوتی ہیں۔ جو چیز کسی جگہ ہے شرق میں سو جگہ ہے مغرب میں۔ یہ تو چاند و مری
 ہے۔ کہ آپ کی بھیں کے کہ یہ چیز کسی مرزا میں موجود ہے۔ شمس و مہیاں اور
 مومس مہیاں شمس کی تاریا نہ ہوں اور چھل وہاں ایک وقت میں میسر ہوتے
 ہیں۔ 'ماشاء اللہ' یا پیچیدہ اللہ تعالیٰ کے عجوبات سے شمل ہے۔"

طی پیاچرہ

حضرت مازہ نے ایسا تو ہر طرف ریت کا سدر پکھیا موبہ۔ وہ اس جگہ تھے
میں آج وہاں قسروں کوئی حقوق نہیں ہے۔ آپ جیوت پر اثبات ہڈی ہیں۔ اور
سب سے پہلی بات جو ان کو ہوں سے نکلی ہے۔ "لَا يُصَيِّعُهَا اللَّهُ لَا يُصَيِّعُ
اللَّهُ" یہ کہ ہمیں صانع نہیں مرے گا۔ یہ کہ ہمیں صانع نہیں مرے گا
مدنی سر زمین پر غوث جاری تھا۔ ہر چہ ساکن تھی۔ اور ہاؤس پر سا چھو یا ہو
تھ۔ ۱۰۰۰ ۱۰۰۰ پیتے پکے کی حرکت کے حق حرکت میں تھی۔ یہ ہاؤس
جدیدت شہقت و محبت تھے جو اس سے اس میں اٹھارے تھے۔ ورت سے اس میں
بھٹی کی یادیں تھیں۔ وریہت مقدس میں بنی اللہ سے صفت زردی کا نقشہ
نکھنوں میں پکھ رہا تھا۔

نئی نیوٹن میں تھیں کہ وہ دھپتے پتے بچے حضرت اسماعیلؑ کی آہ رپر پڑیں۔ نہیں وہ دھپتا ہوا پھر کچھ خوبصورتی میں آتا ہے، نہیں وہ شہنشاہی مانتی یہاں تک؟
 ہیں اور انھوں نے کالہ ذخیرہ بھی تم کو دیا۔ انہیں جو اور ان کے بچے وہاں نے
 تیار اور چھ زمیں پر سوکھ پھوٹ ہو رہے ہیں۔ ان کا وہ حضرت صاحبؑ کے
 ہی جہد نے تھیں۔ تیز دن سے چال کو صفحہ پر چڑھ گئے ہیں۔ انہیں کی شدت نے
 بچے کو کوئی نظام ہو گا۔ لیکن وہاں بچہ نہ پھر پانچ صفحے پر رکھ دیا
 کی طرف آئیں۔ وہ یہاں تو اس ہی کچھ رہا۔ پھر ہی طرح ہو رہے
 آپ نے صفحہ دسے سات پندرہ لگائے۔ اس بات پر نہ ہو گئیں ہوئیں۔ کہ
 انہیں یہاں کی منادی سے پچانے۔ ہوں نہ۔

ہب یہاں کی شدت تھا کوئی بھی اور الٰہی ہو آئے۔ تو الٰہی ہوا آئی۔ کہ
 آپ نے آپ جیسے کے پہلو میں کوئی آوری۔ آپ نے دیکھا کہ بچے کے قدموں
 سے اس پانی نکل رہا ہے۔ تو آپ دور رہی کی طرف ہیں۔ درخوش ہو رہے
 ٹھیکیزے میں باقی جہد نے رہی کے راہ داتا بنا لے لیں۔ تاکہ پانی کھسکی
 ہونی رہے کے مگر گم نہ ہو پائے۔ آپ حضرت صاحبؑ کے دل میں بہت ہی خوشی
 محسوس کی اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء پڑھنے لگیں۔ آپ نے بیٹے کی
 صرف جو ضرورتیں ہوں گے انھیں سے۔ سے۔ اللہ تعالیٰ کی زبان سے ہی تھی
 جو اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مزم کے پانی نے سیرا۔ جو چٹا تھا

اس پانی نے پانی کے پاس اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب فرشتہ صاف زبان سے حضرت
 صاحبؑ کو شہر کی پیتھو سے ہر ہاتھ۔ یہاں وضاع ہونے کا ہونی مکتبہ نہ رہا۔
 نہ وہ یہاں اللہ تعالیٰ کا قلم مقرر تھا۔ ہے۔ نے یہ بچہ اس کے ہاتھ
 سے سے بنا لیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کیوں وضاع نہیں رہا۔ درمیان ہجرہ
 سے آپ اب میں رہا۔ ہاں مجھے پروردگار کی قسم اللہ تعالیٰ کیوں وضاع نہیں

رہا۔ پھر آپ نے دیکھتے سے مر دیا۔ لہذا اہل آپ و خیرین کا خبری ہے۔

کیونکہ آپ کے پاس ٹہر رہے ہیں

حضرت ہارون اور حضرت اسماعیل رحمہما علیہما سے یہ سب ہوتے رہے۔
اور ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے طرف سے آگے بڑھ کر یہی تھی جیسے وہی یہاں
سے سخت و سرفروں میں رہا ہو۔ اور یہ سب بھی پانی کے آس پاس گھومتے
رہتے اور یہی یہاں بھی تھے اور خوشی سے قضاے آسمان پر پہنچاتے رہتے۔ ایک
دن حضرت مائتہ نے اس سے قہید حرم کا یہ قافلہ لے لیا اور یہ قہید مدینہ شریف
میں لایا گیا تھا۔ جب وہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ وہاں پہنچنے والے سب دیکھ کر
حیران ہوئے تھے کہ یہ کون سا قہید ہے؟ اس نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے کہا
”یہ قہید نہیں ہے۔ یہ قہید پانی کا ہے۔“ اور یہ سب قہید بھی یہاں پانی
میں تھے اور انہوں نے اپنے اپنے قہید لے لے کر یہاں پہنچے۔ اس نے کہا کہ یہ
یہ قہید قہید معدوم ہے۔ اس طرح وہ قہید پر تباہی کے لئے چلے
گئے۔ اس ایک عورت نے اس کے پیچھے دوڑا۔ اس شخص نے اسے بڑھ کر
ہجرہ سے لے لیا۔ کہ آپ جارت لیتی ہیں کہ ہم یہاں آپ کے ساتھ رہا کریں۔

حضرت ہارون نے انہوں سے سوچا پھر فرمایا۔ اس ضرور اس میں میری ایک
شک ہے۔ اس شخص سے چچھاوا کیا ہے؟

اس نے فرمایا۔ اس میں ہمارے کون حق میں ہوگا؟ یہ وہ پانی کا یہ چشمہ اللہ رب
ہے۔ مجھے وہ یہ ہے۔ یہ وہ عطا فرمایا ہے۔

تو اس آدمی نے جواب دیا کہ اس پر کون سے قہید لے لیا۔ اور ان قہید
سے جو عطا ہوئی تھی کہ اب ہرگز پر حق ہوگا۔ اس نے منظر

مذہب قبیحہ تراہم کے لوگ مہموش ہیں بچے سب کے سب ہیں وہاں میں آئیں گے اور پھر دھواؤں لگ کر آئے ہوں اور بھی بہت سے لوگ اپنے ماں بچوں سمیت وہاں آگئے ہوں۔ وہاں اپنے مقامات بنا دیے نئے سوراخ کے رگڑ ہی بانی زندگی۔ اس میں نہ قے میں نہ یہ۔ یہ تہہ مخم پھوٹنے سے رگڑ ہی اس قے میں زندگی کی گھاگھی شرمگاہی اور باقی، یہاں یہاں اللہ تعالیٰ نے قدرت سے تڑپا نہیں فرماں اور وہاں سے دس سہاگہاں مکمل ہو گئے۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ سے بہت کچھ سے یہاں رہتے تھے۔

ب. ویدرہووان

[illegible]

میرے پروردگار مجھے یہ بتا رہا ہے کہ میں اس صبح

صالح پیر غنایت پور - قوم -

نیمیں ایک سو صد مہ مڑے و : اصفاف ۰۰ ۰۰ ۰۰

خبرنگار

کس اہمیت کے بارے میں حضرت ابو حواریہ رحمہ اللہ حضرت میر تقی میر علیہ السلام سے
حضرت، عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پکی تفسیر میں لڑا، لے ہیں کہ اس اہمیت
میں اللہ تعالیٰ سے تم بشارتیں حضرت میر تقی میر علیہ السلام میں ہیں کہ میر تقی میر
ہو ۱۰ میر ۲ جو ۱ ہوگا میر ۳ نہ صد مند ہوگا اور چھوڑے سے پتہ اس عالم میں رہے
یہ اوصاف نہیں ہوتے۔

میں سے بڑھ کر دوسرے مددگاروں کو یہ ہوگا۔ کہ جب آپ کے یہ مددگار آپ کے سامنے آئیں گے تو آپ کے سامنے آئیں گے۔

ما حاس جو آپ کو حکم ہو
بما ابھل ما یومر
ہے وہی کیجئے اللہ کے چاہ ہو
سبحانی ان شاء اللہ من
آپ مجھے نصیحتوں سے پائیں
الصری
گئے

ۛ لصفات ۛ ۛ

ہندہ تعالیٰ نے نصرت اور فیہم علیہ ناموں کا تیس فرمایا۔ اور آپ کو ایک دوسرے مددگار عطا فرمایا۔ اور کسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر فیہم علیہ نام لکھے ہوئے تھے۔ اور ان کو دوسرے پر نہ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے نگرانی میں بیت مذکور کے سامنے میں نہایت بے حق مقام پر پہنچے۔ ہند، چین سے ہی ہندوستانی کے نو اور کات کا آپ پر نہ تھا۔ اور ان کے ہاتھوں سے نہ ہو سکتا۔

ہم ۛ ۛ

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے قدموں سے زمرہ کا پتھر جاری فرمایا۔ جس سے آپ کو بھی سیر ہو گیا۔ اور آپ کو یہ مددگار ملے جس کی تارکی دیں۔ اور سب چلنے پھرنے کے لئے وہ رنجوبانی کو پہنچے تو یہ دوسری برکت کا ظہور ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے وہ توں ہاپ بنوں کو ایک ٹھکانہ امتحان سے زور کھینچا۔ اور نہایت ان سے وہ توں ہاپ بنوں کو آراش پر چڑھائے۔ اور یہ امتحان دن ہو، دن آپ کے والد پر فیہم علیہ نام نے پیش سے لے لیا۔

جہاں میں خوب میں دیکھتا
بسی اسی اری ہی لکھا ہی
ہوں کہ وہاں نہیں فٹ رہا
دبھک و نظرم داری
ہوں وہ تم کو یہ کہ نہیں
سورہ الصافات ۛ ۛ

خیال ہے

تو آپ نے ہر محنت و سوجھ بوجھ میں غرض یہ کہ باپ کو آپ کو حکم ہو ہے۔ وہ آپ کو کہیں کہیں اللہ تعالیٰ نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے وہوں باپ بیوں کا سہارا ہے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اسی کی رضا حاصل کرنے کے لیے امتحانات میں صبر کر کے بیٹے اور بھائیوں سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ وہ صبر کا میدان حصول فضائل میں بڑا وسیع و عظیم ہے۔ ان کے حضرت اہل علیہ السلام نے اعلیٰ مرتبہ حاصل کر کے اور سچوں کا توفیق حاصل کیا۔ ان طرف سے پیدا کرنا نہایت مشکل و محنت ہے۔ ان میں سے فرمودہ

”وہ کتاب میں مائیل ہے“ وادکرو فی لکسب السمعیلؑ

مائیل کا معنی ہوتا ہے۔ وہ کس کا صادق قول وعدہ و کس

وعدہ کے پے در ہمارے دسلا لایا۔

”میرے“ ۱۵۴

گھر کی چوٹ بدلنا

حضرت مائیل علیہ السلام کی مدد کی نگرانی میں پڑی سر پر ہونے والے ہیں۔ آپ کو ملی خلاق و مصلح حمید و سے بندہ۔ قیدیہ جسم میں پائے نہ ہمارے ہوئے گئے۔ اسی کو جو صد مسد کی ہمت و شجاعت ہے وہوں کی توجہ کا مرکز بن گئے۔ وہ پڑتوں میں رہے۔ قیدیہ جسم میں عربی تعمیر حاصل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پروردگار کی تعظیم و بیعت حاصل کرنے کی روئے تعمیر فرمائی۔ قیدیہ جسم آپ کی نعمت و پروردگار کی عطا کردہ نعمت مائیل علیہ السلام کو پناہ دے گا۔ ان کے دشمن دشمنوں۔ اللہ آپ نے ایک بڑی صدی بہت محدود پیمانے کے آپ کے پاس نجات کا بیج بھیجا۔ اس پر اس کے باپ نے پٹی بڑی صدی و آپ کی رہائی میں لے آیا۔

قرین سے معلوم ہوتا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے حضرت مائیل علیہ السلام کی مدد کی

حضرت عائشہ عیہ السلام کی بیوی بہت مسرور رہتی تھیں۔ ہر ایک صاحب زادہ
پیدا کرنے سے قاصر ہے۔ خود یا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہا ہے۔ کچھ نہیں
ہے۔

یہ سچی بات ہے۔ ہم عیہ السلام نے حضرت عائشہ عیہ السلام کے لئے ربانی
پیغام چھوڑا۔ صدیوں نے کہا کہ جہاں عیہ السلام تھا۔ وہاں عیہ السلام تھا۔ میں
تو میرا ماما ہوں۔ میں ہوں۔ پھر وہ رہے۔ ان کی چاکھٹ بدل رہی ہے۔

یہ وہ حضرت عائشہ عیہ السلام کی مقیم جگہ ہے۔ وہ گئے۔ جہاں وہ پیغام ربانی
پہنچا۔ نئے تھے۔ سب حضرت عائشہ عیہ السلام کو تشریف لائے۔ تو انہیں
محبت کی یہ خاص خوشبو تھی۔ درختوں پر کہیں کہیں کے۔ مدینہ منورہ
پر ہم عیہ السلام کی خوشبو تھی۔ آپ نے بیوی سے پوچھا۔ کہ سچ کوئی بات تھی؟ تو
اس نے بے پروائی سے جواب دیا۔ کہ ہاں ایک روز مجھ سے آدھی آئے تھے۔ وہ
آپ کے دروازے میں پڑھ رہے تھے۔ سو میں نے بتا دیا۔ کہ شکار کرنے گئے ہیں۔

اس پر حضرت عائشہ عیہ السلام نے آپ سے سوال کیا۔ کہ ہاں کی وادیاں کا
جنگل پوچھتا تھا؟ بیوی نے سچی بات کہی۔ مجھ سے، کی زندگی وادیاں کے
دروازے میں بھی پوچھتا تھا۔ آپ نے پوچھا پوچھا۔ یہ جواب دیا۔ کہ ہاں
میں نے کہا تھا کہ بہت مشکل سے وادیاں کے ساتھ وقت گزار رہا ہوں۔

بیوی نے یہ باتیں سناں۔ وہ نہ صاحب نے اس کی بدسلوکی اور نفوذ اور آپ
بہت ہنس رہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے وہ مکرر حضرت عائشہ عیہ السلام کی طرف
مہر فوں میں نور اور خدمت کے منتہا کی وادیاں تھیں۔ وہ ہم ربانی
کے دروازے سے پوچھا کہ دروازوں نے کچھ دیکھا تھا۔ کہنے لگی ہیں کہ ہاں تھا کہ
عائشہ عیہ السلام میرا ماما تھا۔ آپ کے سے کہا تھا کہ آپ دروازوں
پر بیٹھے ہیں۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملے۔ یہ نبی کے مختار و مدد تھے۔ اور مجھے نعم کے
 گنگے میں کہیں نہیں تھے۔ وہیں پہنچے۔ آپ نے اس سے فرمایا: جاؤ اپنے گھر
 پہنچ جاؤ اور سے ملائی رہے۔ اپنے مددگار کے نعم کی تعمیل کی

پہلی بیوی (عذہ)

صدیق سے مندرجہ ذیل کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام وضو کر کے
 محسوس ہوئے کہ وہ ایک پریم گارڈ کا عرف رکھنے والی بیوی تھیں۔ انہیں جو وہ
 تعالیٰ اور اس کے رسول پر نہیں مانتے تھے۔ اور وہ وہیں سے نکلتی تھیں۔ اور
 ایک ہی عورت کی جھڑپ تھیں۔ اسے جو دنیا سے پیش ہے۔ منقطع کر کے تعالیٰ کی
 رضا کے لئے نہ کر سکتے تھے۔ اور اس کی زینہ۔ اس کے مقابلے میں
 نہ تھے۔

اسی کے بعد اس صداقت سے موصوفہ قییدہ نام میں سے ہی پہلی بیوی تھیں۔
 ان کا عمر مئی چلے۔ مضاف تھا۔ اب آپ نے اس کے مدد کو رملہ کے ساتھ
 نکال دیا۔ یہ بھی۔ اس کے مدد نے آپ کا پیغاموں کے پٹی میں رملہ کا نام
 حضرت اسماعیل علیہ السلام سے دیا۔

اسی طرح حضرت نبی بنی رملہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیوی تھیں۔ آپ کے گھر
 تھیں۔ اور یہاں سے شہر ملنے پر سے اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ رسول اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے۔ وہاں سے۔ شہر کی خیر و برکات کو اپنے دل کی محسوس کر رہا
 تھا۔ رملہ خوں کی مومہ تھیں۔ اور حضرت پریم علیہ السلام پر مائیں شدہ پائے
 صحابہ پر نہیں رہتے تھے۔ اس میں انسانوں سے صحیح و متوازن زندگی کا رت
 تھا۔ اپنے شہر کے پاس علاقے سے انہوں نے خوب استفادہ کیا تھا۔ اور وہ
 حلقہ و ملت میں رہتے تھے۔ اس سے انہوں نے استفادہ کیا تھا۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے رت
 و رت کی تلاش رتی ہے۔

وہ تسبیح و تحمید کے ذکر و پو سے عبادت خلیل رتیں۔ اور اس کے سے اللہ تعالیٰ سے ن کا سیدہ صوفیہ دیا تھا۔ اور دیں دی باتوں و حوسہ کی تھیں۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرتیں۔ اور بہت رحمت و رحمتی کرتیں۔

حضرت پرہیزگار۔ ہمارے مکتبہ علم و معرفت سے دور ہونے کی وجہ سے چھٹے
میل کا یہ سلسلہ روپوش ہو گیا۔ یہ کچھ عرصہ پہلے ہی تک چل رہا تھا۔
میں نے یہ عرض کیا کہ اس سلسلے کو دوبارہ چلایا جائے۔
انہی سبب سے یہ سلسلہ دوبارہ چلایا گیا۔
میں نے یہ عرض کیا کہ اس سلسلے کو دوبارہ چلایا جائے۔
انہی سبب سے یہ سلسلہ دوبارہ چلایا گیا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم بہت کم زور سے رہے ہیں آپ خیر رہیں
 کچھ صائی بنے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت کچھ ہے۔ پھر ہمت، یہ عیب، مہم نے
 رملہ سے پوچھا کہ صائے میں کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں عرض کیا۔ عمدتہ
 گوشت ہے۔ پوچھا کہ پینے کے سے یا ہے۔ عرض کیا۔ عمدتہ وہ وہ وری پانی
 موجود ہے۔

پھر آپ نے پوچھا کہ چھ نمبر گندم کا نظام بھی ہے؟ تو اس پر انہوں نے مودہ سے جواب دیا۔ وہ بھی شہداء کا بیجا جواب تھا۔ بڑا نرم سے نرمی ہے۔ حضرت
برہنیم علیہ السلام نے بیوی سے باقی سن کر بہت مسرور ہوئے اور سے اللہ

توئی نہ سہہ شکر رہنے والی اور پشیم کی قدر کرنے والی رہا۔

کب وقت آپ نے توئی کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ کہتے ہوئے دعا فرمائی

اے اللہ! یہ سب کے سب اے

لھفہم باریک لھفہم فی

۱۰. پیٹنے میں برکت ملے

صعابہم وشرابہم

فرما

کچھ حضرت برہیم علیہ السلام سے اپنے بیٹے کی بیوی نے فرمایا۔ سب تمہارے شوہر
نہیں تو میں میرا شوہر نہیں اور میری طرف سے نہیں غم و غنا کہ اپنے
اور رہے کی پوچھت تو تم برسوں کہ گھر کی بستی کی تو میں نے۔ یہ کہہ کر حضرت
برہیم علیہ السلام بیت مقدس کو دنگے۔ اور اپنے بیٹے اور بہوئے پارے
میں مہمان تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام شکار سے واپس آئے۔ تو آپ پیارے والدین
تو شہد محسوس رکھے یوں سے پوچھا۔ کہ یہاں آؤ۔ یوں نے جواب دیا۔ کہ ہاں
آؤ۔ تمہارے ہاں یہ خوش پہرہ پر رگ تیار کیا ہے۔ تھے۔ اس کے جسم سے خوشبو
آتی تھی چہرہ پر چہرہ ہر طرف سے تھیں۔ شہر میں فتنہ اعلیٰ خلق کے مانتے تھے۔ اس
وقت میں میں سنوں! قدر و برکت کی ہلکتی خیر تھی اس مختصر پر رگ۔ مجھ
سے آپ کے بارے میں پوچھا تھا تو میں۔ آپ کے بارے میں بتا دیتا تھا۔
کچھ ہماری مرہ وقت سے۔ میں ہال یہ تھا تو میں نے اس سے عرض کیا تھا
کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چھٹی روزہ روزہ ہیں تو اس نے ہمارے
نئے کہتے ہوئے ہالی تھی۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا۔ کہ انیسوں نے میں نصیحت ہی فرمائی
تھی۔؟ رعلہ نے جواب دیا۔ ہاں! وہ آپ کو سزا دے رہے تھے۔ اور آپ کو قسم دیا
ہے۔ کہ اپنے اور رہے کی پوچھنے کا کام نہیں۔

ہو چکی تھی۔ یہ سب ہے۔

محبت کرنے والوں کا مصائب اور دشمنیوں کی

آپ کی حضرت رملہ بنت ہشام رضی اللہ عنہا کی تمام عمر ان سے ریاء و عین و ریا و
پاک و رقیص۔ ان کے سے حضرت ہرئمہ بن ابی سلمہ سے بہت سی عالمی تھی۔
مذاہق تھی۔ ان کی وہیں بہت بہت تھی۔ مذاہق نہایت محبت شعار اور شیر
صاف و دل و دماغ میں مویشیوں سے لکھا سے حضرت عائشہ علیہ السلام سے
آپ نے ان کو برا بیٹھا ہے۔ ان کے نام مدد و فیل میں سب سے
بر سے ثابت ہے۔ پھر قید اہل مائتہ سمیع ہاشمی اور ہاشمیہ و بطور کوشا قید ہاں
سب کی والدہ شرمہ بھی رملہ جی نہیں موصوفین سے یہ بھی کہ آپ کہ ان کو
ٹوٹا ہے۔ وہ آپ کی بیٹی بھی تھی۔ جس کا نام رملہ بنت عائشہ علیہ السلام تھا۔ وہ
تاریخوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ علیہ السلام نے ان کی شادی
سے پہلے رملہ جی سے ہی سحاق میں اور ہمہ جیہ۔ محبت کی تھی۔

بہر رملہ خاتون سے حضرت عائشہ علیہ السلام کی وہ دو چار نکاح میں نہیں
کی۔ ان سے فی قبائل عرب بن گئے۔ اور بد تھی نے آپ کی وہ دو طرف
چھینا۔ وہ سب عربی ہوتے تھے۔ اور عربی بولنے والے یہ عربی۔ کشتہ ربن
عائشہ علیہ السلام کی وہیں کی سے آپ کو مسکندے جاتے ہیں۔ ان
حضرت ہرئمہ جیہ۔ سامی کی وہاں سے حضرت عائشہ علیہ السلام کی وہ دو چار نکاح
سے یہ کہتے ہیں۔

سامی کی رملہ جیہ کے کلمہ و صلہ یہ کہ پتے سپانی و مدد میں چلی
چھین و کچھ پتے عرب میں اور پھر پورے سام میں پھیل گئی۔ اور ان میں انہوں
سے سب نماں کی ہیں انہوں میں۔ یہ وہ جہاں بھی پائے پائے
مذہب کی بنیاد اور ان پر علم پڑ پڑے۔

سب صبح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بیوی رطلہ سے مکہ مکرمہ میں قابل تشریف
 رسد کی خبر دی اور آپ مکہ مکرمہ کے پاس بس صاف ستھرے گھوڑے بنا کر اس میں سوار
 ہو کر اپنے ذاتی خدق و انصاف سے جنت تئیر بنا کر وہاں تک پہنچ گئے اور انہوں نے عورتوں
 کے لئے پہچان رکھ کر ہر ایک کو اس میں سوار کیا۔ یہاں تک کہ وہاں تک پہنچ گئے اور انہوں نے
 ہر زمرہ کی اپنی اولاد میں سے کتنوں ہی کو مکہ کے دروازے تک پہنچا دیا۔ یہ
 پہنچاؤ تئیر میں سے ہوا اور وہاں تک پہنچا دیا۔

اور ان بنی رطلہ مکہ مکرمہ کی ایک ہفت روزہ رخصت تھیں۔ ان ۱۵ سیوں کا وقت بیت
 اللہ شریف کے قیام و نمائندگی طرف تھا۔ جس کے ساتھ انہوں نے اپنے وہ
 مکہ مکرمہ میں ہر صبح عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رطلہ رکھ کر رکھا تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی حاضر نہیں رہتے تھے۔ جو انہوں
 قیام بیت اللہ کے موقع پر چاروں ہی میں کی تھی۔ وہ وہاں تک پہنچ گئے اور انہوں نے

ہے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی زمہ داریتہ و دراصل علیہ السلام

زمہ داریتہ

نبیہم **سالم** دیہ یوں و حیات مقدمہ میں ایک ہی قابل استقامت و نفاذ کہ
 ایک خاص مقام حاصل ہے۔ کہ صبر کی بزرگی میں نہیں دوسری عورت ہے ایک
 تیار و برتن حاصل ہوئی ہے۔ یہ توں ایک عظیم و عظیم حضرت علیہ
 السلام کے پرتے حضرت یعقوب علیہ السلام میں رہتے تھے ہیں۔ ان کے وہ
 حضرت خلیل مومن ابو نعیم علیہ السلام اور وہی حضرت امام محمد بن مسلم کے
 فرشتوں نے خوشخبری دی تھی۔

یہاں ستم و پرہیزگار رہتے تھے۔ قاسم و فرزند ہے میں وہی نئی
 نئی حضرت یعقوب علیہ السلام بن حقی علیہ السلام ابن پریم علیہ السلام
 بولتے ہیں توں حد کے ریم۔ اپنے فاضلیم میں کی جسد بار بار درج مہرانی
 کی ہے فرمان ہوئی بخالی ہے

وہی ہم نے حضرت ق
 و حضرت یعقوب علیہ السلام

سب و ہریت علیہ السلام

لا تعذبہ

وہی کے ہریت یافتہ ہونے پر ہی خریف ہوئی ہے۔ وہاں رہی ہے۔

رواهُ البُخارىُّ السَّحِيحُ وَ مُعْتَمَدُ

۱۱۷۱ و کلا جعد صلحیں

رحمہ علیہ فیدہ بھدوی صاحب

س لائىلىك ۋە ۋەزىپىسى

۱۱. درمے حضرت مریم

جایگاه سارم با حضرت عاقی

[illegible][illegible]

پیدخت و در

جواب : کہ عظیم نہیں ہے

والله أكبرُ عندما أنزلهم وأسحق

ويعقبون اولى الانبياء

والانصار

و اٰخِذْ مِنْهُمْ مِّلَّةً وَّكُرًى

الَّذِينَ دَانَهُمْ لِمَنِ الْمُصْطَفَى

لا تَغِيْبُ

١٥٠٠

١٩٨٠

خداوند سزاوارست که شکر او را بگویم

$\frac{7}{8} \times \frac{9}{10} = \frac{63}{80}$

تجربوں اور آفتوں سے

۵۷۔ سم۔ ۱۔ طریکۂ پیدۂ خالص

گھر کی دوسری طرف سے مہتر سے ملتا ہے اور

۴۴۰ کا نام ہے ۔ ایک شہر ہے اور

ٹیپ: "گلوبل ٹریڈ سے بچنے"

واللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ۲۴ سورتیں ۶۶۶۰ آیات میں بھی صحت سے نقل کیا ہے

ماہنامہ کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر فرد میں اللہ تعالیٰ کے پیار سے رہے۔

مجلسی لکھنؤ، ج ۱، ص ۱۸۸۔ پتا صوفی کی طرح یہ سافر ہیں۔ کہ وہ ہیں، رحیم

اس ریجیم جی ریجیم اور یو ایٹریم یو ایٹریم اس پاک ذریت کے ایک رہن تھے

مصمت یوسف علیہ السلام کے بارے میں نشان چڑی اس وقت پریشان ہیں۔

۱۱۔ میرا محمد بنی صلی اللہ علیہ وسلم پر کافر ہوتے ہیں۔ اے نبیؐ بن

[illegible]

تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی رخصتی میں کئی سیرتوں کے ذریعے ہم نے
 قابو و حسنِ سرپرہ میں ان کا نام لیا۔ حیل بست لہاں ہے اور یہ حضرت
 یعقوب علیہ السلام کے ناموں کی مٹی ہیں۔ انہی میں مہرِ حضرت یوسف علیہ
 السلام کی والدہ خنساء میں سچوتوں کی یہ تکان کا کات مستفید ہوتے اور
 شخص سبلی چھاپ چھپ کی اور نہ ان عورتوں کے سے اس میں پیشانی ہوگی اور
 سات تار عورتوں کے سے سر ہر گئیے نصیب اور عہدِ عورتوں کے سے مہنس ہوں
 ہوگی۔

حضرت رحیم خاتون کا حق مہر

بہارِ حضرت یحییٰ بن یسویہ علیہ السلام جو کہ ہو گئے۔ تو ان کے مدینہ میں سے کہا۔
کہ چنہ وہاں سے کہ پاک ہوا۔ وہاں انوکھ عرق کے قیام میں رہتے
تھے۔ وہاں سے وہاں میوں میں سے ایک ٹی کا رشتہ طلب رہا۔ وہاں
ہر نیم علیہ السلام پر بیان نہ تھی تھیں۔ ہندوستان سے یحییٰ علیہ السلام چنے وطن
مشرق سے چنہ مدینہ حضرت حاکم علیہ السلام و حضرت نبی نبی رفیقہ بنت
توکل نہاں میں سے رزق و طرف چلے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کا مرتبہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی سے نوازا۔ اور یہاں وہیں پہنچے۔ مٹی۔ درخت کا غار
وہی آپ کا رہ گیا۔ اور آپ مومن بندوں میں سے بنے۔ مٹا کر جوٹ کر دیا۔
مذہب آپ نے جس سے ہر دور و ہر وقت ہے
جب حضرت یعقوب علیہ السلام پہنچے۔ اس سے اس نے پہنچے تو ان کی باتیں
تھیں۔ ان کی باتیں۔ ”چھوٹی ریل“

رائیل نہایت ذلیلانہ حالت پسہ و مصارف سترے مدق و تھیں۔ مرنے والی ماں
 میں بھی بچی بڑی بہن یا سے بڑی تھیں کہ یہ رسم نے تمہیں سن ہو رن میں
 ماں بخش بھی کہیں۔ رویت سے ک کاپٹ چھاپا ہے مذ حضرت یعقوب علیہ
 السلام نے چھ ماہوں کے پیش بورن سے رائیل کا رشتہ طاب یہاں سے اس وقت
 حضرت یعقوب علیہ السلام کوئی نہ مایہ نہیں تھا۔ ان سے وہ رائیل کا حق مر
 رائیں۔ ان کے ماہوں ہاں سے ت نے ہا کہ یہ تھا۔ سے پاس کچھ ماں
 سے ان کے پدے میں تمہارے ساتھ پی مٹی خیل کا کیا ہندوستان
 حضرت یعقوب علیہ السلام نے عرض کیا۔ ماں ہاں اور تو میرے پاس نہیں
 ہے۔ ورحمہا کہ آپ جانتے ہیں میں یہاں مسافر ہوں۔ ہاں آپ کے
 محلے میں مجھ سے ہاں کام لینا چاہیں تو میں رائے دیتا ہوں۔ یہ کہ آپ تھری
 دیروں موٹیں رے۔ پھر خود ہی بنے گئے۔ کہ آپ کا مزدور رن اس پٹن میں کا حق
 مر مر نے کوئی دھوکے۔ میں یہ برساتا ہوں۔

کچھ برس کے ماں کی پر رخصت ہو گئے۔ وراہا مجھے منظور ہے۔ آپ رات
 میں میرے سے ہاں کام رائیں گئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے
 منظور ہے آپ میرے نواح رائیل سے کر دیتے ہیں رات میں تک خدمت
 کے کرتا ہوں۔

یہ سب جھے دیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام رات میں تک اپنے ماں کی
 بچھڑا ہواں چہ تے رہے۔ رات میں پیرے ہاں سے اپنے ماں سے حضرت
 یعقوب علیہ السلام طرف سے ہونے و پھرتیاں۔ ہاں ہاں۔

عجیب معاملہ

سب رات ہوں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام پٹن کے فیر میں سے تو آپ
 کی بیوی ہاں موجود تھیں۔ میں سب گئی ہوئی وراہیج وراہیج سے روٹیں گئی تو

حضرت یعقوب علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کے ماموں نے اپنی بڑی بیٹی یا کا کاس
 سے لیا ہے، حالانکہ یہ بھی کہ شادی چھوٹی بیٹی، ریل سے ہوئی
 یہ دیکھ کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے ہر لاجوئل و لافوقہ لافاعہ اور اپنے
 ماموں کے پاس غصے میں آ کر سنے گئے، آپ نے مجھے دھوکا دیا، میں جا کر رات
 ہر منہ کاٹ لی، چھوٹی نے بھی۔ بڑی بیٹی یہ کہی کہ ریل سے رشتہ طے
 نہیں ہو گا؟

اس نے ماموں سے کہنا شروع کیا کہ میں نے تم سے کہا کہ نہیں کیا میں
 ہمارے یہاں منتظر تھے۔ کہ اس سے پہلے چھوٹی کا رشتہ نہیں تھے کیا تم چاہتے
 ہو۔ کہ تمہارے ماموں پر درمی میں مدنام ہو۔ اس کا کام پر سب لوگ سے بڑھ کر
 کہیں۔ اور وہ کہیں کا ندر ہے؟

حضرت یعقوب علیہ السلام نے لکے معاذ اللہ! میں یہ تو نہیں چاہتا کہ آپ کی عزت
 پر حرف آئے۔

اس نے ماموں سے کہا۔ کہ آپ میری بیٹی راجیل سے بھی نکال کر رہا بندہ کرتے
 ہیں، رات میں تک اور یہ ہے اس کا نام؟

بندہ آپ سے یہ رات میں بھی پوچھ رہا ہے کہ اس کا نام آپ نے کیا ہے؟
 حضرت نے اس کی بیٹی کو دیکھا اور یہ کہ وہ ان بھی یہ اس کا آپ کا تھا
 تھا، آپ کا خوب شرمندہ خیر جو اور حضرت راجیل کا تو اس نے آپ کا
 نکال دیا۔ اس کے سے آپ نے چار برس کا طویل تھا رہی تھی۔ اور غایت ہی
 وہ یہ منظر تھا۔ کہ یہ نکال دیا ایک ماموں نے رہا ہے۔ اور ایک ماموں نے
 وہ یہ محترمہ بنتا تھا اب بھی سے حاصل ہو۔

اس وقت سرت راجیل سے آپ کا نکال دیا۔ اس وقت اس وقت میں وہ بہنوں
 کا ایک شخص کے کاس میں آ جا رہا تھا۔ بعد میں نہر چھوڑ کر اس

صریحے بمسوں روایاں۔ روایت سے خط یہ ملتا ہے۔ کہ اس عمارت سے آپ کے
 راتوں رات برت جوش ہوے اور یہاں نے پتی و نوبں مہیوں کو ایک ایک
 خادمہ تحفے میں دی بری شرف کی خادمہ کا نام مرغی اور پھوں بیٹی کی خادمہ کا نام لہی

[illegible]

جس حصرتِ رُخسار نے دیکھا۔ کہ نہ بیابانِ یاس کے سہ و دریا یوں سب کے
ہاں بیٹے ہوتے ہیں۔ ہر ن کے سہ بھی تک وہی و ڈھیلے ہوں تو آپ سے
بارگاہِ ہی میں جاں و جانِ مستویہ و جاہلی کی سے بھی مولا، مہمِ غفرتِ محبوب
سپاہِ عالم سے یہ زمینِ ڈھیلے میں مظلوم ہمارے

اللہ ربی۔ حضرت نبی بنا جس کی امت مسلمہ بنی اور آپ کی پیروی اور
کی اتباع میں رہا جس کی یہ رحمت ہے اور انہیں یہ امت نامی کہ وہ میرے
پیکر میں رہیں، میں انہیں صاحب غنیمت و ثواب دینا چاہتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ
آپ کا محبوب فرما دے گا۔ آپ اللہ کے رسول اور صلی اللہ علیہ وسلم
کی بیویوں کے مشفق تھے۔ ان سے وہ محبوب علیہ السلام کو ان کی پر محبت تھا۔
میری یہ روایت بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت نقیب علیہ السلام کے چار
بیویوں سے وہ بیٹے تھے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

پہلی بیوی "یہ" سے آپ کے ہاں چھ بیٹے رہیں گے، ان میں سے ایک بیٹا اور
 رہے ہیں۔

دوسری بیوی "رہیل" سے آپ کے دو بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام اور ہیش
 پیدا ہوئے۔

تیسری بیوی "یہ" سے آپ کے دو بیٹے "دو" اور "تین" تھے۔ یہ بھی چار بیوی
 سے چھ بیٹے پیدا ہوئے۔

اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ ان سب میں سے صرف حضرت یوسف علیہ السلام ہی
 نبوت سے سرفراز ہوئے۔ اور یہاں پر ہم خاص طور پر رہیل کا ذکر کریں گے۔

حضرت رہیل کی زندگی

حضرت رہیل رتوں حضرت یعقوب علیہ السلام کی ہمراہی میں مصر کے ایک ملک
 عراق میں مقیم رہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کامل میں رہتی تھیں۔ اور اپنے
 شوہر کی طرف اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی خدمت میں رہتی تھیں۔ وہ ایک عرق
 میں یہ طرف پھیلے ہوئے تھے۔ وہ ایک عرق پر تھے تھے۔ اور اس وقت
 رہیل کی شوہر تھیں کہ انہیں مل جائیں تو وہ انہیں کو تھیں نہیں رہیں تھیں۔
 وہ ایک عرق میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔

یہاں سے اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو وہ ایک ملک عراق میں پھور
 اپنے قلم سے لکھا۔ اور آپ کی عمر میں تھیں کہ چھ جہاں میں اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ
 السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم پڑھا۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔
 اللہ تعالیٰ نے حکم کی تعمیل میں آپ کی طرف سے ایک عرق میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔
 تھیں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے مل میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔
 اور اپنے باپ کی طرف سے ایک عرق میں رہیں۔ اور وہ ایک عرق میں رہیں۔

ریل نے چہرہ پر اس کے بت چہرہ تھکھٹے۔ کہ کہیں کس دور دور رحمت
 میں پھنس آئی ہو گی۔ بائیں ڈال دیا گی۔ اور سی ورنیل کے کارنامے و تجربہ
 دینی حضرت یعقوب علیہ السلام کی قیادت میں تلافی تقدس کی طرف اس دور
 تھا جب وہ حدود عراق سے نکل کر پچھلے دور گئے تھے وہ آپ نے ہاموں، ہوس
 چھپنے سے اس کے پاس پہنچ گئے جن کے ہتھم ہو گئے تھے نہیں۔ حضرت
 یعقوب علیہ السلام سے مار تھکی کا ظہور یہ کہ وہ میں بتے بغیر چپے کے کہ
 اپنی بہنیں اس کی وادہ کو ہون کہتا اور پھر پوچھا کہ وہ اس نے کہا میں ہی
 سے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام بتوں بتوں کے بارے چھو معبود نہیں تھا۔
 مہر اس نے جو ب دیا کہ ام نے تو تمہارے بت نہیں تھا۔ اور پھر وہ اپنے
 بت و معبود نے بی بیٹوں کے خیموں میں کیا۔ وہاں سے پوچھ میں مد۔ دغہ ملی بی
 ریل نے نہیں اپنے ہمت کے پادشہ کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ اور ان کے ویر
 تیگی مونی تھیں۔ وہاں میں آپھی رہیں و مرض و مہ سے ٹھنڈے کا بہار۔ ٹاؤ۔
 مذہب سے نہیں لے۔ یونہی تھی اس قوم کے تقدس میں تھی تو اس طریقے سے
 ریل ن توں ہو پنے مد کے کھ سے کلا باہر کہ اس کامیاب ہو میں اور
 ن نے دھند سے اس کو منت تھی

حضرت یعقوب علیہ السلام پر ہون میں

کہ صرف حضرت یعقوب علیہ السلام تہوں میں رہنے مد حضرت شاق علیہ
 السلام سے پاس ہمہ گئے جو نہان کے کسی پاس تھا ہوس حضرت پریم علیہ
 السلام ہاتھ تھے حروں ہی میں حضرت نیل میں سے ہو میں ہو میں
 آپ نے ہوس حضرت بنی مین تو مد واریہ حضرت یوسف علیہ السلام کے عشقی
 بھائی تھے حضرت یوسف علیہ السلام حضرت ہیر میں وہاں حضرت یعقوب علیہ
 السلام کو بہت محبوب تھے۔ آپ تمام بھی یوں دوست نہیں ریوہ چاہتے تھے۔

حضرت یوسف علیہ السلام درن کے بھائیوں کا نفسانی قصہ سرور جو اب میں مرقوم ہے

حضرت یوسف علیہ السلام کے خواب میں راتیل کا تذکرہ

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کی گود میں پرورش پزیر ہوئے رہے تھے۔ اور جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سے بیان کر دیتے ایک ایسا ایسا خواب

پنہ دکھاتا ہے

سچا میں نے خواب میں	باسم نبی رأیت احد عسور
نیا و تاروں مورچہ اور چوند	کوکب و الشمس و القمر
کو دیکھا ہے کہ انہما	ریہتم لى سجدين ۱۱ یوسف
کیا ہوں کہ وہ مجھے بندہ	۱۲

رہے ہیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی شہادت میں ایک خاص مدد رکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نہیں بہ وقت اپنے پیسے سے لگے رہتے اور بنو خالص کی نگہداشت فرماتے تاکہ تیل و خوراک نہ چلے۔ یہ وہ نہیں ہے کہ ہر سال بھاریوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے سے ہاتھ لگوری محسوس کی تھی۔ اور ان باتوں میں سے وہ بعض کا سہارا بناتا تھا لیکن یوسف علیہ السلام ان باتوں کو نہیں سمجھتے تھے۔ اس سے جو جو میں دیکھا اپنے مد کے گوشہ زرد و زرد کی مانند ہوا رہا ہوا اور اپنے والد سے غلام کی بنا پر رہا جاتے تھے کہ جو بوسوں کو قیام بھی ہوتا ہے اور یہ بھی جاتے تھے کہ تاروں مورچہ لچوند سے ان کی بولی معجزہ چیز مراد ہوتی ہے۔ اور یہ کہ یہ معجزہ محقق کا ہی کو ہوتا تھا اس کی عظمت شان اور اس کی برکت کی دلیل ہوتی ہے۔

اس خواب کے بارے میں مفسرین کی آراء

اس خوب کی تعبیر کے بارے میں مفسرین نے متعدد روایتیں طبع فرمائی ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ۹۹ نہروں سے مراد حضرت وصال علیہ السلام کے بھائی ہیں۔ ۹۹ سواری سے مراد آپ کی ۹۹ ہڈیاں اور چاند سے مراد آپ نے والد حضرت

اور مصلحت کی رمز اللہ علیہ السلام سے یہ مقام پر ایک خاص صورت میں ہے کہ پ
نہ بدوں تاویل نفس نے رمالی برپا ہے۔ اس نے چاند چمکتا ہے۔ روشن رہتا
ہے۔ اور حضرت درمیل کوئی نہ ہی نہیں دیکھتا، اس نے اس نے ہوں نے مانی
حاصل کی ہے۔ اور چاند سے مراد آپ کے ہر حضرت یتوب علیہ السلام ہیں۔
وہ چاند چاند کی روشنی سے جگ جگات سے ندرتوں میں مدیت کا رشتہ پاتے
ہیں۔ اور بھائیوں و تلامذہ سے تحیہ کی ہے۔ یہ مدد کا نور اپنے دل سے صرت
جس کو سنا ہے۔ اس کے نور کے پر نہیں ہوسکتا۔ اس نے کہ وہ صرف جی ہیں رسول
نہیں۔ صرف وہ ہیں نہیں۔

ماہِ غدی رحمتہ مدھیہ پکی تفسیر میں ماں و باپ مرہوں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ خدوں سے مر گیا۔ بچوں میں دشمنی سے مر وہ خدا و قہر سے مر گیا۔ وہاں میں جہنم کہتے ہیں قبر باپ غم میں کیا نل غم موٹ و قہر خدا سے تو جب حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام سے کہتا تھا کہ یہ بچے ہیں ان کی مٹری اور حضرت یوسف علیہ السلام ان کی بھی کہہ کر حال و حال مر گیا۔ میں وہ خند سے میں کرے۔ آپ کو علم تیرا ہو۔ کہہ باز یہ کہ بایوسف علیہ السلام چنے بچوں سے یہاں وہاں اس کے بزرگی پر حسد رنے نہیں۔ اور اس وقت صحت پہنچے کے درپے ہوں۔

عالمہ یوہانیاں بچی قسیہ میں لکھتی ہیں۔ کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس خوب سے یہ چھپا رکھا۔ کہ یہ لک ہے علیہ السلام کی حرکت و ثبوت کے خلق مقادیر پر چھپنے والے

میں اور نہیں، یہ آخرت کی سعادتیں حاصل ہونے والی ہیں۔ ہندو بھجوں کے
 حمد کے ذریعے وہ عابد، عالم، یہودیوں سے بھجوں سے بڑے سے مع
 فرمایا

وہ عابد کہ بانی، مل کو بھی اپنے اس صاحبزادے سے محبت تھی اور حضرت
 یعقوب علیہ السلام نے انہیں بھی یہ خوب، اس جو کہ ان کے تبار کی تھی، اور ہمیں
 سپرد تھی، حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو اس کے حضرت
 نے نکالے، ان میں تدبیر فرمائی گئی کہ اس نے حضرت یعقوب علیہ السلام نے
 اپنے خستہ چہرہ حضرت یوسف علیہ السلام سے فرمایا۔

”کہ بیٹا! اپنے خوب کا ذریعہ بے بسی لا، نفع منور، روزانہ عسی
 اپنے بھائیوں سے نہ رہا، تو
 وہ تمہارے حق میں کوئی سبب
 وچاں پھیلے، دیکھو، نہیں
 کہ شیطان ان کا کھنڈہ دیکھ
 ب

حضرت یعقوب علیہ السلام کا یوسف علیہ السلام یہ فرمایا، تمہارے علم پر تھا،
 آپ یہ یقین تھا کہ اس تمہارے کوئی بدورت اس میں پیدا نہیں ہوگی، یا نکل
 نہیں حضرت یوسف علیہ السلام پر عطا تھا، اور آپ جانتے تھے کہ یوسف علیہ
 السلام کے صاحبزادے، حلقہ فوج میں ہیں۔ کچھ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
 حضرت یوسف علیہ السلام کو خبر دیا کہ یہ خوب عظیم شان ہے۔ اور اس پائی نو بد
 مرتب ہونے والے ہیں۔ اور یہ خوب ان تمہارے عطا تمہارے عطا ہی
 ہو سکتے ہیں۔ ہندو نہیں اس کی شاعت سے مع یا۔ اور اس کی تعبیریں اور
 تاہم میں بیان کریں۔ اور نہیں بتاؤ۔ کہ مہا جیسے اس خوب میں بد قولی سے

تہاں سے ن باروں و سورج اور چاند مسمر رہا ہے۔ کہہ رہے ہیں جدھر رہے ہیں
یہی صبر و تقویٰ نہیں تہاں کے سے پے گا۔ اور نہیں عیوب و خیر کا سلم
کھائے۔ اور نہیں دوسرا بتا رہی ہے مگر رہا رہی نعمت کو تہاں سے
میں رہے گا

تہاں سے رہے ہی نعمت کما اثمہا علی بوبک من
پکے تہاں سے یہ ۱۰۱۰ حضرت
تیم با یہ ۱۰۱۰ حضرت
عید ۱۰۱۰ پورن دی تھی۔ ن
صبر و پورن رہے گا۔ ب
تہاں پورن رہے گا۔ ب
جانے والا حکمت و ہے۔

میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام میں رہا مختار ہے۔ پھر نہ نرم نے حضرت و ص
علیہ السلام ورن کے بھی یوں کا پنے خاص رہے ہیں جان فرمایا۔ اور قرآن نرم
میں رکھے۔ حسن القصص "سب سے زیادہ خوبصورت و قد قرآن"۔
نہ! قعدے سے یہ سورۃ ممتد فرمائی جو حدیث ہے۔ نے مسمر می
سے مہلق ہو تو یوسف کہانی کے جس میں بھی یوں کا یوسف علیہ السلام سے
رہا مسدود نہ کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس کا ظہر فرمایا
ہے۔ کا یوسف کہیں میں آل دین۔ و رقا شہ کا سما۔ کا کو میں میں اوس
نہ۔ کہنے میں آپ کو میں سے سما۔ میں کا یوسف علیہ السلام سے
دوسرے بیچا۔ و مریضہ کی عورت کا مہینے، اوس خریدنا۔ و رہا بیٹا بیٹا۔ پھر عزیز
ن عورت کا آپ کہ بہکانے کی کوشش رہا۔ و آپ کا ایک دوسرا وہاں سے نکل
نہا قید سوز۔ و قید سے نکل ملک مصر کا کل خیر رہا۔ و پھر حضرت یعقوب علیہ

سب کے مصائب و مشکلات کا در و در آپ کا سر پر صبر رہا۔ اور پھر آپ کے
 بھائیوں کا مسو آنا، ورنہ بے رحمان اور دھوکے بھری پیشکشوں کا سامنا، اور
 پوری کے متدمعے میں خوف و غنا، اور بھائیوں کا بھوکا رہنا، اور پھر حضرت
 یوسف علیہ السلام کا اپنی قمیض حضرت یعقوب علیہ السلام کو صرف دینا، اور آپ کا
 سر کی خوشبو محسوس کرنا، اور انھوں کی بیانیات انا، اور پھر باپ بیٹے کی
 صداقات اور پھر بے خدایت کا صبر و تحمل، اس کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مدد
 ہونا، اس رحمت و عفو کا یہ عالم کہ آپ کی رہنمائی میں درمیل کا نہایت
 خوش و مرستہ حاصل رہا سب چیزیں انھیں کے ہاتھوں میں سارے ہو گئیں مذکور
 ہے۔

باب پانچم تحت پر بھنا

نہم کی مقدمہ حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ، انہیں کہہ رہے۔ یہ ساری تفصیل
 سورۃ یوسف میں مرقوم ہے۔ اس میں کہ آپ کی تحقیق و تفتیش ہو گئی تھی جو
 حضرت یوسف علیہ السلام نے ٹھٹھ میں مدحوظ فرمایا تھا۔ یہ ہے کہ سب آپ
 عیسیٰ (شاہ مسر) بہانے۔ اور یہ امر آپ کے گم ہونے کے تیس چالیس برس کے
 بعد نصیر میں آیا۔ اس سے عرصے کے درمیان حضرت یعقوب علیہ السلام مر گئے اور
 حضرت یوسف علیہ السلام کی حدی کے صدمے پر دھشت کرتے رہے۔ اور
 انہیں انہوں نے دورن میں آپ کے بے بہا ہونے سے مسر میں رہنے کی خبر آپ
 سے آئے وہاں وہاں ہوں اور انہوں سے ہمہ ماں سو رہا ہے آپ کی آنکھیں پھر تھکی
 تھیں یعنی وہ رہا رہا آپ کی آنکھیں غمزہ ہوئی تھیں یہیں سے باوجود آپ کا
 اللہ تعالیٰ کی قدرت میں گم تھا اور عید تمیزاً آپ کا رہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ
 سے امید و رحمت کا آپ کو ہوا تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت سے بہرہ
 مند امید نہیں ہوئے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے تین امیدوں کی تھیں

آپ کے قلب میں روئیں تھیں۔ واپس میدانِ رحمت کے مدنی طرف سے رحمت کی
 خوشخبری ملے گی۔ حضرت یوسف علیہ السلام سے ایک دن ملاقات ضرور ہوگی
 جب حضرت یعقوب علیہ السلام کا حضرت یوسف علیہ السلام نے تم میں یہ حال تھا
 حضرت رحیل کی دستاویز یہ کچھ نہ رہی ہوگی۔ ورنہ اندوہ سے ان کا یہ حال ہوتا
 ہوگا۔ دیکھ کر رحیل میں بھی حضرت یعقوب علیہ السلام نے مرکا۔ تھیں۔ اور
 حضرت یوسف علیہ السلام کے آگے سامنے بھی حضرت رحیل کی جہتی کا صدر
 بھی بن گیا۔ اہل نبی رحیل کا تم بھی حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ کچھ نہیں
 تھا۔ بلکہ یہ ان کے ہاتھ سے کچھ اور ہی ہوا۔ اور یہ۔ نبی رحیل کے
 توبہ کی سخت ضرورت تھی۔ جو یہ کچھ ان دنوں نے جدتِ نبی سے ہوئے تھے۔

ایساں

جنسِ نساء ال پیچہ ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں حضرت نبی رحیل کے نمبر اندوہ
 قائم رہا۔ انہیں یہ گیمیں کا جو یہ ہے یہ یہاں سے فسادِ بیوں کے
 معصیت و بدنامی مقصود ہے۔ اس سے ہی تمہاری تکمیل ہو جاتی ہے۔ کہ نہیں
 حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف مسکن قلبی پر
 فداش تھی۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کی مدد کی بہت درمیان پر نہیں ہوئی
 معترض نہیں تھا۔ بلکہ یہ بھی اس سے کہ ہاں اپنی والدہ سے بہت رنج ہے
 ہاں قرآن مجید کی صورت میں کی مقامات پر حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ
 کی طرف اشارے ملتے ہیں۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں کو ملا۔ انہوں نے سامنے سے سامنے
 عدس سے صبر کرتے ہیں۔ ورنہ مدین کے تقابلیں کے سامنے ہاں نکلتے
 ہیں۔ ہاں باپ تمہیں اس نے پاپا میں اس نے میں بھی تھا
 ۔۔۔ دیکھ کر نہیں تھا۔ میں۔ رجب مخصوص تحت پر تھا لے ہیں۔

”اور چنانہ مدین کو قتل پر وَرْفَع مَوْبَہ عَلٰی لَعْرَوش

میں با“ ا یوسف ۱۰۰

کہ ماں باپ سے بڑھ کر یہ میں اور کون نعمت نہیں اور ماں باپ کے حقوق سے بڑھ کر کون حق نہیں

یہاں شافعیوں نے (مدین کو) ماں باپ دونوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں فرماتے ہیں کہ یہ سے ماں باپ دونوں میں سے کسی ایک سے زیادہ ہے اور یہی حق ہے

میں محمد بن سحاق رحمہ اللہ علیہ ”رحمہم بن سحاق“ پر یہ حق ہیں۔ قرآن کے تحت یوں میں ایسی بات ہے کہ وہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور آپ کی والدہ ماجدہ بنتی راحمت نامہ ہیں۔ اور یہ نیکو دنیا کے نبی ہوتے ہیں۔ اور ان کا تعبیر بھی ان کے پس منظر میں ہوتی ہے۔ اور بعد کے بارے میں یہ ہے کہ شریعت میں اس وقت بطور تقسیم کے جاری تھا۔ اور بعد کے بارے میں مفسرین نے اس بات پر تسلیم کیا ہے کہ یہ خدا کے نبی ہوتے تھے۔ کہ جہاں جاتے تھے۔ ہر سے باتھ سے شرف دیتے تھے۔ اللہ علم

ما سقرطیں چنی تھی میں تو یہاں تھے میں نے یہ خدا کے نبی تھے تعظیم کے۔ ہونا تھا عبادت کے۔ نہیں کہ بعد عبادت بھی کسی جگہ نہیں رہا۔ اور ہوشیوں کی طرح تعظیم کے تھے

خدا کے نبی ہے اس میں شک نہیں

اور مست محمد یہ صل اللہ علیہ وسلم سے اس خط میں خدا کے نبی خدا کے سلام علیکم کا خیر اللہ میں طرف سے دیا ہے۔ وَلِحَمْدِ اللَّهِ عَمِّي ذَا بَك
اور ماں سے وہ مصر کے (انہوں نے) مدین (میں یہ ہونا) بھی محبت۔
محبت کے طور پر مست کے سے حاصل نہیں۔ اور بعد کے حصے میں مصر میں

— یہ بھی بھلا ہے۔ وہ وہ سب لوگ اس خوش کے موقع پر اپنی آپس میں ملاقات
 ہوئے۔ پڑھو، شکر کے ہندو تعویذی بارگاہ میں حدود پر ہو گئے

صبر و ہمت سرورانی رانیل

شاید بی بی رانیل وہو صد خاتون ہیں۔ انوں نے صبر و شکر میں اپنے پیارے شوہر کا
 ساتھ دے کر ہر دفعہ اپنی کاتھوت مہیا کر کے تارن میں نامید کیا ہے۔ اور
 پیارے خستہ صدف و مفاطیل ہر سوں حدی اور مدہین کی فی میں گزارا ہے۔ اور
 سادہ و شریف صبر و ہمت سے تینے حاصل سے

اور پاپ دست چہر کے نے صبر و شکر کا کام میں کیا ہے۔ اپنے کامل سمور سے۔ کا ظہار
 کیا اور قضا و قد پر شعی رہ رائد خلی و خوشبودی حاصل کی

سرماش میں سرخرونی

شیخ عبد الرحمن سعدی رمت لکھا ہے۔ پختی یہ میں فرما تے ہیں کہ حضرت یوسفؑ
 علیہ السلام کی رانیل و زخمت بقصوب ہے۔ اس کے سے کس قصے سے احسن
 القصص ہے۔ نے کی و تہات ہیں

خوشی و ترس نہ رہتے ہو۔ جدنی کا صدمہ۔

لہ کے ترسے جد و جمعہ تیں۔

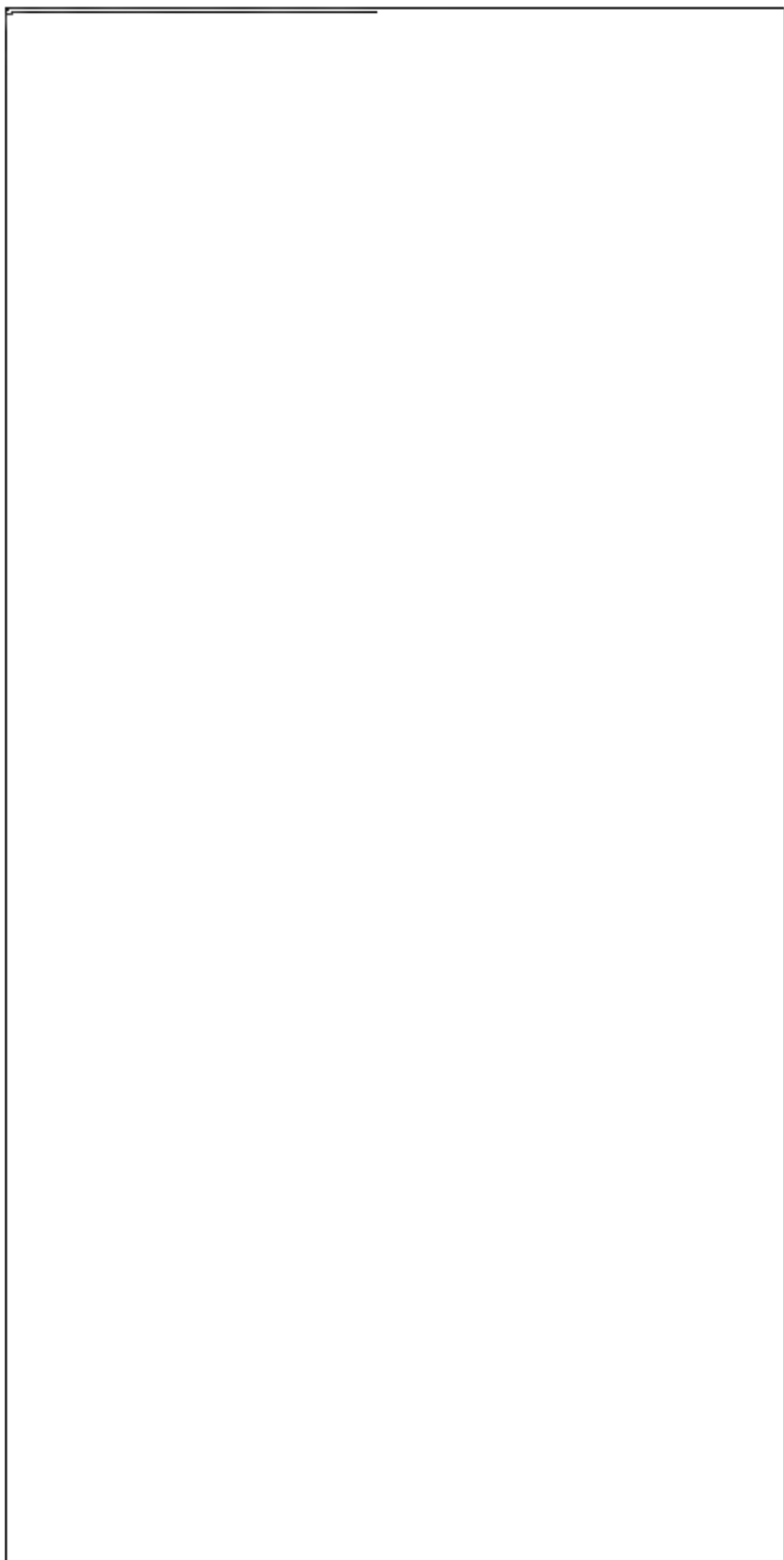
ہاں وہ پ و شافقت و مگر فی میں رہے کے مدے غمی و مشقت۔

وہ تہم اوئی کے بعد تنگدستی۔

عزت کے بعد ذلت و پردہ۔

سرور خوشی کے بعد غم و ہوا۔

اور پھر آ رہا شوں سے سرخرو ہو کر کام و فہرست و دور دورہ۔ یہ عجیب و غریب
 حال میں آئی ہے۔ یہ قصہ۔ قصہ قصوں سے خوبصورت قصہ۔ امن و رقت و پاک کی
 زیب متا ہے



کی جیسا کہ مذکور ہے۔ کہ ہمارے ممکن ہو چکا ہے تو صریحاً بتا دیں کہ
 چن پیارے بچے جو وہ سایہ سار کی نظروں کے سامنے پیش کرتا ہے وہ
 چن پیارے بچے سے جائیں

وہ ضیہ مریضہ، جو میں نے مدد کر لی، جو وہ سایہ سار کی نظروں کے سامنے
 پیش کرتا ہے، وہ نہ صرف سوائے میں حضرت رحیم کا قہقہہ کرتا ہے
 بلکہ ہم نے نہایت سے بیان کے بعد پھر سے شوع و خصوصیت سے اس کی ہمدردی
 کرتے ہوئے ہیں۔ جیسے نہایت سے حضرت محمد یوسف علیہ السلام نے نہایت سے
 کامیاب و نعمت کی دعا مانگی۔

فَاظُرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ وَاسِي فِي دُنْيَاوَا لِحَرِّهِ تَوْفَّقْنِي مُسْلِمًا
 وَالْحَمْدُ لِلْمُصَلِّينَ ۝ يٰمُوسَىٰ ۝ ۱۰ ۝

حضرت یوسف علیہ السلام کی زہد و پختہ مزاج

پاک بازو کا موسم ہمارا

صبر کی مہر سے انساں بھی نہیں بنا۔ اور یہ مشقت کے موقع پر بہترین رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا دعوت دیکھ رہا ہے۔ اس صبر سے یہ نئے نئے کاروں کے سے موسم ہمارا درجہ بڑھائے گا ہے۔

صد زندگی کا بیوا کی تنہا ہے۔ جو رہا شوں کے وقت ہمارا رہا ہے۔ اور مصائب بدلے کے سے وہ صبیحہ خد مدد کی ہیں۔ ان سے مشکلات نجات کے سے نکل لگی ہیں جاتی ہیں۔ اور مسرت میں جو رہی رہتے مدد پہنچی مارا ترین کا۔ اور مل الصیبت نہیں لڑا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو ہدایت کے سے رہائش میں دے گا۔ لہذا اس کا صبر و راحت شعاری رہا ہے۔ ان کے سے وقت میں دیتا ہے۔

اس مقام پر نامیہ شریف جنس خیمہ کی زہد و پختہ مزاج رہا رہا ہے۔ ان کی وفاداری سچائی کہتے ہیں اور صبر کی تاریخ گواہ ہے۔ اور ان کا طرز شہر کی فہم واری اور حکام کی و نہیں عورتوں کے سے ہمیں نہیں ٹھانڈا ہے۔ جو اپنے عبادت کی امر کی میں اللہ تعالیٰ کی حاجت پر مرستہ رہیں۔ اس سے پہلے کہ ہم میں کی یہاں سے ت کا تہ رہا رہیں۔ ہمیں ہوں یہاں چاہے کہ یہ مہارت خاتونوں میں ہیں۔ اور ان کے سے بنی کار اور شریف انہیں چاہیں۔ ان کے مقصد کاروں سے مدد کی ہوئی ہیں یہاں اور انہیں چاہیں میں سے ہیں۔ ان کا دروازہ آن مجید میں منہ دھو رہا ہے۔ اور یہ چیمبروں کی کج حاجت سے ہیں ان پر شہسبکی بیات مانہ واری ہے۔ اور آپ حق علیہ السلام کی پر نیم علیہ السلام کی واپس سے میں یہ میل نہایت قرآنی ومن ذریرہ داود و سلیمان و یوسف و ہیم بن یوسف کا رہا ہے۔ یہ ہیں۔ اور انہیں چیمبر حضرت یوسف علیہ السلام میں رہا ہے۔ ان کی زہد

مکتبہ ماہیہ یا جوتوں بہت جتوہ علیہ السلام ورجس سے صاحب یہ بہت متاملین
 جتوہ علیہ السلام ورجس نے قرآنی آیت کے موافق سے رحمت لکھ ہے جو
 درست نہیں ہے

وایمان وھلہ وھلہ	ورحم نے سواہر ہے بھی
فعلہم ورجس عندہ	وہ لکھ ہے ۔ چکی مہانی
وذكری للعیون	نے ت نے سمجھ تے ہی اور
الانبیاء ۴۸۶	جسے ورجس نے ورجس

نے ت نے یہ سمجھت ہے ۔

عامہ ہن شہر جو یک کامیاب ورجس کی فہم رکھتے ہیں۔ اس آیت
 مبارکہ کے مسئلے میں تجویز کرتے ہیں۔ کہ اس آیت مبارکہ سے جس سے درست نام
 لکھ دیا ہے۔ وہ بہت اور دوری ہے۔ ورجس نے بہت ہی تکلف کیا ہے۔
 ورجس لکھتے ہیں کہ اس کے عظیم روبرو کے مقابلے میں اس کا نام واقعی ورجس
 تک رہا وہ پادشاہی ہے۔ نامی ورجس نہیں ہے۔ اس کا کافی ہے کہ اس
 کے اہم مقام میں ورجس ہے۔ یہاں ہیں۔ رجب ورجس میں نام پیدا کیا ہے

حضرت یحییٰ خوش نام زندگی

حضرت یحییٰ علیہ السلام خوشحال زندگی بسر کرنے والے ٹیپا علیہ السلام ہیں سے
 یہاں یہاں۔ خوش روایت میں یہاں موجود ہے حضرت یحییٰ علیہ السلام
 یحییٰ علیہ السلام رفاقت میں پیش و آرم سے سرکاری نہیں ان کے نام
 جسے نہیں میں انہوں نے اس میں یہاں تھی اور اپنی یہاں میں ملک
 نام میں تھیں

حضرت یحییٰ علیہ السلام جناب یحییٰ علیہ السلام میں رکھتی تھیں
 ورجس بہت بھی تھاں ہے۔ کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی وفات ورجس پر

ہوے شرف و رت وہ وقت یاد رکھیں۔

وہ یہ بات سمجھتی تھیں کہ نعمتوں کا شکر یہ کہ رمانی کی قافا صاف ہے اور
نعمتوں کی عمر : کی سے بد ریم مزید نعمتوں سے دور تے ہیں مگر آپ ہمیشہ
فراہم رہتے ہیں مصروف رہتیں اور اس وقت میں سے یہاں کے حقوق کی
انہی کا خیال رکھیں اپنے آپ سے ٹیک سلاہ اور حسن کا ستارہ
رہتیں غریب مسکینوں کی غمخوار کی رہیں اور اپنے شوہر حضرت یوب علیہ السلام
کی مددیت کی روشنی میں ہدایت پر کاموں رہیں

اور پھر حضرت یہ حالت اپنے شوہر کی امر کی میں سے کی آزمائش پر پوری
تھی۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے رہا
مصاب میں عجب کام تھا مگر بارگاہ ہی میں سہارہ ہوئیں۔ اور اپنے ایک رہا
ورشہر سے وہ دور کی آمد کے محمل کا ثبوت ہے۔ جس پر بد ریم نے ان کی رہا
جوبی ہو رہا۔ اور نہیں یہ جس شرف بخش کہ نہیں ان کاموں کو ان میں شامل
فرمایا۔ جو پھر صاحبِ جنت میں جائیں گے۔ جس کا وعدہ بد ریم نے صاحبوں سے
کیا ہے

بچوں کو اپنی اپنے میں پاکبازی تون

حضرت یہ اپنے اسی مردار کی بنا پر چوٹی کے مبارک مقام پر پندہ مت پر فخر
ہوئیں اور یہی کاروں کے ہند مقام پر رہ رہت ہوئیں کیونکہ آپ نے شہادہ
ہم سے اپنے شوہر کی رقت میں مصائب و آلام کے ٹھکانے یا منتر روپے اس
صالح آپ کو یہ نگاہ کار خالق کا عذر حاصل ہو اور اللہ تعالیٰ کی حمد پر شہادہ
رہے۔ اور خاندانِ فرماہور کو اپنے کا تمہا آپ کے سب سے رحمت ہے

حضرت یہ انہوں نے اپنے شوہر حضرت یوب علیہ السلام نے ان کی پاکبازی حاصل
رہیں۔ اور عبادتِ سرور و قرب ہی کی تعلیم حاصل کرتیں۔ روایات میں آتا

ہے۔ کہ خواہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی نہایت بہاوت رکھتے تھے۔ مرنے پر
 وہ بہت ہرمت و مرض الٹی میں صرف رہنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ صوبوں و خط
 ر جو دکھاتے تھے انہوں کو پناہ و خواہ پہنچتے

صلیٰ بنون

تو حمید باری نے چند لوگوں کے درمیان میں آپ کی عظمت و یگانگت حضرت یوسف
 علیہ السلام کی عظمت کا دوسرا حصہ تھا۔ جب آپ لوگوں کا ہمت بھونک کر آپ
 ہار گاہ ہی میں محدود ہوئے تھے اور پتہ ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہاتھ
 حضرت یوسف بنو تہام پہنچا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے نہ حاصل حمید و ہر
 فرما تھے اور آپ کی یہ بات نہ راہ ہوتے تھے۔ اور آپ کی عمل چہ سو تھے
 اور نہ لیں حاصل رہیں۔

آرامتہ کا دور

یہاں تک کہ وقت پہنچا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے حالات میں تبدیلی آئی
 اور اس پر آرامش ہو گیا۔ بہتر نعمتیں آپ سے پھیں گئیں۔ سب مال و دولت میں
 باکیر یہ آپ کے ہاتھ سے ہوتی رہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام یہ آرام و ثبات پا کر مائیں آتی گئیں۔ اور مشغولت
 پر مشکلات پڑتی گئیں۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام اور آپ کی بیوی پر عجب جھیل کا
 علاج کرتے رہے۔ اور یہ وقت اللہ تعالیٰ نے رضا پر رسی رہے اور اس میں
 حضرت باہر شکر سے پر صبر رہے۔ اور ان کو یوں۔ اور تمام مصائب و آفات کے ساتھ
 آپ پر یہ آرام و شہ آئی۔ آپ ہر مسلمان کی باری حق ہوئی۔ اور آپ شدید درد
 میں مبتلا ہو گئے۔ اور یہ مدت برسوں آئی۔ اور آپ کی مصیبت و جہالت
 ۔ اور صبر کا اس قدر ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور ان سے اللہ تعالیٰ کی شکر و
 بہاوت میں مصروف رہا۔ جن میں حسب طلب ہے۔

[illegible]

وہ دن رات شہ کی دیو بھوں میں مصروف نظر آتیں۔ وہاں سے گزروں سے
 لب ٹنگ مار پڑے خون و مایہ سے وہ گلاب رنگیں اور شہ کی رونق شعری میں
 بہ وقت مہن تھیں۔ ورنہ یہ ضرورت کا لبوں رنگیں۔ ورنہ خدمت و کار
 زاری میں مصروفیت کی بنا پر سست خیم و ناتوان سون تھیں۔ ورنہ بہت تنگی
 تھی۔ نہ وقت نہ زاری تھیں۔ ورنہ مہم و متاع۔ وہاں بچے بچھن پانے پہ بھی
 کبھی ناراض نہ ہوئیں۔ ورنہ شہر و مناکہ سیاست سے باوجود کبھی حرف شکایت
 نہ کیا یہ نہیں آتیں۔ اسی سے علامہ ابن البشر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے وصف
 مہیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ آپ صابر و نیک سیرت و معتقین پرورش
 کرنے والے سچے و حقیقی کار خیر و کار ہمارے در و در آمدیت پر چنے والے تھیں۔

انجیر، پھلوں، سبزیوں اور دھانوں کی فصلیں

حضرت یوسف علیہ السلام کی حقیقت سے پوری طرح گام آتھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے
مقرر کردہ بدوں کا نشان دیکھا ہے اور نہ اس کی بد سے کسی نے کئے درجہ ت
بند رہا ہے اور مصائب پر صبر کرنے پر وہ نئی بد صبر بنے ہو گئے تھے
نہیں مگر یہاں پریشانی رہا ہے اور حدیث پر ہے میں بھی آیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

مَرْءٌ يَوْمٌ لَا يَرِيهِ
أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً لِّلْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ
لَصِبَ لِحُورٍ ثُمَّ الْإِمْنُ ثُمَّ
لَا هُمْ إِلَّا صَبْرٌ أَلْفِي
نہیں دیکھتا ہے کہ
کے حد و سرے تک ہر گز
کے بعد و روئے سے
بعد سے نیچے کے ٹک

اور اللہ تعالیٰ کے محبوب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

”كَأَنَّكَ تَرَاهُ فِي سَكَنٍ
دِينُكَ مُطَابِقٌ لِّوَقْتِهِ
كَسَّيْهِ فِي خَيْطٍ مِّنْ
كِيٍّ أَزْهَىٰ زِيَادَةٍ
بَنِي سَعْدٍ لِّرُحْلِ عَمِي حَسْبُ دِينِهِ
فِي كَيْهِ هُوَ دِينُهُ صِلَانُهُ رِيْدُ
فِي بِلَادِهِ“

تو حضرت یوسف علیہ السلام جتنی زیادہ محبتیں پہنچتی تھیں وہ تیری زیادہ صبر و تحمل
سے کام لیتے تھے۔ وہ پوری طرح اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ڈال دیتے تھے۔ اور
نہیں تھا ہی یہ وہ اطمینان قلب ہوتا تھا۔ وہ تیری وہ بات لے لیں معرفت میں
رہی بر صبر رہتے تھے۔ اور جو مصائب آپ سے درجہ ہوتی تھیں وہ رشتہ سے رشتہ
سے کہ پر اپنا ہر میں کہ وہ مثالیں دے دیتے ہیں۔ اور آپ سے پہلے دنیا
میں مصائب کے پہاڑ تھے کسی سے رشتہ نہیں پاسے۔ ایک شاعر نے آپ

کے متصائب کا پیٹ چنے شعور میں ملتا ہے ۔

أرجو اليك العاني وسقم
نفر مازمه في الأصل لا تحول

عَلَامَةُ اِهْلِ الْاِيْمَةِ ثَلَاثَةٌ مَا نِ وَنُسَيْبِهِمْ وَصَبْرٌ مُّجْتَمِعٌ

”میں نے انہیں صبر دیا۔“ آپ کو تقدیر سے پہلے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں
 جس شان میں چاہا۔ یہ بھی ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کا ذکر ہے۔“

الحمد لله الذي جعل القرآن من الآيات

حضرت یوحنا وقتِ آپ کی بددعا، ٹھکرتھی، ورتفقت وادوی سے پیش
نی تھیں۔ آپ نے انہیں کشتہ کا کھنڈ سے بے حد کیا۔ اس حالت
میں بھی، اے شہنشاہِ عالم، وہ چھوٹی رہاں سے نہیں نکلتا تھا۔ آپ نے
حضرت یوحنا علیہ السلام کے پیشِ ہم عرض کیا: "صرف عیدِ نوروز میں عباس
نہی لکھتی بلکہ عیدِ نوروز ہی ہے۔"

"پیارے یوں کہیں" ب سوئے انگِ رحمتِ محبوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فرماتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے

وہاں پر ایک اور آپس میں

مطلوبہ قمر ہے۔ مسطور ہے۔ پڑا۔

میں نے فریادیں کی ہیں۔

۱۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

$$J_{\alpha}^* = J_{\alpha} \quad \text{for } \alpha \in \mathbb{N}.$$

مردہ نہیں بچھی رہیں

حضرت بدیع زحمۃ اللہ ہدیہ فرماتے ہیں۔ کہ بہت دھرت یوب عیب مامون یوی پا

آپ سے عرض کیا کہ آپ پر وہ کار سے دھارتے۔ تو وہ آپ کی
مشق و نماز دینا و آپ نے جو اس میں فرمایا کہ میں نے صحت و تندرستی میں
تو اس میں سے اس کی یاد دہانی کی ہے کہ میں یہاں میں صبر کرتے
ہوں۔ تاہم انہوں نے (تقصیر انہیں بہت کثیر)

جس صحت سے آپ نے پڑھا ہے وہ اس سے یہ بات کہ میں نے تعلیم و صحت
کی پہچان کرے۔ ان تھیں۔ آپ بہت متاثر ہوئیں۔ و ظاہری و باطنی کھوں
نے ملاحظہ فرمایا کہ اس کے ثمر نے صبر و شہدائے خداوندی۔ مثلاً قلم
نہ۔ و صحت کی عساری پر ہی۔ ضرر ہے ورمشیت کی سے۔ اسے جسک
پاسے فایک اور نمونہ پیش کیا ہے۔ ورمشوں نے یہ پانچ۔ کہ اس جہنمی
مرتب تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ورمش کے اس مقام پر اس کے تھوڑے پہنچ گئے ہیں۔ یہ
وہاں تک عروج و عروج حاصل نہیں کر سکتیں۔ ورمش ورمش ہیں۔ ورمش
یہ اس صحت و صحت کی یہ فراموشی آپ مسلسل اس کے ساتھ اس صحت سے
پیش آتی رہیں۔ ورمش کا ہوں نے حق ورمش۔ ورمش قوی ورمش نے ورمش
پر پکڑا یہاں رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں ثابت قدم میں۔ ورمش
تک لکھ رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں ثابت قدم میں۔ ورمش
نہیں ہو گئے۔ اس کے پاس صحت میں صحت میں اس لکھ رہے۔ کہ اس کا یہاں ثمر
فرماتے ہیں

”بشکرم نے نہیں ثابت“

وَأَوْحَدَهُ صَابِرًا نَعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ

وَبُ:

قدیم کیا۔ بہت خوب بندے

تھے بے شک وہ رجوع کرے

ص ۴۴

وے تھے۔

واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام صابرا حدیث مبارکہ میں

وَاَيُّوبَ اٰتٰىنَا دِيْنَهُ اٰتٰى
 مَسِيَّ الصُّوْرِ اٰتٰى اَرْحَمَ
 لِرَّاحِمِيْنَ اٰتٰى سَجْدَةَ
 فَكُنْصَاءَ بِهِ مِنْ هٰوٍ مُّثِيْدٍ
 اٰتٰى اَهْلَهُ وَمَثَلُھُمْ مَعِھُمْ رَحْمَةً مِّنْ
 عِنْدِنَا وَكُورَىٰ لِلْعٰبِيْنَ ۝

۝۸۳ ۝۸۴

”کہ مجھے پڑا سواری تے۔ اور تو
 سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا
 ہے تو ہم نے ان کی دعا قبول
 کی۔ اور چونکہ تکلیف تھی وہ
 اور رومی اور سہیل کے
 بھی عطا فرماے۔ یہی مہربانی
 نے ان کے سامنے کی اور
 بخشہ۔ اور عبادت کرنے والوں
 کے لئے نعمت ہے۔“

اسیہ واقعہ تفصیل کے ساتھ حدیث مبارکہ میں مذکور ہے۔ اور حضور محبوب رب
 علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود حضرت یوسف علیہ السلام کو آپ کی صابروہ
 کا روبرو کاتھہ کیا اور فرمایا ہے۔

”تم حضرت یوسف علیہ السلام کا رکن سے ٹکراؤ گے کہ اللہ تعالیٰ حدیث مبارکہ کی
 روشنی میں معلوم کرتے ہیں۔ اور اس قلعے میں جو روئے گا وہی تلافی بخشے گا۔
 ہوں گے وہی گھر ہے۔“ یہی وہی کے لئے ہوس جان ہے۔ پہلی
 جیتے ہیں

حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السلام کا ایک ہی اللہ
 تعالیٰ سے رہا ہوا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

کہ حضرت یوسف علیہ السلام صابروہ میں ایک آرمش میں رہے۔ اور آپ
 کے سپاہیوں نے سب آپ کو چھوڑ چھوڑ گئے۔ ان کو آپ کے وہ بھائی جو آپ
 کے خالص رشتہ دار تھے صبح و شام آپ کی ہر گہری کے سے با رہتے تھے۔ ایک
 دن یک دھڑ سے گئے گئے۔ کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ یوسف سے بولی ما روئی

کے ہر دو ہو گیا ہے۔ میں نے یہ سنا جلتا رہے ہیں۔ وہ میرے لئے پڑ جھانکنا گناہ

۵

پہا نے کھانڈا ہوا ہوا ہو گئے۔ آپ کی مشکلات کا خاتمہ ہی نہیں ہو سکتا

وہ میرے لئے شرمناک ہے۔ اس سے اس بات کا تذکرہ ہو رہا

تو آپ نے فرمایا

جو قسم ہمارے ہو۔ اس بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں۔ ہاں مجھے تو معلوم ہے

کہ وہ آدمیوں کے پاس سے نہ ملتا تھا کہ وہ آپس میں جھگڑا کرتے تھے

اور حج میں نہ تھالی کا مال دیتے تھے۔ وہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف سے عار

یا رتا تھا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مبرا نہ بن جائیں۔

یا آپ نے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا کی کہ وہ آپ کو ہمیں دیکھ جائے؟

حضرت ابوبعلیہ عامر بن عبد اللہ بن مسعود سے کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے

نہیں حضرت یہ خاتون سپند ہاتھ سے ہمارا ہوا۔ انہیں ستر پہن تھیں۔ وہ اس کی

دیکھ بھال کرتیں۔ ایک روز آپ تنہا حاجت کے لئے باہر گئے ہوئے تھے۔ وہ یہ

کے پاس چھپے ہیں انہیں یہ ہوئی۔ وہیں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوب

علیہ السلام کو وحی فرمائی۔ کہ تم میرے پاس

رہیں۔ یہ وہی ہے جو حضرت ابوبعلیہ سے کہتا ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے

نکل کر نہانے کو ٹھنڈا کر پئے۔ اور شراب

کو شرب

جب حضرت ابوبعلیہ عامر سے کہہ کر اس نے آپ کو دیکھا تو حضرت ابوبعلیہ

آپ کی تلاش میں نکلتے۔ آپ سے اس سے کہتے تھے کہ آپ نے آپ کو دیکھا ہے

کی کوئی عادت نہیں تھی اور پہلے ہی اس نے یہاں سے صبح سویرے چلا گیا۔ وہ یہ نہ

تھے۔ میں حضرت ابوبعلیہ سے کہتا ہوں کہ چاہئے کہ وہ آپ کو دیکھیں نہ سکیں۔

بسبب آپ نے انہیں دیہی تو ایک جہنم بھرنے سے بچھے لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا
 بعد کرے۔ کیا آپ نے کسی یا بیشتر کو تیس دیکھ لیا ہے؟ آپ نے لڑکا، ۹۹ سال کی
 نبی میں ہی ہوں یہی ہے۔ آپ ہونا شروع ہوئیں

حضرت یوسف علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کے خواہشیں

حضرت یوسف علیہ السلام نے وہاں تھے۔ یہ گندم کا ورگہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ
 نے وہاں جیسے یہ گندم کے بھیت پر رہا، قوتوان رہا پر اور ایک نو
 سے بھیت پر رہا جو ٹنڈی میں رہنے کا (نہ ہاں) ابھی وہی ہندو تھیں)

ماہ بخاری رحمت اللہ علیہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے
 یہ حدیث سرحد درج ہے کہ: انھوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے فرمایا کہ
 یہاں حضرت یوسف علیہ السلام پہلے تھے۔ تار تھے وہاں عمل لڑ رہے تھے۔ کہ
 آپ پہلے وہاں ٹنڈیوں میں رہے تھے۔ تو آپ پہلے رہے تھے۔ وہاں تھے۔ نہیں
 رہے ہیں کس رہے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہاں لے گیا۔ کہ یوسف علیہ
 السلام ہم نے تمہیں یاد ت دیا سے لے یا نہیں روکا تو آپ نے عرض کیا۔
 میرے پروردگار میں ہوں نہیں پس میں تیری رحمت و رحمت سے تو لے یا رہا
 نہیں ہوں۔

یہ وہ وقت تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام وہاں کی بیوی کے بارے میں ترس
 و ڈرتے تھے آئے ہیں اور وہاں جو وہاں چلیں ان نے بارے میں سرکاری
 روایات سے منقول ہیں انہیں یہی ضرورت نہیں

مقتدرہ قاری میں جاتے ہیں۔ کچھ نہ ملے۔ مگر روایت کے بارے میں عجیب
 رہا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام ان کی بیوی کے بارے میں بے مستند
 رہے۔ وہاں سے وہاں ہیں۔ انہیں عقل تسلیم نہیں رہی یا انہیں نہیں سمجھا۔ مگر
 قدرہ عزت کے بارے میں کچھ معلومات رکھتا ہے۔ وہ یہی کہ یہی روایات و احادیث

رہے۔ دیکھی تیارشیں ہوگا۔ مارتھی رحمۃ اللہ علیہ پتی تیسہ میں مں حربی سے تیں
فرماتے ہیں کہ

قرآن و سنت میں تہائی ہے خوف و رعب اس کی درست ہے و رحمت و یس
عاید اس کی باری کے بارے میں جو بے سر و پا تیں غرض آتے ہیں منسوب میں
سب سے گھڑت سر میں روایت ہیں۔ اس کی قرآن و سنت میں کوئی صل نہیں و
یہ جو پانی زہر کے بارے میں منقول ہے۔ اس کا سارا زہر میں نے نکل
لیا تھا۔ اس میں بیڑے پر گئے تھے و رپ و زج (حد م) پچک جیسے مادی
مرض میں بتا ہو گئے تھے۔ و رگ نہیں نرت و چھوٹی وہاں سے ایک رہڑی پر
پھینک آئے تھے۔ یہ وہ تیں شاں پیچہ کی کے منافی ہیں۔ اس مقدم پر مشہور مصرعہ
علامہ پیر رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ نے پتی تیسہ لکنا میں بہت خوبصورت بات بھی
ہے۔ کہ تمام عدوتوں کا ملو مارا مل جلت کا موصو اس امر پر حاق ہے۔ نہ نہ
تعالیٰ نے دیت آمیر و قتل نرت یہاں و ربا رصوں سے پہنچا ورم متہم
میں سو محفوظ فرمایا ہے جس سے لوگ نرت رتے ہوں۔ یہوندہ نیا عیسیم۔ م کا
تبلیغ دین کے سلسلے میں لوگوں کے پاس آنا جانا ہونا ہے۔ و ختم لے لے حرق
و سہاں کوئی جی مزہ کی میں ہوتی جس سے لوگوں کو نرت ہو۔ اس کا عقیدہ
رکھنا ہر مومن کے لئے لازمی ہے۔ و اس سے خلاف کا نفاذ ضروری ہے

یہ علامہ رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ و مسلمان
مجلس میں و اس مٹم و خد مہ چھوڑ کر و اس مٹم و خد مہ چھوڑ کر و اس مٹم و خد
پچھ پاتا تھا۔ و بیماری بھی اس فوٹاں تھی۔ کہ جسم و جہد پہ آتیں و اور محسوس
ہوتا تھا۔ و جیسے ندر و فی کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ مدیوں اور جوڑوں کے ورا و عید و۔
جیسا کہ خد ہے۔ آپ نے آرمایش مال و چاں و مل کے بارے میں بھی۔ اس پر یہ
میں بیوی شش تعوی ثانیہ پورے اترے اور یہ صا میں مہ ریم کا ٹمرو رتے

رہے۔

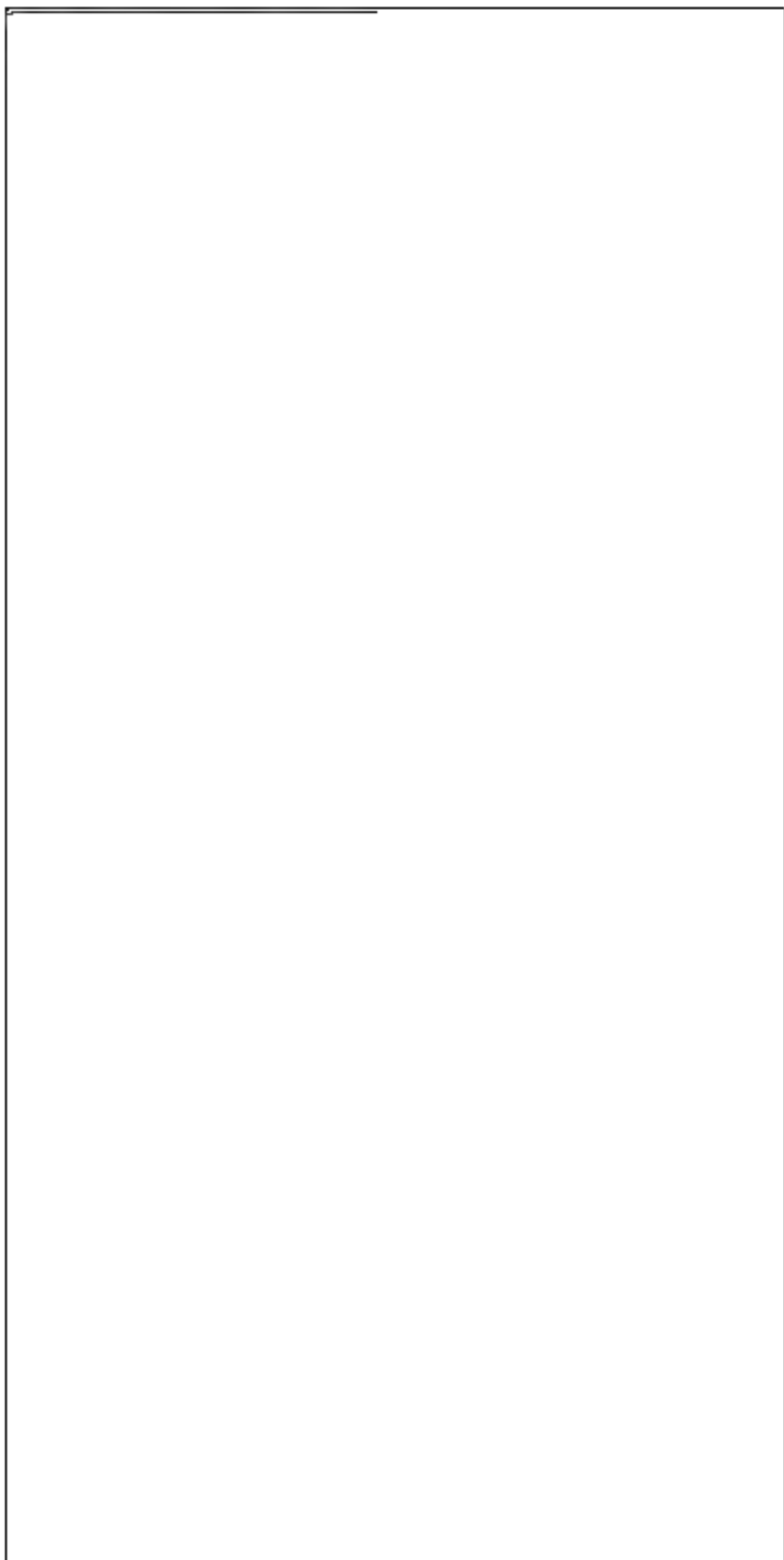
علامہ موصوف مرید ملتے میں آپ کی عظیم بڑی اور تہ کا یہ اور ہر دوس
 پر مہیہ ہو گیا اور شیطان نے آپ کو ناشکری پر بھروسہ کے سے مستحق نے
 وہ سے آپ کے دوس میں ڈالے اور باطل کا کام رہا پوشہ حضرت یوسف علیہ
 السلام اللہ تعالیٰ کے ہر زیدہ و مرید سمیٹے تھے اور اس کا تعلق ہر وقت اللہ تعالیٰ کی
 قدرت کی سے جز رہا۔ اور وہ اپنے پروردگار کے شکر سے اس پر شیعہ
 میں علامہ نام رہا۔ اور مدینہ کے رہا جس کا حضرت یوسف علیہ السلام
 میں اللہ پر اللہ یکے شکر کرتے تھے۔ اور شیعہ کے باطل و بائیں کی پر وہ
 نہیں کرتے تھے۔ اور وہ ہر گاہ ہی میں نہ ترو ہو گئے تھے۔ آخر کار مرید کے آخری
 مرتبی ہو وہی اللہ زیدہ ذات ربی و صرف رجوں کے فیادوں و مرید
 کرتے۔

”اے اللہ زیدہ شیعہ کے سی منسی سلطان

مجھے یزید و مرید کے رکھی سبب وعدہ ہے

ہے ص ۱۰۰

و وقت رحمت ہی جوش میں آئی اور حضرت یوسف علیہ السلام اس کی پیروی پر
 رحمت حمد کی بی بارش ہو گئی یہاں ان انوں سے ہیں نہ انوں پر ثابت
 قدمی اکھن تھی اور صبر جمیل پر عمل پیرا رہے تھے اور یہ انوں سے رہیں یہ اس
 وقت مرید رہے تھے۔ اور وہ اس کے تھے۔ اور وہ اس کے تھے۔ اور وہ اس کے
 رہے اور اس کی قبول کرتے ہوئے فانی۔



ماہ یہ دن وقت تندرست و توانا ہو جاتا ہے۔ یہ سب یہ مسلم مستشرقین کے دانش
نظریات ہیں۔ جو ہمارے بعض جدید علماء مسلم نے قلوب رست میں (قبلا
ملعب)

خدا بہتر ہم سب محمد عبدہ شید قادی سہ
مذہب حضرت یوحنا علیہ السلام کی ساری باتوں سے نکل رہے ہیں اور
نئے و حضرت یا خاتون پے شہرہ کی تلاش میں جاری تھیں کہ وہ اس کی صداقت
ہو لی تھی شہید یہاں کی میں چاہتا تھا کہ یہ سب سچ ہے چاہتا تھا کہ یہ سب میں
چکیوں میں نہیں۔ وہ سب سے ہی ہال رہیں۔ کہ یہ آپ نے نہیں کیا یہ
ختم ہو رہا ہے وقت آپ سے دن چھٹی ہو رہے ہوئے فرمایا کہ وہ یہاں کی
ہوں۔ تو آپ سے دن چھٹی ہو رہے ہوئے فرمایا کہ وہ یہاں کی
بٹاں ہوئیں۔ ورجہ ٹکڑی کریں۔ ورجہ ٹکڑی کریں۔

”میرا پروردگار یہ میرا پروردگار“ ان رسمی عسلی شکل شہید

ہے۔ اور وہ سید ہدیوں و قدیر

زندگی بخش ہے“ وہ یحییٰ لعظام و حی (میر)

اللہ ربکم یہاں قوت کا نام ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی ماں شہادت سے حضرت یوحنا علیہ السلام حضرت ہاتھ قوت کا
خصوصی۔ مرموزہ ان کا نام و دوست علی و عیسیٰ و حورہ نگراہن گھوڑے
جائیں رہیں وہاں کی ورمہ نعمتوں نے میں وہاں وہاں زندہ کیا کہتے
میں اللہ تعالیٰ نے دی میں میں ہی آہاں میں ہے وہاں میں بھی نہیں ہی نہ
زیادہ تر قرب عطا فرمایا۔ ورجہ ہاں وہاں میں نے نے اللہ تعالیٰ
نے حضرت یوحنا علیہ السلام ورجہ ہاں میں نے نے اللہ تعالیٰ
نے حضرت یوحنا علیہ السلام ورجہ ہاں میں نے نے اللہ تعالیٰ

کے ساتھ اللہ رحیم نے رحمہ عمر کا ایک خصوصی برتاؤ فرمایا۔ کہ مرض کے دوران میں کسی بات پر ناراض ہو کہ حضرت جوہا یہ سارے قسم کھان تھی کہ میں اپنی بیوی کو دھو دے ماروں گا کیونکہ یہ حالت وہ گھر نے کسی ضروری کام میں دھیرنگل نہیں کی۔ حضرت جوہا یہ سارے پاس پہنچے ہیں نہیں دیر ہوئی جس پر آپ نے فرمایا ہے کہ یہ قسم کھان۔ اور بے نیکی کی وفاداری اور خدمت زاری کو اپنے پریشان بخنے۔ میں مانع نہیں کہہ دے ماروں۔

جس اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو صحت کاملہ عطا فرمائی تو ان کی قسم
 پڑی کہ میں غرض سے تیرا ہم نے نہیں یہ سب بڑا چیراچی تھیں فرمائی۔ یہ وہ
 ریس (مارو) کی سورج مانگیں ہے جس کو ایک ہی دفعہ پانچاؤں کے مارو تو
 تھما کر یہ سو ہو کر مارنے کی قسم پوری ہو چکی۔

تو یہ تھا حضرت یحییٰ کا عذر۔ وہ حوالہ دے رہا تھا کہ میں نے صرف سے خوشی و سرور میں صورت میں نہیں مسمو۔ ورجو کہ اللہ تعالیٰ نے حالت کام بھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد فرماتے رہتے ہیں۔ وہ سے ہی حمایت کے حق، رہتے ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب نے جو مقدمات پر چار تہے پر تیسری روایت سے مراد فرمایا ہے ۔ اللہ ربیعہ خود بھی ربوں رحمت سے روشناس

۱۱۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پیشکش کیلئے سب سے پہلے

ہرگز اس میں رنج نہ ہے
بے رحمی ہے

حدود میں شیر ذمۃ اللہ چاہتی ہوتی ہیں۔ کہ اللہ رحیموں کی رحمت سے یہ مدد ملتی رہے۔ انھوں نے انڈیوں کے بارے میں فقہاء عرب سے آمان لے لیے تھے۔

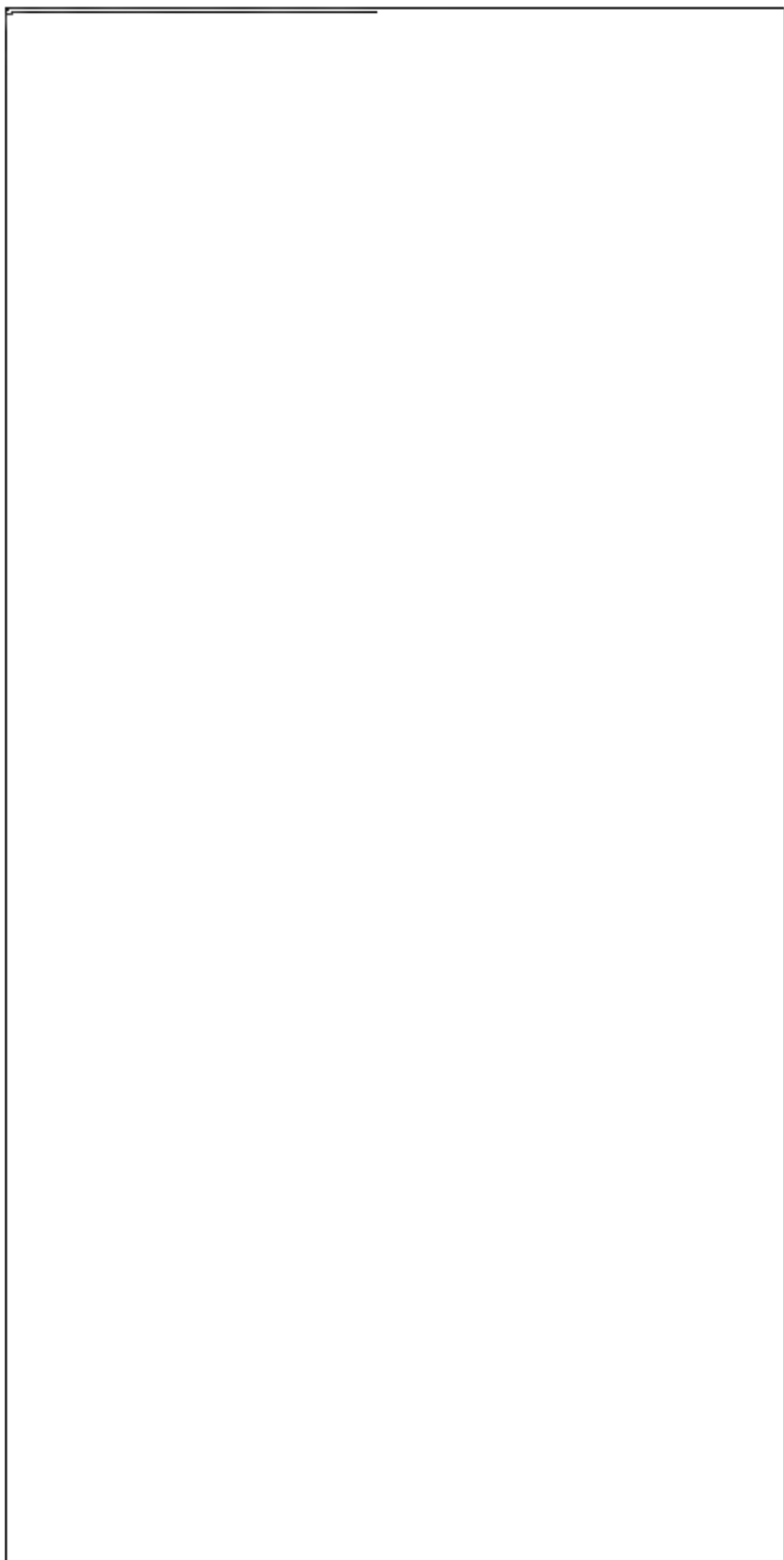
ہیں۔ اور اگر نیکوئے عظمیٰ کی مشکلات سے مہمہ برآموئے کے سے باب
نیل کا صائب ہے

۱۔ صائب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ٹھوس رخصت اور ساقی اللہ تعالیٰ کا
حضرت یوسف علیہ السلام ورنہ نہایت باخاوند سے سبب خالص مرزا اور
پروہ نہ شتوں تھا جو ان مصیبتوں پر صبر ہے اور غمی برضاد بنے پادش
تو یہ بھی سیرت علیہ اس صبر و طہرہ خاتون کی جو دنیا کی شہزادہ تھیں سے
مہمان عمل ہے۔ احمد تقی میں ٹیکہ ساجتوں کے ساتھ ہم نے مشام جوں
کو معطر کیا ہے۔ اور میں میں ہے کہ، یہ بیاں حدیث نہ کی ہے بھی مطابق ہے۔
میں بیاں آج میں اور آج کی روئے میں صبر و شام میں طباطبائی
ہو رہی رہوں و منظر اور کانوں کو معطر ہیں۔

"ہر دمِ کدِ خوف و رجاء
 و رہاں و رجاءوں و ریوہوں
 کے نقصان سے تمہاری آرمائش
 رہیں گے بوجھ رہنے والے
 خدا کی خوشنودی کی بشارت سے
 وہ سب لوگوں پر جب کوئی
 مصیبت واقع ہوتی ہے تو
 کہتے ہیں کہ ہم خدا کی ہا مال
 ہیں ورنہ صرف بھٹ رہ
 چکے ہوتے ہیں۔ یہی لوگ
 ہیں ان پر ن کے پروردگار کی
 مہربانی اور رحمت ہے۔ ورنہ یہی
 سیدھے رستہ پر ہیں۔

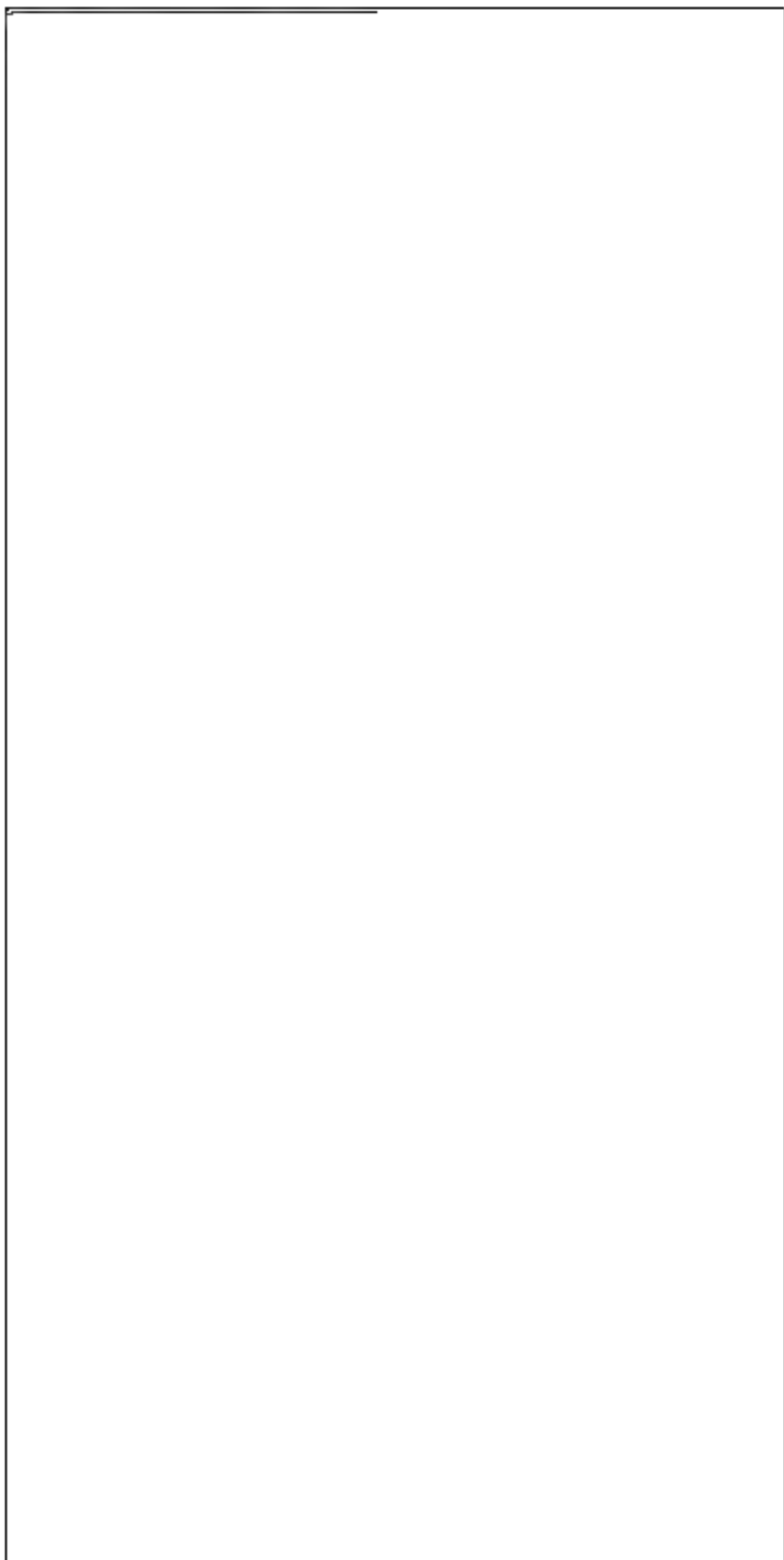
وَاللَّيْلُ لَكُمْ شَتَّىٰ مِّنْ
 الْيَوْمِ وَالْجَوْعُ وَنَقْصُ
 مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ
 وَاعْتِمَادُ الْوُشُو
 لَصَبْرٍ ۚ لَّيْسَ بِ
 صَابِهِمْ مُّصِيبَةُ الْوَلَدِ
 لَمَّا وَلَدَتْ أُمَّةٌ لِّجَمْعٍ
 وَشَكَّ عَلَيْهِمْ صِدْقُ
 مَنْ رَّبَّهُمْ وَرَحْمَةُ
 وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْتَدُونَ

﴿سُورَةُ الْاَنْعَامِ ١٥٥﴾



اللہ تعالیٰ رحمہ خاتون سے رہی ہو ورنہ آپ پر بھی رحمتیں مار رہا ہے۔
جہیں

اللہ
صَدَقَ
الْعَظِيمُ



حضرت منورۃ

قرآنی پس منظر میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ نبی کی کئی قصہ ہیں یہ اس میں درج ہے۔
مقامات آتے ہیں۔ اور کی تہریں میں پڑھنا کس وقت پیش آتے ہیں۔ نہ
روئے کے نزدیک روحان مسرت ہوتے ہیں۔ اور نبی و پیغمبر کے
نبیانی آثار پر سے تہوں و طرح حلیہ رویتے ہیں۔ اور اس سے یہ
کامل نشان تحقیق کرتے ہیں۔ ان کا پے خالق سے منسوب ہے ہو جاتا ہے۔ یہ
سے جنت نعمان ملے جاتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی حالات

یہ اہم حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بدلی رنگی پر ایک نظم آتے ہیں۔ اور
ان کے ساتھ مقدس نے مدین کی جانب نکلتے ہیں۔ اور آیتیں ہیں۔ کہ وہاں
آپ و پیغمبر تہا وہ وقت پیش آتے ہیں۔ اور پیغمبروں و ان کے حوالہ میں
سے ملے کو یہ خالق ہوتا ہے۔ اور یہ سب کچھ قرآن و سنات میں روشنی میں پیش
ہیں گے۔

فرعونی محل

وہی ہے و فرعون کا عظیم شاہی محل ہے جو و پٹی و پٹی بھیڑی و چروے سے طرز ہو
پہ درمیں میں گو تہی لگے۔ میں و فرعون و وہاں کے شانات
سے یہاں ہے میں محل کی چروے پر ان صحنہ خدوے میں موتیوں کی جلی
میں جو یہ مصر میں پھیلتے ہوئے ہیں اور یہاں کے ہاں میں فطرت و تہا
کی ہاں ہے۔ یہاں پورے ملک کو چننا غلام بنا رکھا ہے۔ اور انہیں خود بنانا
ہے۔ اور کہتا ہے کہ۔

”اے نبیؐ! یہاں سے رہیں۔“

عَارِئُكُمْ لَا عَمِي .

وہ سب ماحول میں سفر تہ موی علیہ السلام پہنچے تھے کہ وہاں کی پائینہ و پودوں
پیش کا نام نشان نہیں تھا جو پائینہ و پودوں کے انسان کو پکی طرف متوجہ کرتے اور
سب کی چیز سے متاثر کرتے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں متوجہ
ہوئی تھی۔ اور انہوں نے پائینہ و پودوں کا پائینہ و پودوں کی یہ تہ موی نے
انہیں پہنچے میں پہنچی ہوئی تھیں۔ اللہ ربہ۔ پائینہ و پودوں کی حالت سے انہیں شہادت
پہنچی کے خیال سے دل پہنچے۔ کہہ تھے۔ ”تو حیدر کی گھنٹی میں چکی ہی ہوئی
تھی۔“ وہ ایک آپ کی تربیت و نگرانی پر دعویٰ کر کے بڑے بڑے گھٹکے
پرست ہیں، متعین تھے۔ جو پائینہ و پودوں کی سب سے بڑے میں پائینہ و پودوں تھے۔ اور
یہ تربیت کے بڑے میں مری بہ رہ تھے۔

مالِ نبوت و مہارت

جب حضرت موی علیہ السلام جوں پہنچے تھے اس پائینہ و پودوں کو کہہ ایم نے علم و
صحت میں نبوت و مہارت سے مری رہا۔ اور انہوں نے ان کے تہ نبوت و
مہارت سے بڑھ رہے ہوئے مری تھے۔ جو اللہ ربہ نے اپنے منتخب و پرستیدہ
مہارت کو عطا فرمایا ہے۔

حضرت موی علیہ السلام دین کے سمجھنے پر متعین تھے کہ انہوں نے اپنے
پائینہ و پودوں کے سب سے حاصل کیا تھا۔ ان میں پائینہ و پودوں کی حضرت ابیہ علیہ
السلام کا نام ماری رہا ہے۔ اور وہ سب اللہ ربہ سے مہارت نبوت پائینہ
ہر چہ موی الہی یہاں تک کہ ان کی مہارت میں ہی مہارت کے سب سے پیش
فرمایا

یہ ایم نے حضرت موی علیہ السلام کو مہارت کی خصوصیات سے مہارت تھی۔ آپ
سب سے پہلے کے جیسے ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان کی مہارت کے سب سے بہت نہیں

ہوا۔ اور ایک نورش لپٹی آپ پر یہ مہن کی قدر مت کرنے نہیں ملامتوں اور قوت
 سماجی سے کھ پور حصہ عطا ہوا۔ وہ تھیں تہ جی و بڑے بڑے سرش و قوت
 سمجھانچا نے میں کی قسم کا خوف و دنا میں میں آتے تھے اور سوائے حد
 و مریم نے کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی محبت و قوت کے
 وہ میں اس کی تھی یہ اللہ تعالیٰ کا پرورش و مصلحت

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملکتے ہیں

اور سی قوت و زور کو ہی اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملک سے ملنے کا
 فریضہ بنا دیا۔ یوں کہ ایک دن آپ چائے مکہ سے ہزار میں ملے یہ وہ پہر کا
 وقت تھا۔ اور جی زور و پاری تھی۔ اور وہ گئے تھے وہ میں اس سے
 تھے۔ کی اور میں آپ کی طرف کو چلے جا رہے تھے۔ کہ آپ نے یہ دیکھا
 شمس آبل میں آتے ہوئے استہا یوں ہیں۔ یہاں ایک سریٹ و ایک
 فوجوں کے محسوس کا ایک اور حرکت بھی و زور و قوت کا ایک تھا۔ اور غائب ہے کہ
 اس ایک عام قوم کے سر میں زور و ظلم رہا تھا۔

مذہب سر میں شخص نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ وقت کی کے متاثر ہیں
 وہ کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چار و زور و قوت۔ اور یہ بھی تہ انوں کی محبت و قوم
 کا دشمن رہا تھا۔ اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مظلوموں کی محبت میں آ رہا تھا
 ہر وہ اور وہ آپ کا حق و زور و قوت۔ اور وہ میں دیکھ رہا
 تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہم زمانہ نہیں چاہتے تھے۔ وہ نہ جھڑپ
 نہ مارنے اور نہ دھمکانا چاہتے تھے

کہ مر یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھر میں پہنچا۔ میں بتاؤ کہ وہ تھا وہ تھا
 مذہب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے طلب گار کہ اللہ
 تعالیٰ سے معافی مانگتے رہے۔ اور وہ میں نے ہر باری تعالیٰ سے۔

عرض یا ہے میرے پروردگار قل رب سی علمت
میں نے اپنے آپ پر علم یا تو نفسی و عقلی
مجھے بخش دے القصص ۶ ۵

مذ اللہ رحم سے اپنے بندے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ثواب قبولیت بخشی
۵

تو خدا نے انہیں بخش آیا۔ ب فعصر له انه هو العزیز رحیم
شکریہ بخشے اور ان پر ہے

القصص ۶ ۵

ن موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے عہد یا پروردگار کی
میں عرض کیا۔

”اے میرے پروردگار! تو نے رب سم اعطت علیٰ فلی
جو مجھ پر مہربانی ہے میں کون طہیرا الذمہ منین
میں نے تجھ کو یاد دہاؤں گا القصص ۷ ۵
نہیں بنوں گا

میں نے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کے کاندھوں سے اترے
دار تھے میں نے اپنے ہاتھ سے انہیں ہٹا دیے کہ میں ان کو معلوم نہ ہو جائے کہ ان کو
کسی قتل ہو گیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ساری باتیں ان کے قتل
کیا۔ یہ کہ نہیں یاد رکھتا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کے یہی فرما رہے ہیں۔
وہ ان علیہ السلام کو بھی فرعون کی شکل میں رہا۔ اپنی قوم سر نہیں لے کے وہ وہاں
کوئی کام نہ رہتا تھا۔ بندہ اس نے یہ سمجھا۔ کہ اس کا فرعون کے شکل و نظر
کے رہے ہیں رہنا مناسب ہے۔ کہ اس کا بدلہ دینا ہے۔

آپ کی طرح میں نے خدشات سے بچے جا رہے تھے۔ کہ آپ نے ن

یہ یوں دوسرے پہلی سے برتر ہوا دیکھا۔ خوشی میں آریں دے رہا تھا۔
 کہ ہوئی عاید آج میری دعا کیجئے ایسا بھر رحمت ہوئی عاید سہل غلبہ میں
 آگئے اور بار بار تھک رہا۔ پر آپا کو اس پہلی پر بہت حیرت آیا اور سے
 فرما ہے۔

‘نہایت سے متوجہ کر رہے ہیں’

الفصل ١٠

و رخصت ہوئی عید عام سے پچاس دن آگے، جسے جب مہجلی کہ
معدومہ کہتے ہیں، عید عام سے بارہ ماچا ہے، یعنی وہ عید جو
تہہ نکالے۔

”اے موسیٰ علیہ السلام! جس نے تم کو یہ شہنشاہ ہمارا
 ڈالتا ہے۔ وہ عربی ہے جتنے ہو کہ
 اللہ کے بھی بڑا ہوتا۔“

اس طرح قتل کی یہ خبر مہمون ملک پہنچی تو وہ بہت مہموم ہوا کہ مہم کی جاپ جاپ سے
ملٹن ملٹن یہ کہ ہوا کہ سے نہ کی تلاش میں آئی تھی، یہ مہمون مہم سے
کارندوں سے سے پکے ہی پکے کا یہ خبر خوش شخص ہو رہا ہوا پکے پکے
تیار ہو کر اس نے حضرت مہم کی جاپ جاپ سے شہر سے آگاہ کیا اور آپ کو خبر
نے نکل کر یہ کام مشورہ ہوا۔

مختصر رہائی

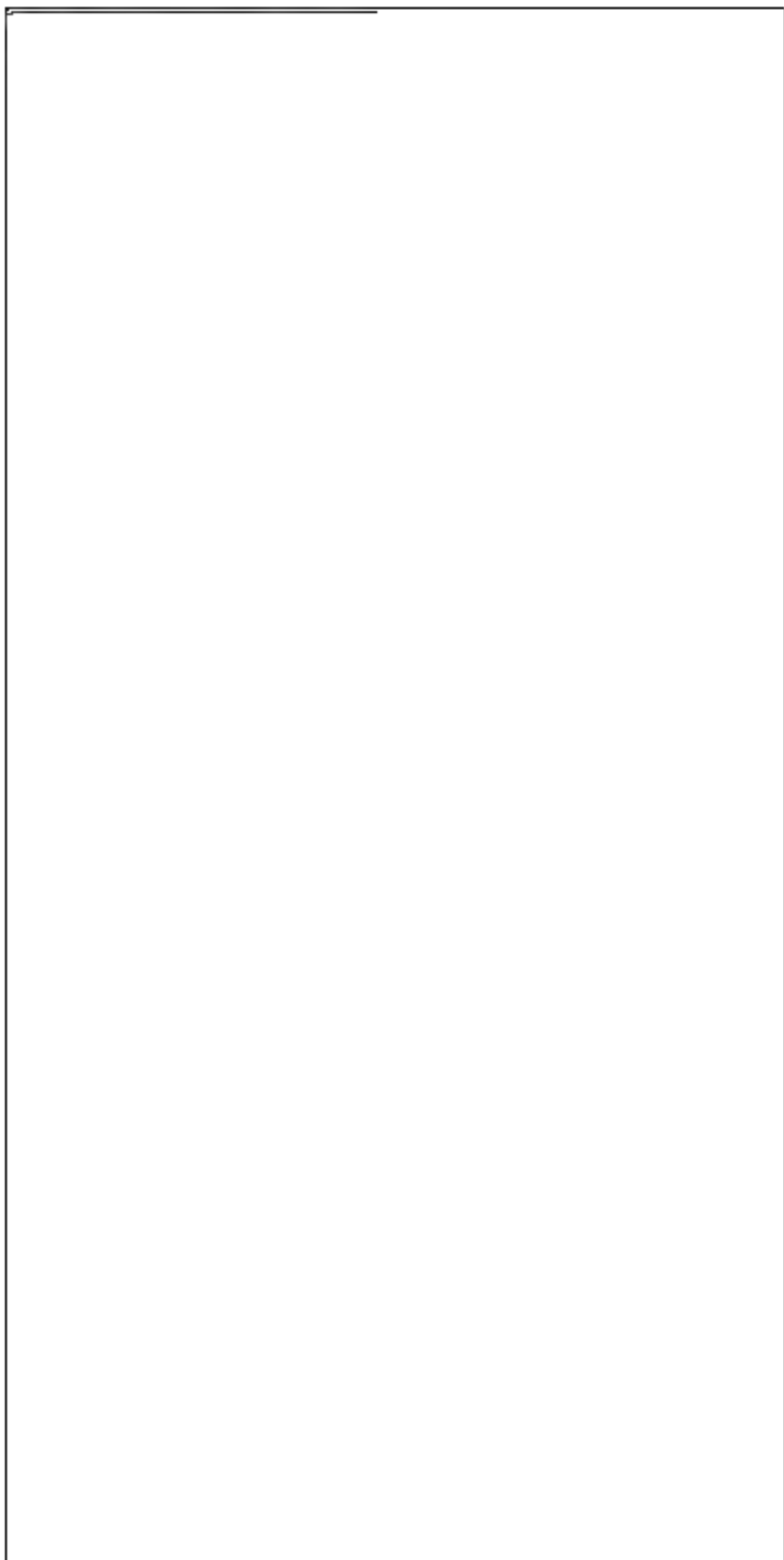
تو دھرتی مومن علیہ السلام حیرت منہ سے کہہ کر اٹھ کر آئے۔ آپؐ
میں سے کہہ رہے تھے کہ یہ وہی ہیں جو کہ آپؐ نے پہلے آپؐ بھی مصر سے میں نے نہیں
کے تھے۔ دیکھتے ہیں آپؐ پر چلنے والے تھے۔ جب آپؐ ملے ہیں۔

وقت سر پر تھوڑا ہوا تھا۔ سب آپ س رستے پہ چل پڑے۔ دین و طرفہ چا
 تا تھا تو آپ نے بلکہ حکم سے فرما دیا اور اپنے آپ کو کے یہ دیا اور اس
 کی کوئی کمی نہ ہوئی کہ آپ پرے جاتے اور حقیقت میں یہی رستہ جس پر آپ دس
 دس تھے آپ نے اس میں تفسوئی صرف جاتا تھا (نقص منہجہ ان کثیر و تانیہ
 ۱۰)

مدینہ طرف روانگی

ہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خط سے سے پیش نظر نہیں پڑے نہ ج میں
 نہایت احتیاط سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے رہیں نہ سے اور گل گئے آپ
 کی یہی جنگوں و محروم کو طے کرتے چلے جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے
 کوئی آپ کا دوسرا دور نہیں تھا۔ اور آپ اللہ تعالیٰ نے میں یہ چلے پڑے تھے۔
 اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر پناہ فرمادی۔ اور آپ کا رخ اس مقصدوں طرف پھیر
 دیا۔ اور وہاں پہنچ گئے جس تک فرعون کے ہاتھ میں پہنچ سکتے تھے۔ اس مقام کا
 نام مدینہ تھا۔

”میں حضرت صاحب علیہ السلام کی قوم کا کٹا تھا۔ جو مدینہ منورہ اور شام کے
 درمیان توبہ کا ایک تجارتی مرکز تھا۔ میں پر وہ نال ہے۔ جہاں پر حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کے دو بیٹوں کو پناہ دی تھی۔ مدینہ یا قوت
 و قریبی و رید سے مل جاتے ہیں کہ رید فرماتے ہیں کہ میں یہاں سے نہیں
 جاؤں گا۔ یہ وہاں سے ڈرنا ہے۔ اور اس کے وہاں سے نہ ہونے کی وجہ سے
 اور شام میں نہ ہونے کے واسطے سے یہاں پہنچا ہے۔ اور اس کی نہایت
 راتے ہیں۔ ”میں کا عربی شعروں کے شعر میں بھی آتا ہے۔ اور
 مدینہ کے رہنے والے وہاں کے نام میں نے سنا ہے کہ یہاں وہ مدینہ کے نام سے
 ٹیٹھے رہ رہے ہیں۔ اور وہاں کو ہمیں پتہ جیسے میں سامنے لگی ہیں تو دعا کے



جب حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہنا نہیں پہلے مدینہ کی یہ صومریہ شہرت مدحظہ فرماں تو یہ کچھ رات پہنچے صوبہ پیاں اور تھکاؤ بالکل صوبہ گئی اور آپ نے اس میں ایک عیدہ پیدا ہو اور وہ ملک میں قدم پر تارو ہو گئے جو نہیں مزارچہ ہمارا لقا ہو کہ ان جو تیس کوں وقت بدو کی صورت ہے اور مجھے اس وقت سے ریورڈ کو پین پلا رت بھی ریورڈ کی مدد ملی چاہیے

گوں یہ شہرت رما ہر کسٹوں نے نیب رتا رہا چاہے وہ نہیں جانتے ہیں یہ نہ جانتے ہوں یہ نہیں کہ مشہور اس کی اعلیٰ قدرتی ہے اور وہ خود چیمہ ہوں کا اس خلق ہے۔ ورنہ ظاہر ہے کہ یہ وہی ظاہر ہو گئی ہے۔

وہ یہ مونی عیدہ نام تو اللہ تعالیٰ کے کلیم ہے وہ نیل میں پیدا ہوئے تھے۔ اس وقت پہنچے ملک مصر سے اور غریب وطن اور بے بہار تھے کہیں آپ کا پاپ یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی رحمت و شفقت و مہربانی کا مرثوہ۔ واللہ تعالیٰ کے مضبوط نظام سے ہم پوچھتے۔ یہ وقت غریب وطن اور بے بہار ہونے کے پوچھو، پسوں نے بہت ہی دور آگے بڑھ کر ان کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا۔ اور رفتہ رفتہ مدد کی کام مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بڑیوں سے پوچھیں

مختصر جو قبل تھا یہ مہم مباحثہ تک و قصص

۵۲۳

یعنی تم کس طرح مزارے کیاں پہنچاں ہڑی ہو ورنہ یہ تم نے پہنچا ریورڈ کو روک رکھا ہے کہ کیاں سے جو بایا۔ کہ ہم مہربان کا متعلق نہیں رہتیں۔ اور وہ ہے چہ وہ اس کے میں ملک سکیتیں۔ اس نے ہم سے ہمارے کے حدی میں پہنچتی ہیں۔

مصر میں مونی عیدہ نام ہے پوچھا۔ کہ تم خواہم بریاں میں چرتی ہو۔ میں نے بتایا۔ کہ ہمارے والد بہت پورھے ہیں۔ اور وہ پورے ہاتھوں سونے کے مکرپاں نہیں

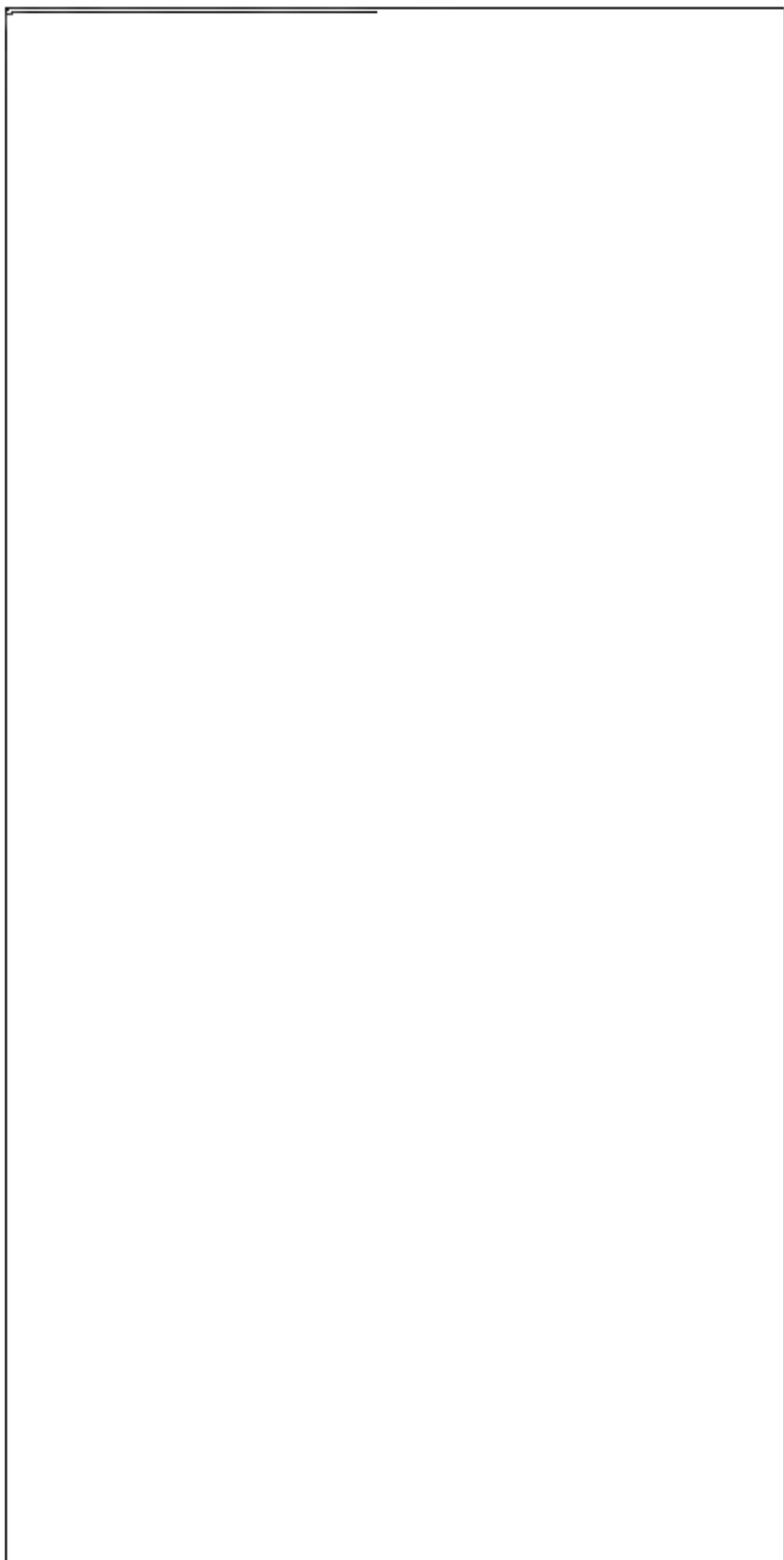
چرے سستے۔ اور نہ نہیں پائی پاتے ہیں۔ سستے ہیں یہ کام نہ آتا ہے۔
 جس جھٹ سے سوئی عاید۔ عام سے اس کی بے کسی مدد حفظ مرقع و ن سے لڑا ہوا۔
 تم چ عو میں تمہاری مکر میں پائی پائی ہیں
 و اس دور میں جھٹ سے سوئی عاید۔ عام سے یہ دیکھا کہ چہرہ سوں سے کونوں کے ہر
 یکا بھائی پتھر لکھ دیا ہے۔ کئی ادنیٰ مل رخصتی نہ ہو میں۔ مذہب سے سوئی
 عاید۔ عام سے اگے لکھ یہ بھاری پتھر۔ عام سے تمہیں نے ریوڑ پائی پائی ہیں۔
 پتھر ہوا۔ عام میں سے وہ لکھ دیا۔ اور پائیوں کو پائی پائی۔ عام سے ایک قریب اور مت
 سے یہ میں چ رہیہ گئے۔ و نہیں تیکہ چہرہ میں سے تھکے مارے۔ جہ کے
 پیات سے رہنے گئے۔ و رہوں۔ دل سے پنے پر دکھار سے دنگائے گئے۔ و
 عرض رہنے گئے۔ عام سے یہ دکھار میں کس شدید رخی میں تہ ہتھار سوں۔
 پر دکھار میں شبہ ہوں و نہ و سوں۔ پر دکھار میں تہ سے فضل ورم کا تھار سوں۔
 قرآن مجید نے کس وحشت نام صورت حال کی تصویر کشی کی ہے۔ لڑا ہوا
 و کی تھالی ہے۔

"اور جب مدین کے پانی کے
 مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں
 لوگ جمع ہو رہے ہیں۔ اپنے
 چارپایوں کو پانی پے رہے
 ہیں۔ اور اس کی طرف
 عورتیں بھی بٹریں روکے
 ہڑی میں موی مایہ
 لٹکانے کے ہاتھوں کیا کام
 ہے۔ تپتے ہیں۔ کہ جب تک
 تپو ہے چارپایوں کو
 نہ جائیں کم پانی نہیں پیا
 سکیں۔ اور مرے دے دے
 مرے ہو رہے ہیں۔ تو موی
 مایہ لٹکانے کے
 بکریوں کو پانی پے دیا۔ پھر
 راستہ کی طرف چلے گئے اور
 نئے گائے کے ہاتھوں میں سنا
 متھیں ہوں۔ تو مجھ پر پانی رحمت
 نازل ہوا۔"

سَمَاءُ رَدْمٌ مَّذِينِ وَحَد
 عَلَيْهِ أَمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَنْقُضُونَ
 رُوحَهُ مِنْ دُونِهِمْ أَمْرًا سُب
 دَرْدَانِ كَقَالِ م
 خَطْبُكُمْ قَالُوا لَا نَسْمَعُ
 حَتَّىٰ يَصْهَرِ الرَّعْدُ وَابْنُ
 شَيْخٍ كَبِيرٌ قَالُوا فَمَنْ هُوَ
 ثُمَّ سَوَّىٰ إِلَىٰ لُطَيْفٍ
 رَبِّ سَلَامٍ أَمْرًا سُب
 مِنْ حَرِّ الْقَوْمِ

ۛۛ الفصل ۲۳ ۛۛ

ہاں! حضرت مومن علیہ السلام ایک لہو تعالیٰ کے محتاج تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی
 ہر نعمتوں کو ہمارے یہ وقت کی باتوں کی نظر زریں کرتے۔ اور ہر وقت
 کرتے اور ان سے ہم چیرا رہتے۔ اور یہاں ابھی آپ نے مشکل کے وقت



معاملہ کرتے ہیں۔

کہ ن ہیں بس نہایت دیا فحاشہ حدھما مفسی
وہ رن سے پلٹی ہوئی آپ کے علی اسحیاء
پس پوچھیں۔

خبر کے سامنے ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کی یہ صفات نے پوری
صراحت منصف تھیں اور اس نے اس کی سے شہادت دے دیا ہو مگر اسے کہ خوا
حد کے سے آپؐ کی پادشاہی اور پادشاہی کے حاصل سے جس سے ممتاز
ذاتی۔

حضرت صفورۃ نہایت باوقار و پیر سے پلٹی ہوئی حضرت مہدیؑ کے سامنے
پہنچیں۔ حضرت برکت اللہ علیہ السلام کے ہاتھ ہیں۔ کہ ان کی پس میں
بارہ کی عورتوں کی طرح مارا بخیرہ و مسکے کی ہدایت باطل نہیں تھی۔

علامہ ابن شریعہ رحمۃ اللہ علیہ صحیح سند کے ساتھ حضرت عمرؓ کے رخصت ہونے کے بعد
سے مل فرماتے ہیں۔ کہ حضرت صفورۃ کی فون اپنے چہرہ و چہرے سے بھی طرح
چھپا رہا نہایت دیا ان کی نہایت میں حضرت مہدیؑ کے سامنے صہرہ نہیں
حاصل نہ کی شریعت میں چہرے کا پورا رنگ نہیں تھا

حضرت شعیب علیہ السلام کا بیٹا حضرت مہدیؑ کے نام
حضرت صفورۃ جانوں سے حضرت مہدیؑ کے کو اپنے ہاتھ کا ہائی بیچا
نہایت دیا نے ساتھ عرف عرف پہنچا دیا کہ

”میرے آپؐ کو بتا ہے ن ہی یلعزک لبحریک
تا کہ تم نے جو ہمارے آپؐ کی
پایا نے آپؐ کے ہاتھ۔

الفصل ۲۵

میں۔

حضرت صفورہ کا اپنے والد سے یہ پیغام نہایت ہی بے رحمی سے پہنچا۔ وہ بے رحمی سے ان حالات کی نسبت بازگو کرنے لگی۔ ان حقائق کا مکمل جائزہ سونا تھا۔ اس صحت کے لیے نہایت مختصر منٹوں میں یہ پیغام حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ وہ چونکہ اپنے کام کی میں مگن تھیں اس لیے معذور ہونا پڑا۔ اس کی ذمہ داری عظیمہ اور ترہیب نئی تھی۔ اس لیے اس نے اپنے والد کا پیغام پہنچا کرتے ہوئے انہیں ہلکی سی باتیں کہیں۔ اور ان کی بہت سی باتیں کہیں۔ اور ان کی باتوں سے انہیں نصیحتیں سنیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ پیغام سنتے ہی محمد بن حنفیہ کی ایک طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ بعل تصور میں لے کر جو آپ کے طور پر سوکھے ہوئے دیواروں کے ساتھ پہنچا تھا۔ وہ ساتھ ہی یہ خیال کر رہا تھا کہ وہ اس کی مدد سے عربوں کے سے قوتیں پا تھا۔ پھر وہ عمل تو نہ تھا۔ ان رضا جوں اور انسانی ہمدردی کی بنا پر پہنچا تھا۔ وہ وہی جیسے کہ انہیں ہر گز نہ لگے گا۔ لیکن آپ حضرت صفورہ کی مری شرمندہ و مایوس سے بہت متاثر ہوئے کہ انہیں نہ اپنے والد کی محنت کا مفصلہ پیغام نہ پہنچا تھا۔ یہ دعوت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ایک صوبہ عظیم و عزیز و مرہون میں اپنی زندگی وقف کرنا تھا۔ کامیابی کا شرمندہ تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں لے کر اپنے والد کے پاس پہنچا تھا۔ وہ انہیں لے کر ایک مہینہ پیغمبر کی روایت کا نظارہ حاصل کرتا تھا۔ اس پاک ذریعہ کی اس بننے کا عزت پر ہوتا تھا۔ جس کے بعد ان کی پامت کا دور تھا تھا۔ وہ خود انہوں نے اپنے رہنے کی تمام باتیں کے سے پوچھیں۔ ان کے بعد اپنے سرکار پہنچے۔

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی روایت سے
 ہی آنے والوں جانوں کو چھوڑ کر اپنے پیغمبر یا حق تعالیٰ کا نام منورۃ تھوڑا سا
 دھڑکے بہر تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تلوکار بزرگ کی دعوت قبول کرنے
 سے منورۃ کے سر پر حضرت شیخ علیہ السلام کے گدو چال پر سے روایات
 میں ملتا ہے۔ آپ نے منورۃ سے فرمایا اللہ کی ہمدی امیر سے پیچھے پیچھے چلی اور
 درجنے میں ہمیں سے کا شہ رقی ہے۔

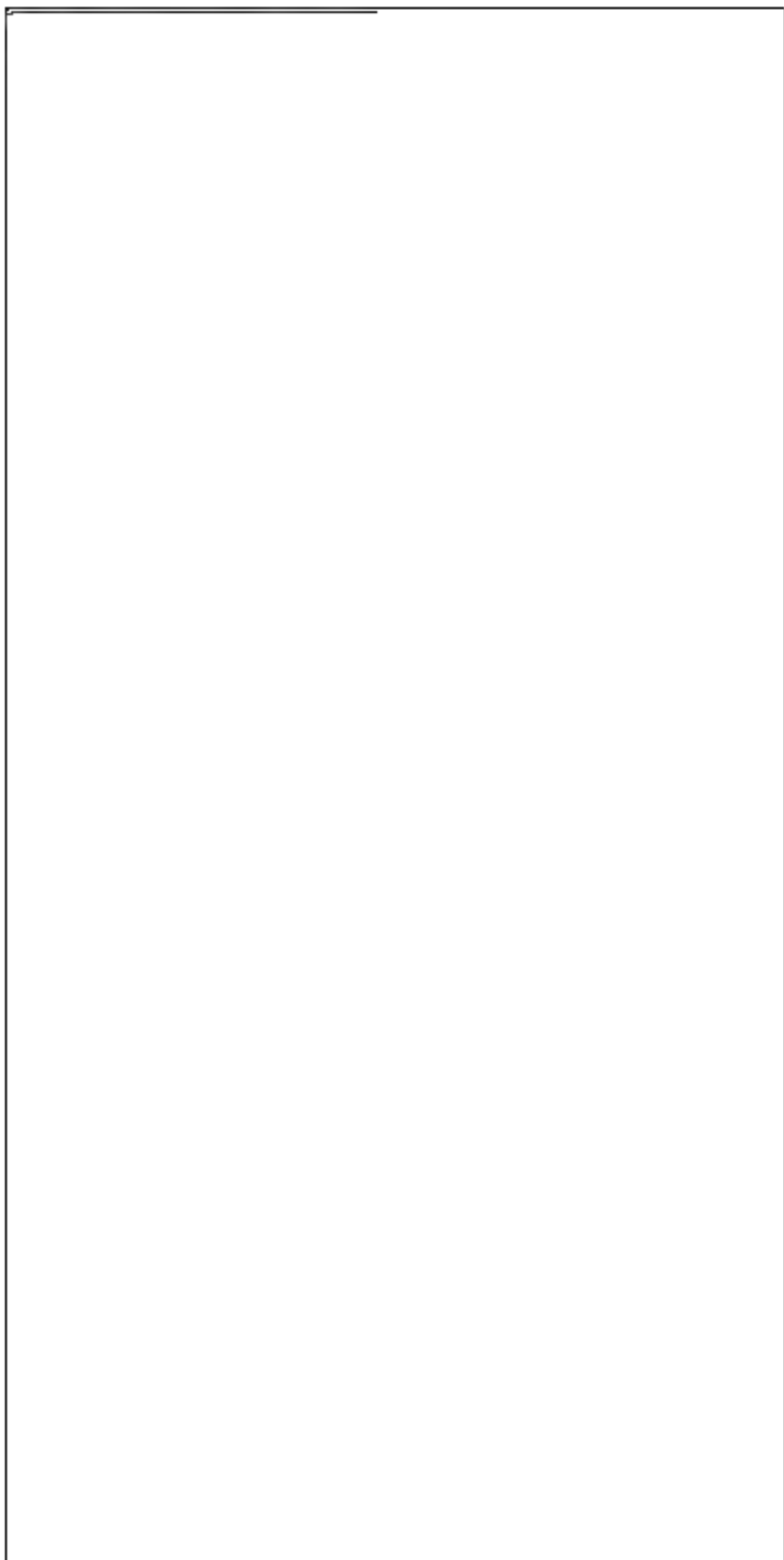
حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں

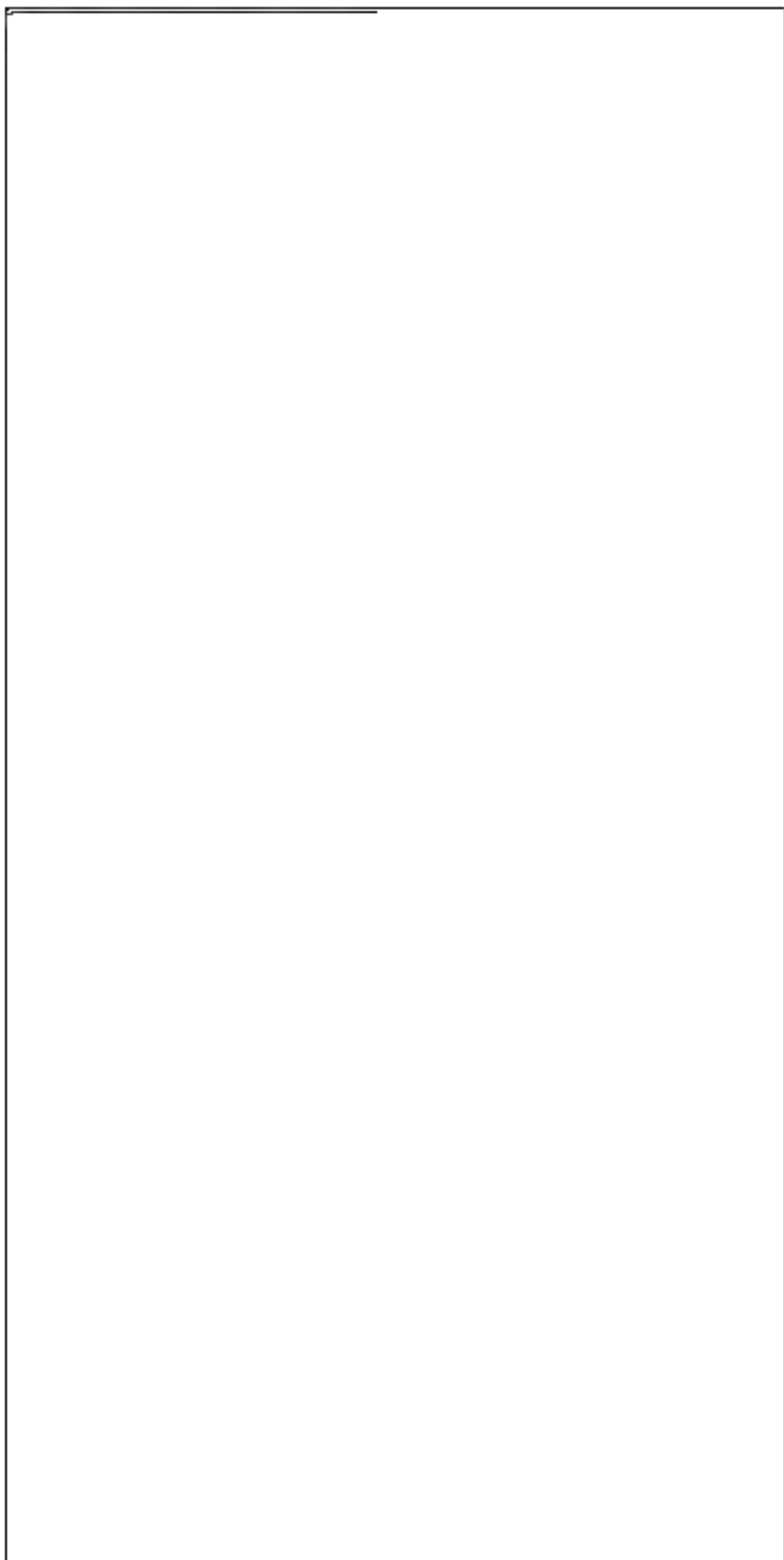
ہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں سے چل کر حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت
 میں حاضر ہوئے اور انہیں سلام کیا اور انہیں پناہ مانگا کہ یہ بھی پناہ
 کہ کنہات میں وہ مصر سے چلے یہاں پہنچے ہیں۔ فرات نیم وہ پیغمبروں کی
 کلمات پر عمل کیا کرتا ہے۔

فلمّا جاءه وقلص عليه	”جب وہ سامنے پہنچا کہ اس کی طرف سے“
لعصص قل لا تحف بحوث	اور نہ سے پناہ مانگوں یا تو
من اقوم الظلمين	انہوں نے کہا۔ کہ کچھ خوف نہ
۵ القصص ۵۴	رفتہ ظالم لوگوں سے بچنے سے

پس طرح حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خوف دہرا
 دیا اور انہیں حوصلہ دیا کہ یہاں تک ظالم فرعون کے ہاتھ میں پہنچ سکتے اور یہی
 کوئی فرعون کا نہ یہاں آتا ہے۔ یہاں مدین کا یہ خطہ اعراس کی سلطنت سے
 دور ہے۔ بلکہ یہ خطہ کنعانیوں سے زبائیں ہے اور یہاں تیری اپنی طاقت و ثناء
 متاثر حکومت ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شاہی





ہمارے ہاتھ مٹی میں بیویوں کو نال رہ جیت میں دے کر گھر کا باب بند کر دینا
 دیر ! حضرت مکی علیہ السلام کے منہ سے نکلا یہ جملہ حق اور سچ ہے۔

حسن کا بدرہ حسن ہی ہوتا ہر حجر، الاحمال لا

7. الحساب

۱۔ نیپ سبک کا پیر۔ نیپ سبک کی صورت میں ہو جاتی ہے۔

کہ کسی صاحبِ فرستہ جو تھکھٹ شعیب علیہ السلام سے جب نعمتِ مہربانی علیہ السلام نے حسنِ سبک کا ردِ ملاحظہ فرمایا تو انہوں نے اسے ساتھ نہیں لیا اور انہوں نے اسے تیار رہا گئے اور نہیں لیا۔ انہوں نے اسے اس کے لئے تیار رہا۔

[illegible]

"نہیں نے موی علیہ السلام
 سے کہا کہ میں چاہتا ہوں
 کہ پچھن وہ بیٹیں میں سے
 بس ہاتھ سے بیاہ دوں اس
 عہد پہ کہ تم ابھی اس میری
 خدمت رہو۔ اور اس سال
 پہلے ۱۱۰۰ تو وہ تہار نہیں
 ہے۔ وہ میں تم پر تعظیم نہ
 نہیں چاہتا تم مجھے انشاء اللہ
 نیک دُکوں میں دے گا۔

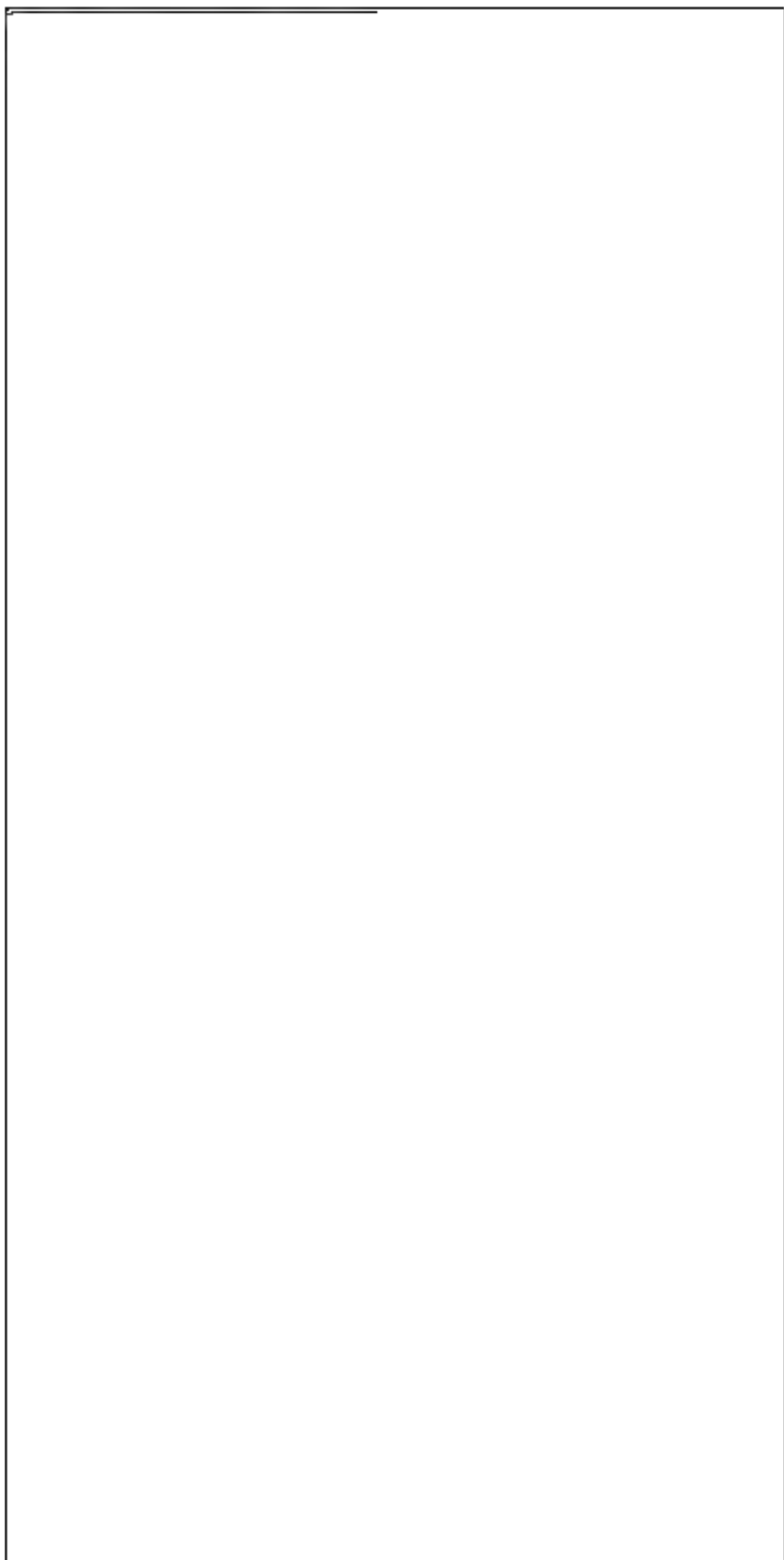
قال اسی ارید ان اکحک
 حدی سئی ہئیں عسی ان
 لآخر منی سئی حیح فان
 ثمب عشر افس عدک
 وما رید ان اسق علیک
 مسجدی ن شاء اللہ من
 لصلحی

الفصل ۷۲

معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مونی علیہ السلام اور صفورہ کا نکاح ہی صل متصوفا تھا۔ یہ
 بیٹھ کر یہاں پہلے کامیاب کر کے موصوفات سے لے کر غور پر حضرت شیخ علیہ
 السلام نے آپ کے ذمہ لیا تھا۔ اور آپ میں حضرت موی علیہ السلام اور حضرت
 صفورہ کی بہتری کا جذبہ تھا۔ یہاں سے حضرت علیہ السلام نے آپ
 سے فرمایا کہ میں غور مشقت کے یہ کام آپ کے مرثیوں کا چاہتا ہوں۔ اس میں
 تمہاری جگہ ہے۔ یہ گھر اور مال موی تہار علیہ السلام سے ہیں۔

اور میں سب سے پہلے مجھے یہ کار اور وہاں پہلے گئے

اور میں موصوفات سے ایک اور موصوفاتی متنبہ ہوتا ہے۔ کہ کامیاب و صاف ہوتے
 وہ نہایت خود بینی مٹی و عیہ و عیہ و عیہ سے پیش کرتا ہے۔ اس میں کوئی قباحت
 نہیں۔ یہ یہاں رہا متنبہ اور انھیں ہے۔ اور مست یوں سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
 بھی یہ بات ثابت ہے۔ کہ جب کسی کو کوئی صاف پرہیز کار کا فقر آجائے تو وہ
 اس کو اپنی بیٹی کے شہین شان جان کر اس کے سے انتخاب کرے۔ اور اس موصوفات



'موسیٰ' نے کہا۔ کہ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اس معاملہ پر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جو
 چھ مہینے پہلے ہوئے تھے۔ اس پر قوم رسولوں کا۔ ورنہ مومنوں سے آخر تک نہیں رہے گا۔
 ورنہ یہ کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے یہ مطلب ہے۔ کہ وہ لوگوں کے معاملے پر ثابت قدم
 رہیں گے۔

ورنہ قریشی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر قسم لی تو اس کا کیا ہے۔

کہ جو معاملہ ہم آج میں
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
 اَلْحَلِیْلِ اَمِیْنِ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

و مخلوق میں سے ہر نبی شخص کے معاملے پر گواہ نہیں تھا۔ بنا فریقین سے
 معاملات میں سے اللہ تعالیٰ کو سچ میں رکھنا

تاہم تاریخ و ہر ماہیت بخیر سے اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ
 السلام نے ان لوگوں میں سے انہوں نے یہ کہتے تھے کہ حق فرمایا۔ و صحیح بخاری میں حضرت
 حمید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ مجھ سے حیرہ کے ایک یہودی
 نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہودیوں سے دس دن مدت پورے
 تھی۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ میں نے عرب عام سے اس کے بارے میں

پوچھیں گے۔ مہارتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
پوچھا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ طویل مدت و درود و خوض و زہد است۔ یہوند اللہ تعالیٰ
فاروس جو کہنا ہے و راجحانہ ہے

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تفریح در لیس میں خطیب بغدادی سے روایت نقل کرتے
ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے شہزادی کے سبب تم نے پوچھا ہے کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے انہوں بدتوں میں سے کون مدت پوری فرمائی تھی تو بتایا کہ
سب سے زیادہ دیر بہرہ ورجبہ سے ہال ہو۔ کہ وہی خاتون سے آپ نے اس
فرمایا۔ تو ہو کہ اس انہوں میں سے چھل کے ہاتھ۔ دیر وہی خاتون تھیں۔ جو
اپنے ہر مختصرہ کا چم سے آپ کے پاس آپ دینے کے سے تشریف لائی
تھیں۔ ورجبہ اس خاتون نے آپ سے خط سے مومن علیہ السلام کے قوی و ریش
ہونے کا ذکر کیا۔ تو وہ دے پوچھا۔ کہ اس طاقت کا مددہ نہیں کیسے ہو؟ تو
خاتون سے بتایا۔ کہ ہوں سے ہر کی پتھر ٹوٹیں کے وپر سے ہنپا۔ ورجبہ میں
سے جس کا اس سب سے نوٹیں کے م۔ پر وہ ورجبہ پوچھا تم سے اس
مانت وری کا مددہ ہاں سے گایا۔ کہ نہیں کہ اس نے مجھے ہاں۔ میرے
سے گئے میں بد میرے پیچھے پیچھے چلی آئی۔ اس کی نظر۔ پڑے

ماہر مدینہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے چٹا ہے میں فرمایا ہے اس کا یہ نام
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت کے مطابق ہے جب انہوں نے حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ
حضرت مومن علیہ السلام نے چھوٹی سے کایا فرمایا ورجبہ مدت پوری فرماں۔
حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے اس ہر تک یہ خدمت انجام
دی۔

کے صاحبزادے حضرت مولیٰ علیہ السلام نے معہد کے مطابق خدمت سر انجام دی۔
 حضرت صفورہ خاتون سے نکاح فرمایا اور بیٹیاں کہ صفورہ خاتون سے اپنے والد
 کے شعور کے یہ وصال ہوا۔ جسے کہ وہ بڑی اور مات و رسیں آپ
 سے مدد و نفع رہے ثابت رہ گئے۔ اور یقیناً آپ کو تہ و مات
 کے علی مرتضیٰ پر فائز تھے

پہلے بھی بکریاں چہرے کرتے تھے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصہ
 رہتے۔ آپ سے معہد اللہ تعالیٰ کی توفیق و تمہید میں رہتے۔ آپ کا مقام
 زمیں پہنچا۔ میں آپ کا مصلحت کی پیرائے ہوئے۔ بھی اپنے نفس و رواج
 کے بارے میں غور و فکر کرتے تو بھی۔ ماہوں اور زمیں کی تحقیق میں تدبیر و توسی
 رہتے ہوئے۔

درحقت مولیٰ علیہ السلام کا طریقہ پرمانندتہ کے ہیں مطابق ہے۔ کہ بکری
 ٹیٹ میں حضرت ابو مریمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رہا ہوا ہے کہ کہ حضور صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو بھی کسی کو بکریاں حوث ہوئے۔ اس کے گھروں
 ضرور چربی میں سے۔ اور رضوان اللہ علیہ۔ رضی اللہ عنہ۔ باہر ہوئے۔ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم یہاں پہنچے۔ آپ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں رہیں
 قرآن مجید سے مقام پرندہ ہوں بکریاں چہرے یا کہ نہ

حضرت صفورہ کا مبارک سفر

مدین میں رہتے تھے۔ یہاں یہاں بھی آگیا کہ حضرت مولیٰ علیہ السلام کو وطن
 دیا۔ لے گئے تھیں۔ اور جہاد و صلیح کے ساتھ خوش رہنے والوں کی مدت
 بھی حیران کنی۔ حضرت مولیٰ علیہ السلام کے دل میں مصروف ہونے کا شوق ہر آید
 اور اپنی والدہ کے قدموں میں صلیح اپنے کا جوش و ہوش میں تھیں۔ جس سے وہاں
 یکے بعد دیگرے آپ مدین آنا پر تھے۔ آپ مدین میں تھے۔ میں آپ کا دل پر

و بدو طرف گارہا تھا۔ آپ واپس اپنی مدد بختر مدد بری مہنہ نے
 فرعون کے نکل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۶۷ھ پڑے گئے تھے اس دن و مدد
 محترمہ کی طرف سے کی۔ اُن کی تھی۔ ان دنوں سستیوں کو ملنے کا شدید عید آپ
 نے اس میں پیدا ہو رہا تھا وہاں آپ نے بھائی مارون بھی تھے۔ اس کی ہمہ ہی میں
 حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرعون کو پیغام بھی دے رہا تھا اس سبب وہ میریوں
 سے کہ انہیں پیغام دینا۔ یہ وہ شخص تھا جس سے محبت آپ کی پرورش کی تھی۔ اور
 انہوں نے اس سے بچنے میں اس طرح غلبہ شہادت فرمایا تھا کہ۔

”میرے آنکھوں کی بھند باندھ کر رکھ لی

و پادریں بھی تھاتی ہوں گی۔

موجودہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موت یہاں بھی گئی تھی۔ اس
 دن کے سلسلے میں انہوں نے مصیبتیں و مشقتیں بھی برداشت کیں۔ اور اپنے
 خالق و مالک پر دعا گار نہیں بلکہ تعالیٰ پر دعا میں زرخیز تھی۔

رَتَّ لِي عَمْدَكَ بِنَا	میرے پروردگار میرے
فِي الْجَنَّةِ وَ بَنِي	نے جنت میں پہنچا کر
فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهِ وَ بَنِي	کہہ بنا۔ مجھے فرعون اس
مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	سے ملک سے نجات بخش اور
۵۱ الْحَرِيمِ	ظلم و گنہگاروں کے ہاتھ سے مجھے
	نجات عطا فرما۔

سچا ہونے کا بدلہ مصر میں موسیٰ علیہ السلام نے مصر میں معذرت کے سامنے
 ظاہر کیا۔ اور کہا کہ میں اپنی والدہ کیس و رشتہ داروں سے ملے گئے تھے چاہا جاتا
 ہوں۔ اور میری خوش ہے کہ تم بھی میرے ساتھ چائے گئے تھے سو چاؤ۔
 یہ وہ میرے گھر وے اور چور خاندان میں پر ہے۔

وہی وہی کے سے موقوف رہے۔ کافی عرصہ رہا۔ اور وہ وہیں صبر کر گئے۔ حضرت موسیٰ
 علیہ السلام نے حیدر صاحب سے کہا کہ میں نے حضرت صفورہ اور وہیں بیٹا و بیٹیاں
 اور جو آپ سے پہلے وہاں رہے ان کے سے حیدر سے کہا کہ ان میں سے کبھی سے
 مل جائیں تاکہ ان سے چٹنے اور روشنی و تہجد کریں

کہ یہ طور

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دیکھ کر وہ وہاں تو وہ عورتوں میں صاحب سے
 نہیں دیکھی تھی وہاں وہی وہاں کہ بہت مسرت ہوں آپ نے یہاں کی طرف
 متوجہ ہو کر فرمایا معصومہ بتا یہ دیکھ کر یہ میں نے معصومہ بتا ہوں گے بھی
 سے وہاں وہاں سے مصر کی طرف چلے گئے۔ شیخ رحیم بھی معصومہ بتا گا کہ
 میں نے فرمایا کہ آپ یہاں ٹھہریں۔ تو میں کہہ دیا کہ وہاں سے تپ
 رہا وہاں رہیں اور روٹی بھی یں گے۔ اللہ عظیم نے اس نازک اور مشکل مقام
 پر اس عورت کو فرمایا ہے۔

”جب موسیٰ علیہ السلام سے	ذقن موسیٰ لاخلہ ابی
چٹھہ ہوں سے کہا کہ میں	اسن ماؤ اسانکم مہا
آک دیکھی ہے۔ وہاں	معصومہ اوانکم شہاب
سے نہ کاہتے تھے وہاں	فلس لعکم بصنوں
ملگتا ہوا تھا وہاں سے پاس	العمل ۷۷
تھیں تاکہ تم نہ پڑو	

فرمایا یہ فرماتے ہیں۔ (اسنٹ ماؤ) سے مراد یہ ہے کہ مجھے کس مٹی
 سے میں نے سینے اور وہاں مٹی کے سے لیا ہوں۔ (معاذی القرآن)

۱۰۱ کی مقدس

ہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حیدر سے میں بھی جانتے ہوں کہ اس کی

صرف بڑھے ہووے سے آپ نے ابھی تھی۔ اور آپ کا بدن مارکسپلی سے ترتر ہو رہا تھا۔ اور آپ ہاوی عیون کی جانب بڑھے چلے جا رہے تھے کہ تھوڑی دیر بعد آپ نے ہاوی عیون میں عیسٰی چہرہ محفوظ کر لیا کہ وہاں رنج چہرہ اور تھکی کا نام نشان نکل نہیں تھا۔ اور کائنات پر ایک سا سا چھوٹا سا تھا۔ رینزس ہاوی میں یہ عجیب سا سونہ اور حیرت انگیز تھا۔

کون چہ آپ کے دل کو یہ دیتی۔ کہہ رتی معصوم ہوئی تھی یہیں آپ کو پتہ نہیں چلا تھا۔ یہ کیا جہ ہے؟

کس طرح آپ آگ کے آگے پہنچ گئے۔ کہ چو تک آپ، غیب سے آ رہے۔ اور یہ بائبل صد رب حق کی طرف سے آ رہی تھی۔ اس مقام سے پارے میں نہ پا رہی ہے۔

یہ کہ دہشت میں جو آگ
سورگ میں ہی لدر
کے راز دہ۔ ورحہ جو تمام عام
میں حوالہا و سحران اسہ
کا پرہ راکار ہے پاک ہے۔
رٹ علمیں

۵۸

یہ کہ اس رخصت میں عیون کا سمجھنے پر نہ گا۔ خوف آپ نے رگ،
ریت میں مہیت میں اور یہ۔ سننے کی آپ۔ وہاں سے بھاگنے کا سوچا
کہ آپ کو محسوس ہو کہ بائبل صد رب کی طرف سے آ رہی ہے۔ اور رہا
ہو یہ بارخ و عین۔ آپ کے آپ کہہ رہے۔

بہا منی عیون کے آگے اور قریب ہو گئے۔ کہ اپنی ضرورت سے۔ چنگاری
کے ہیں۔ اور گھر وں کے سے چاہیں۔ کہ چاہیں وہاں خستوں و خستوں
اور نوریت سے چاہیں۔ اور تمام تھکے ہوئے روتی سے چاہیں ہو گیا۔ اور خدا سے رب
حق کی جانب سے آ رہی تھی۔

"موی صید نامہ" میں
 نمبر پروردگار ہوں چنے
 جوتے تارہ کرتم بپائیزہ
 وہی طوی میں ہرے ہو"

بموسیٰ اسی انا ربک فاحص
 غلبک انک بالواد الخلدس
 صوی
 ۵ ۴ ۵۵۵

یہ کہ رخصت موی صید نامہ مزید ظہر گئے یہ آہ رخصتے دلی بھی نام
 ہا نے آری تھی کہ

"وہ میں سے تمہیں اتقیب ر
 یہ پہلے جو حکم دیا ہے تے
 سنو۔ بے شک میں ہی حد
 ہوں۔ میرے سوا ولی منہو
 کش۔ تو میری مہارت مرو۔
 و میر کی یاد کے سے ہمارے ہی
 رہ۔ قیامت یقیناً آئے وہی
 ہ میں چاہتا ہوں کہ میں کے
 وقت کو چھیدہ ہوں تاکہ ہ
 شخص جو کہ شش رے ک کاہ۔
 پے جو شخص میں یہ میں میں
 رہتا ہ پنی ڈم ش کے پیچھے
 چتا ہے کیس تمہیں میں کے
 یقین سے نہ روک دے تو میں
 صورت میں ہم ہر موجد ہ"

وا انحر ربک فاسمع لما
 یوحی فی النبی اما اللہ لا الہ الا ان
 فاعلم فی و فم ابصوہ لدکری
 حمد ان المناعہ الیہ اکاد حقیہا
 سحر فی کف نفس مما سعی
 فلا یصلک عنہا من لا یومن
 سہا رابع ہذا فی شرح
 ۵ ۴ ۵۵۵

حضرت موی صید نامہ کے پنے جسم کے روئیں روئیں سے اللہ بل واد کے

مریہ ٹپ و مریہ و تھو۔ اور میں پررتے ہی آپ کا وہ مصائب غصہ زدہ ہے
 کی صورت اختیار کر گیا۔ جسے دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام احشوت ہو رہے
 گئے قریب ہی کہ آپ خوف سے رہی جاتے کہ آپ کے طمیں و تسمی کے
 سے مامور سے صدے ربانی آپ کے کان میں پڑی

لے ہوئی عیہ مریہ و تھو۔ یسوسی لا تحف الی لا
 ہمارے پاس پیچھے رہیں بحاف لدی لمرسوں
 تھے۔ لعل +

و آپ نے میری و طمیں کے سے حدے ریم نے پکار
 "یہ کہ پٹی بھل لہو تو جب راقی عصاک سے ر
 آپ نے دیکھا تو وہ رست ر ہنہنہ
 رہی تھی۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور رمانی کی طرف متوجہ ہو رہے ہو گئے۔ اور دیکھا
 کہ عرصہ کی صورت بھو رہا ہے۔ اور آخر دیکھ دیکھ رہا ہے۔ وہ مملکت
 رنپ کی صورت اختیار سے ہوئے ہے کہ خدا سے مالک و محتاج کی پائپ سے یہ
 و حلم صواب

سے پڑا۔ و ررہ مت م حمدھا ولا تحف سنعیدھ
 سے بھی کہیں سے ت سیرہک لاؤلی طہ
 میں دایر گئے۔

اب جو آپ سے ہنہنہ رہا رعب و تھو میں پڑ تو وہ پہلے ہی میں عصائی تھا۔
 جس سے آپ ہانوس تھے و سفر ہنہنہ میں آپ کے ہاتھ میں رہتا تھا۔ یہ غنہ ریم کی
 جاب سے آپ کا پس بٹڑ تھا۔

روشن اور پمکد رہا تھا

ہا یک درمختہ کے ظہور کے تضرعت مونی علیہ السلام میں صادر ہو۔

یہ باتھ اپنے سر ہون میں سنک بدک فی حینک
 نادر و غیر کسی تیب کے سید بحرُح یصباء من غیر سؤء
 نکل آئے گا اور خوف اور راعصم انک حاحک من
 ۵۔ کی وجہ سے پہن ہوا لربہ الفصص ۳۲

پہی طرف تیرنا

کرموں کی منافع حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پناہ میں مبارک اپنے
 پیوں کے نذرانہ کیا اور چاہیں کہ یہاں میں چنب رہا تھا۔ اور یہ
 آپ نے انہیں ہاتھوں پہنچے پر رہا تو آپ کا خوف و اضطراب چاتا رہا۔
 اور آپ بظاہر عامہ میں ہو گئے۔ پھر وہ دن میں آپ کو وحی کے من قدر
 صلت میں چاہتے ہیں۔

یہ وہ ہیں تمہارے پروردگار قدسک سرہامان من
 کی طرف سے ہیں ان کے نک الی فرعون و ملائکہ
 ہاتھ لڑوں اور ان کے یھم کانو قودا فسمیں
 ۵۔ ہاتھوں کے پس چاہتے ہیں

۵۔ الفصص ۳۲

کثرت ہم ظاہری سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ میں اللہ تعالیٰ کی
 بابت سے متعجب بات تمہیں بتاؤں گا۔ اور وہاں تک پہنچا
 عامہ رہے ہیں۔ اور اللہ ربکم نے انہیں ہاتھوں میں پناہ سے چاہتے ہیں۔

کے لئے تیار رہیں، ان سے کس دھارے کی تکمیل ہوگی۔

حضرت صفورۃؑ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی خوشخبری سنیں

ہم حضرت صفورۃ خاتون کو ان کے لیے بس چھارتے ہیں۔ جو چاہے شہ کا
نظر دے رہی ہیں۔ اور میں نہیں معلوم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام وہاں متا جاتے
ہم ہلائی میں اتنے وقت بیت آباد۔ اور صفورۃ وہاں یا عودتی رہیں۔ اس ہم کتابا بنے
میں کہ جناب صفورۃ کا اس ذات جی ہاں رہا ہے۔ اور وہاں وہ رہتے ہیں
اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تھیں

یہاں سے۔ تھے میں حضرت صفورۃ کے شہادہ میں نہیں پہنچ گئے۔ شب
ساعات میں پی نبوت اور نبوت کی خوشخبری سالی، و پھر اس نے بعد یہ مصر کی
سرفہ چلا پاتا۔

حضرت صفورۃؑ مصر میں

حضرت صفورۃ خاتون کی مصر میں زندگی سے بارے میں ہم تفصیلات میں جاتے
ہیں ہمیں یقین ہے۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زہدیت میں ہر پور
زندگی بسر ہوئی۔ وہ فی غنہ رہا۔ ان کی زندگی میں ہمیشہ کی سعادت و مددگار
رہی ہوگی۔ اور یہ وہاں رہتے رہتے اور مصالحت کے متعلق کر پڑے تھے
ہوئی۔ اللہ رحیم مصر سے صفورۃ سے رستی ہو۔ اور غنی شہت سے نہیں اپنی رعیتوں
میں شامل رہے۔

وہو رحمہم نواحمین

مفت زریں چایا اعلیٰ زمین پر مختلہ پیشاپا اعلیٰ مکتب عمران

پاک سیرت والا، نہ خاندان کے ساتھ سے نہ ایک دنیا یہ بزرگی کی باتیں پتی ہوں۔
 پرہیزگاری کی خاطر سے پرہیز الچہ بھی ہوئی۔ طہارت اور پاکہوں کے مابین
 میں رہائی کے لئے ہوئے۔ درجۂ اللہ تعالیٰ کی حالت میں مشغول تھے فطرت
 عظیمہ کی دنیا میں بسد پرہیزگوں کے آسمان کی روشنی سارے ٹیپو کا رخصت میں سے
 یہ نبی کی مدد محترمہ اور یہ ابریم نبی کی بیوی اور یہ سلیمہ خیمہ کی مدد اور
 یہ نبی مریم کی حق محترمہ اور یہ میں محترمہ پیشیت علم کی حضرت زہرا علیہ
 السلام کی زہرا محترمہ اور

خالی کے ساتھ خاص تحقیقوں پہنچا دینا چاہیے۔

حضرت رشاد علیہ السلام خاتون کافی عمر رسیدہ ہو چکی تھیں اور آپ پیدائشی بانجھ تھیں اور آپ کے پاس عرصہ در سے کوئی بچہ نہیں ہوتا تھا۔ اور عمر رسیدہ ہونے کے باوجود آپ باطل و جوں و شیزہ کی مانند تھیں۔ اور ان صدموں کی زندگی گزار رہی تھی۔ اور حضرت زریہ علیہ السلام بہت بڑھے ہوئے تھے۔ عمر بڑھتا ہوا۔ اور ہاں میں پوری طرح غیری کی تھی۔ یمن میں اپنی بیوی سن رسیدہ ۲۰ سالہ ہوا۔ صحت مند بنائی چہرے کی مانند تھیں۔ اور جو سب دیکھتا ہوا شخصیت سے مرعوب ہو جاتا۔ ایک معجزہ نمودار میں آتا ہے۔ کہ حضرت زریہ علیہ السلام حضرت مریم علیہ السلام کی حالت سے اور ان میں حضرت مریم علیہ السلام تھائی کے حاصل نعمات مدح و تحفہ پاتے ہیں۔ اور ان کی رحمت واللہ تعالیٰ کی جانب سے سمجھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مریم کی توبہ و مہربانی سے توبہ کرتی فرماتے ہیں۔ تیرا تاریکی سے شمس پر روشن چہرہ آجاتے ہیں۔ اور مریم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول و برزیدہ تھیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے شش و پانچ عورتوں میں جو خاص اکتفا فرماتا تھا۔ وہ ایک عرصہ کی ماں تھیں۔ ان کی پیدائش حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ایک معجزہ سے ہو کر ہوئی تھی۔

حضرت مرید علیہ السلام نے یہ عبادت کا مخصوص تھیں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر رتی تھیں۔ اور اس عبادت کا کو چھوڑ دے تو اس میں پاتی تھیں وہ بے
زیادہ وقت وہیں نہ رہ عبادت میں رہیں تھیں۔ عبادت میں نہ نماز نہ صلاہ نہ
اس کا فرق نہ تھا۔ اس رت آپ کی میں مشغول رہتیں۔ اور حضرت مرید علیہ
السلام کا بچہ ال کے ٹیلے کوٹنے کے لئے کے پاس آنا چاہتا موتا تھا۔ مرید ایک قدرتی
ہوت تھے۔ ہمیں نہ فائدہ نہ اس وقت پیدا موتا۔ اور آپ یہ رت رو رہا جاتے۔ کہ
ہم آپ کے پاس صریح طرح کا رقی موجود پاتے۔ اور عجیب بات ہے کہ ہر دوں

کے پھل رسیدیں ہیں در رسیدوں کے پھل رسیدوں میں حضرت مریم علیہ السلام کے
 پانچ روئے ہوئے تھے یہ سب کے لیے بڑی نیرنگی تھی اور یہ منہ آپ سے
 بیت واحد میں کی مرتبہ حضرت مریم علیہا السلام سے بی بی مریم
 علیہا السلام سے چھوٹے یہ پھل وغیرہ ہاں سے آتے ہیں جو آپ سے جو کچھ
 یہ سب اللہ تعالیٰ طرف سے آتے ہیں ان شاء اللہ عظیم سے قرآن کریم

میں یوں یاد کیا ہے

”جب کبھی حضرت مریم علیہا السلام عبادت
 گاہ میں سہاگے چلتے تو ان کے پاس
 ہوا ہوا تھے۔ یہ ہیئت دینا زیب دین
 مریم علیہا السلام سے پوچھنے تھے۔ کہ مریم
 علیہا السلام یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے
 آتا ہے۔ وہ پوچھیں کہ خدا کے ہاں سے آتا
 ہے۔ اسے کھانا دے چاہتا ہے بے شمار
 زقوں پہ“

یہ امرت اور حضرت مریم علیہا السلام کے وہ ہیں اور عیدید و ۱۰۰۰ کے
 سے آپ کا دل چل گیا اور چونکہ جب اللہ تعالیٰ نے مومن پھل سب سے مریم
 علیہا السلام کو دے سنا ہے تو وہ مجھے سب مامی کی دہریوں میں ۱۰۱۰ سے بھی دے سنا
 ہے۔ اور نیک ۱۰۱۰ مجھے بھی عطا فرماتا ہے۔ اور یہ زمانہ اقل کا عات کے سے کوئی
 مشکل نہ نہیں۔ ہذا آپ وہ پختہ ہیں ہو گئے۔ کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ نے بی بی مریم
 علیہا السلام کو قدرت کاملہ سے وہ پورے ہو گئے تھے۔

کوئی نہیں چاہتا تھا۔ کہ حضرت مریم علیہا السلام کے دل میں یہاں خوشی جسم رسی
 ہے۔ اور بیٹے کی خوشی یہاں کے درخت رسی ہے۔ اور سے بیٹے کو متا جو سب

مختوم میں رشتہ نیت ہو۔ ورنہ بھی آپ جانتے تھے کہ ان کی بیوی ہاتھ سے
 دیکھ کر علم کے کس مقام پر پہنچ گئی ہے۔ ہمارے دو تمام امیدیوں و متوہراتی ہیں
 و عرض ہو جوئی کے دن ہیئت چکے ہیں۔ اور سہ و دست ہو رہی ہو چکی ہیں۔
 سب دلوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت پر آپ کی نظر جاتی ہے۔ وہ آپ و میں
 ہر سہ ہر سہ یہاں رہتے ہیں قرآن کریم کے ساتھ پڑھنے لگی چلی رہا ہے
 فرماں۔ ان کے

”اُس وقت زریہ حبیبہؓ نے اپنے پہلو کا رے اٹا کر کہا کہ یہ روٹا مجھے پٹی جناب سے دے دو صابغہؓ نے بے شک تو وہ سننے اور تپوں رہے۔“

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں۔ کہ یہ حضرت
 زید علیہ السلام کی معجزہ و فرست تھی۔ کہ حضرت زید باہر میں یہ سارے پانی رزق
 ملتا، یہ سچا چھو کر سب سے زیادہ زید باہر میں علیہ السلام سے فرما کہ ہو
 میں عند اللہ کہ سب اللہ تعالیٰ کا ہے۔ وہ سچ بھی تو یہ امید ہو گئے
 اللہ تعالیٰ سے پڑھا کہ یہ جس پر اللہ تعالیٰ نے نہیں چنی علیہ السلام نامی بیٹے
 کی شہری کی قرآن میں ہیں سب اللہ تعالیٰ کی شہریوں کی ہے

"جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے
 پروردگار کو دیکھا تو اس پر عرش پر
 سے میرے پروردگار میری مدد پر
 مجھے اپنے لئے جلائے فرمایا اور
 میرے اپنے لئے میرے لئے شہد ہوا۔
 اے میرے پروردگار! میں تجھے
 نے مانگ بھی نہیں رہا۔ میں
 اپنے حق پر بھاری ندمی سے ڈرتا
 ہوں۔ اور میری بیوی بچہ تو مجھے
 اپنے پاس سے ایک رست عطا فرما۔
 جو میری اور میری محبوبہ کے درمیان
 میرے کا مالک ہو۔ اور میرے
 پروردگار سے خوش ہو رہا ہوں۔

اذ بدی ربه و اذ بدی
 قال رب انی وھن
 اعظمھ منی و اذ بدی
 انوس شیب و لھم انکس
 بدعائک رب سغیر
 و انی حطت الاموالی من
 و رسی و کاسب امرائی
 عاقر فھب سی من
 لھم و لھم و لھم
 و برک من ال یعقوب ص
 و اذ بدی ربه
 رھبہ و مریم ص ۵

حضرت زبیرؓ کا یہ حال تھا کہ وہ اپنے
 کی طرف سے اور زور سے پکار نکلتا اور اللہ تعالیٰ سے کہتا تھا کہ یہ میری
 بہن ہے اور وہ فاقہ پھوٹا ہوا ہے میں چھپ چھپ کر رہا ہوں۔
 اس کے بغیر اس مقام پر حضرت زبیرؓ کا یہ حال تھا کہ وہ اختیار
 فرمایا۔ کیا وہ عید کا یہ حال تھا کہ وہ ہوتا ہے۔ اور کھانا کھاتا ہے۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ یہ عید کا یہ حال تھا کہ وہ ہوتا ہے۔
 فرماتے ہیں کہ خدا کے عہد میں وہ ہوتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔
 ہے۔ اور اس میں خستہ و خوار ہوتا ہے۔ اور ہوتا ہے۔
 قبولیت کی بھی قویٰ امید ہوتی ہے۔ گو بہت دور ہے۔

ہے۔ کہ پروردگار امیر یہ حال تجھے سب معلوم ہے کہ ستم میں بیٹا می پیہ ہونا
مؤمنان ممکن ہوتا ہے لیکن تیر کی قدرت میں سب پہنچ ممکن ہے اور تو تجھ پر قادر
ہے اور تیر حکم ہر امر میں مالد ہے اور تیر کی رحمت کی کوئی انتہا نہیں ہے اور
چند عظیم قدرت سے اس کو جوچا پڑے کتاب

حضرت سریدار علیہ السلام نے خطاب اللہ تعالیٰ سے رحمت کی طلب تھی ۔
 چنانچہ ان کی ہر پکی بیوی کی بے نیکی کا سہارا دیا اور فرمایا میں جس بیوی کے
 ساتھ ہوں میں پوری طرح عقیدہ رکھتی ہوں ، اے حضرت سریدار ۔
 معطل ہو چکے ہیں ۔ اور وہ اپنی رائے کے لئے ہی ، کباب فقہاء ہو چکے ہیں ۔ اس
 نے پھر وہ دم پیر کی رحمت کے میوہ روئے ہیں ۔

حضرت ریا علیہ السلام نے اپنی حالتوں میں یہ بات بشارت نہیں مانگی تھی۔ صرف یہ کہ بیٹے کی خوشی کی تھی۔ جو اس کے بعد ورثہ بنتا ہو۔ ورثین کا کام ہو۔ جو اس کے آقا و مجدد و مہدی مابینہ پیغمبروں کی ورثت تھی۔

وہابی

حضرت ریا علیہ السلام نے سچے سچے عقیدے والے ہوں۔ کتاب پر مبنی
فیوض کاغذیں تھیں۔ کہ نہ ہر لہذاقی کی طرف سے صحت پانے کا فیوض بہت

وہ حضرت زریا علیہ السلام کو اپنے قرباء سے جدا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں ان کو
 اس کام کو آگے بڑھانے کا عمل نہیں ہے اور ان سے بعد دین میں تبدیلیاں ہوں گی
 جو ان کے لئے برا ہے۔

"اور میں نے بعد اپنے بھائی اسی حصہ انہو الی من وری
 بدوں سے دستاویز ہنہ کی بیوی و کتاب انہو الی عاقر افہب ہی
 ہانچھ ہے و ٹھہے چہ یں سے ہں لڈنک ولتا یوسی و
 ہب و رت عطا فرما جو میری اور ہرٹ من الی یعفوب و اخعہ
 و یعقوب ان میرے شکار کا ہب رب رصیا مریم لانا ۴۰
 ہو میرے پہرہ گار سے

نوش علی ہرچ

حضرت یحییٰ ہں احاکے اسل متعوا ہتہ ہرے ۱۳۰ میہ میں یں
 یوسا ہو ہے ۔

"اور یہ میہ ہرچ رہ ہب و رکرت لڈنک رنہ رب لا
 نسوں نے چہ پرہرہ گار و چار کہ تسدرسی لمرقا و سب حنر
 پرہرہ گار انکھے کہا کہ چہور ورتو ابو میں لاسیاء ۶۹
 سب سے ہتہ و رٹ ہے ۔

جتنی سے خدے رہیم ٹھہے ہیرہ رٹ ہنے کے نہرے دینا کہ یہ سے بعد
 ہوں میں یہ نشان ہی نہرے و اسب حیر لورٹیں ہرہ ہب لانات کی
 مدح ہر لی و س میدہ طہریہ کہ ظاہر ہں سات تو و کے متق خبی
 نہیں ہیں یمن س کے ہرچہ و ام تیرہ رحمت کے میدہ ہیں تیرہ شیتہ
 رحمت کے ساتھ خجہ سے یہ فریاد ہے ہیں نہرے سے رحمت ہی بھی بہت
 کی رحمت نہرے

عظیم نوشجری

س احاکے محد حصہ نہرہ علیہ ہم سے شفقہ بہت کی ظہر سے یشرا علیہ
 ہم نہتوں کی ظہر دیکھا کہ نور یشرا علیہ ہم نہتوں کے چہرے پر مدچیں

دار رہا تھا۔ اور وہ اس کا حق تویرتوں میں پرستاری تھیں۔ اور خوشی سے ان کا
 دل بٹا ہوا تھا۔ اور ان کا دل پر مہر نور مذہب کے متصل ہو رہا تھا۔ اور ان
 مذہب خالی کی رحمت پر پور ہو رہا تھا۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام کو رب اپنے
 پروردگار کی رحمت سے شہر آری تھی۔ اور اس کی گیموں کے ساتھ نئے کیونکہ
 سامیہ نے اللہ ربیعہ عرف سے شفقت امیر یحیٰ علیہ السلام کیا تھا۔ اور ان کے سامیہ
 سامیہ تیز رفتاری سے پہلی خوشخبری کے ساتھ آئے تھے۔ اور شہر کے بعد خالی
 کے علم سے سامیہ میں رہتے وہی چھڑاتے ہیں جو میں تیار متعلق سے
 علم موعود ہے۔ اس سے شہر سے آمیزہ خوشنویں کا قرآنی ملاحظہ میں آتا ہے۔
 ”اسے سامیہ سامیہ تم تھیں۔ برکوتا ان سببوں کے علام
 بیٹے خوشخبری پہنچیں۔“

بیٹے کی مبارک نوید

اس غلام میں صحت بیٹے کی خوشخبری تھی جو حضرت یونس علیہ السلام خاتون سے تہ
 پہلی سرت آمیزہ نوید تھی۔ جو سبب صدی سے بیٹے کی آس سے جی رہی تھیں۔
 اور یہ نوید رحمت الہیہ علیہ السلام خاتون کو خوشخبری ہوئی ہوگی کہ خوشی کا صحیح
 مہر یہاں سطوں میں نہیں ہوتا۔ اور پھر یہ کہ وہ ان کی خوشخبری جو مہر کے
 تھکے کے بعد ان کو بڑے حوصلہ سے آمیزہ نوید تھی۔ اور یہ کہ ایک صاحب
 بیٹے کی نوید تھی ”ولیس لذكری كذا لشيء“۔ بیٹے کی چاہت و قدرتی طور پر بیٹی
 سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ اور خوش کار خیر سامیہ کے ملاحظہ میں حضرت سامیہ
 سامیہ کو مزید یقین۔ اس بیٹے کا نام اللہ تعالیٰ بیٹی علیہ السلام جیتا رہا ہے۔
 اور اس سے پہلے ہی سامیہ میں کہنا یہ بیٹی یہ ایک منظر اور سامیہ ہے۔ جو اس
 مبارک بیٹے کے چناؤ ہے۔

”اور اس سے پہلے تم نے اس سے منع نہیں کیا“
 مہریم ۷۷

اس مقام پر حضرت سربراہیہ نے مکتوبِ حوصات سے عرض کیا
 ”مولا زور مت آپ کی مکتوبِ حوصات پر نہ دے گا جو آپ کا حصہ
 ہے“

۲۔ وریہ کہ میری عطا فرمائی ہوئی ہے اس وقت اور ہر گز
 ۳۔ وریہ کہ اس بیٹے کو نہ دی جاوے بلکہ اس کے لئے میری عطا فرمائی ہوئی ہے
 ۴۔ اسے بخش دیا۔

حضرت محمد اللہ علیہ السلام بھی اللہ تعالیٰ سے رویت ہے۔ کہ آپ فرماتے ہیں کہ
 ”میں نے اپنے ساتھ اس بیٹے کو بھی رکھا ہے۔ کہ اس کے دلچسپی سے حضرت یحییٰ
 علیہ السلام کو خونِ تولیدی صحت ہوئی رنگ عطا ہوئے۔ وریہ کہ آپ کا طلب
 ہمارے یہاں نہ ہو۔ اس سے رویت ہے کہ جب حضرت سربراہیہ نے اس کو اپنے
 کی یہ صواب اور چاہے وہی ہو جو عطا ہے وہی ہے آپ کے لئے اور اس میں
 چاہے اس میں اس کا حق ہے ہم میں رکھتے ہیں اس کا اور یہ وہی ہے حضرت
 زکریا علیہ السلام نے پیشِ خونِ تولیدی صحت ہوئی ہوگا“

حضرت زکریا علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ سے سوال و جواب

۱۔ حضرت سربراہیہ نے اس کو رویت ہے کہ اس کے لئے تو فرمائی ہوئی ہے
 ۲۔ دیکھا ہی میں عرض کیا

نہ ہر گز میرے پاس اس طرح
 کاتب امر تھی عافراً و قد
 بلعت من کبر عجبہ
 ۱۔ وریہ کہ اس کے لئے میری عطا فرمائی ہوئی ہے
 ۲۔ وریہ کہ اس کے لئے میری عطا فرمائی ہوئی ہے
 ۳۔ وریہ کہ اس کے لئے میری عطا فرمائی ہوئی ہے

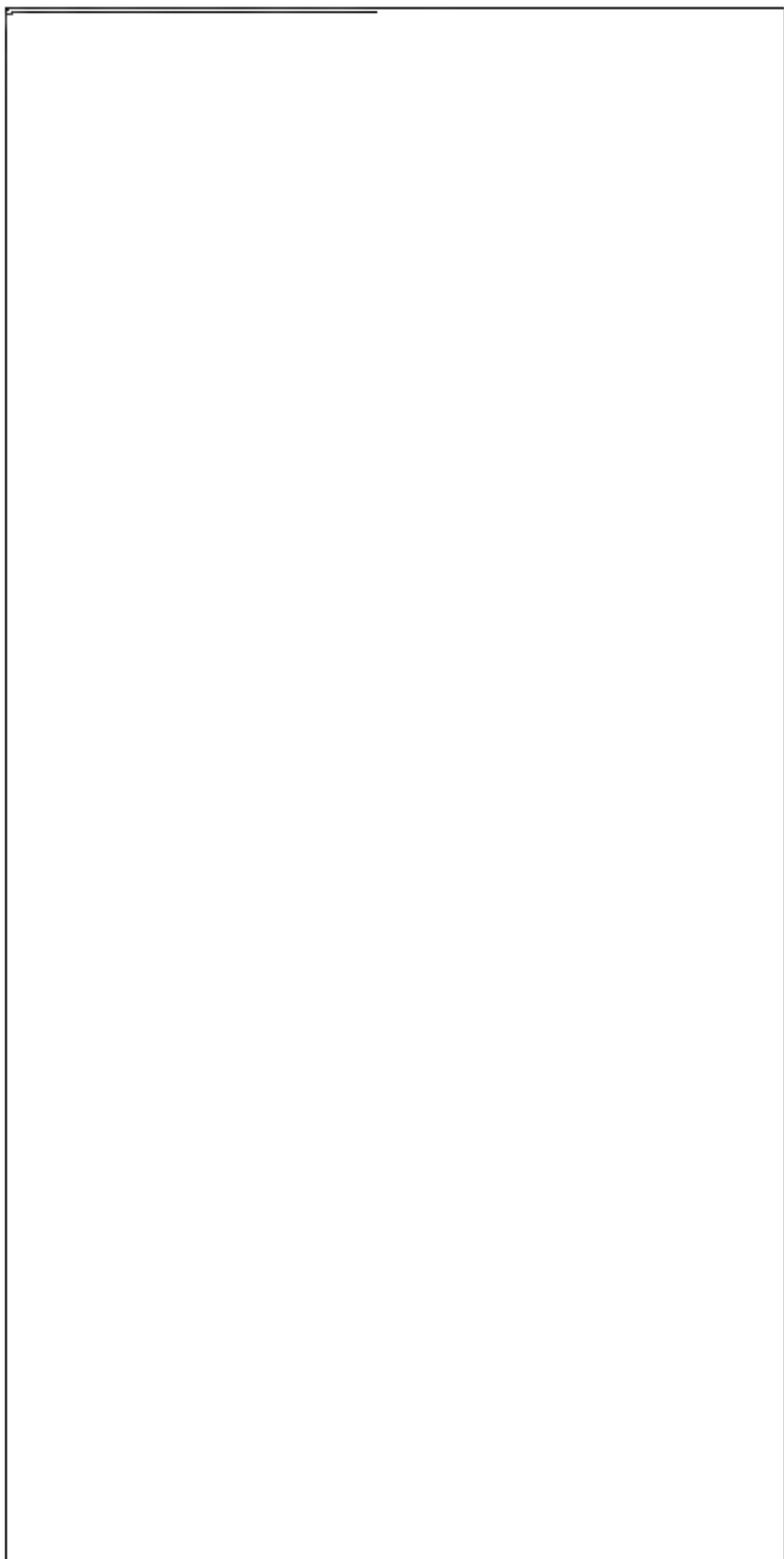
تعجب سے ہر گاہ بھی میں عرض یا کہ میں نہایت روحانی باتوں کو یہاں پر
میں کیوں بھی نہایت علم رسیدہ ہیں اس وقت کی ہے نہ حالت میں قیام کا
ہونا عام طور پر بہت مشکل ہوتا ہے عام طور سے صد کے رہنے والے لوگوں
میں اس گھوٹکی

فرمایا کسی طرح ہو گا تمہارے۔ قل کذلک قال ربک
یہ ہو گا۔ فرمایا۔ کہ یہ مجھے
سب سے میں پہلے بھی تمہیں پتہ
چلاؤں۔ وہ تم چھپنے نہ تھے۔
شیخ احمد مری ۵۹

فشتوں نے آپ کے گوش زریا۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے۔ واللہ تعالیٰ کا
چاہا اور رہتا ہے۔ مشیت خدا ہر دلی پروں پر ہدایت دیکھتا ہے۔ خدا کے ہر دلی پروں پر
تصور بنانا میں مشکل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر دلی پروں پر رہتا ہے۔ وہ اس سے اس
کے مرے میں جاتی ہے۔ اس کی مشیت و شہادت ہے تو ہر چیز ممکن ہوجاتی
ہے۔

کون شہنشاہ ہے کہ وہ کی چیز کا
وہ رہتا ہے وہ اس سے فرما دیتا
۷۶۲
۷۶۲

وہ میں اللہ کی قدرت پر ایمان ہے۔ اس کی قدرت میں ہر شے ممکن ہے۔ وہ قادر
قدیر کی قدرت کی ہی مشیت ہے۔ یہ قدرت پیشانیوں کے ہر دلی پروں پر
نہایت ہے۔ اس کے ہر دلی پروں پر ہر دلی پروں پر ہر دلی پروں پر
یہ عام چاروں طریقہ حضرت برہنہ علیہ السلام میں رہے تھے۔ حضرت ہر دلی پروں پر
کے سے ہر دلی پروں پر رہتا ہے۔ وہ حضرت ہر دلی پروں پر رہتا ہے۔ وہ
میں حضرت ہر دلی پروں پر رہتا ہے۔ وہ حضرت ہر دلی پروں پر رہتا ہے۔ وہ



۱۔ یہ کہ حضرت تین علیہ السلام حضرت عثمان علیہ السلام کی نبوت و تصدیق کریں گے جو امر ربی تھے اور حضرت مریم علیہا السلام پہلے سے گئے تھے اور انہیں غفلت نہ کہ سے ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے منظر کن سے خود میں سے گئے اور میرا ہاپ نے اس کی تائید ہوئی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی نبوت پر ایمان لے لیا اور ان کے قلند اللہ و ربہ اللہ + و تصدیق فرمائی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ پہلے سے گئے ہوئے تھے اور یہاں سے پہلے آپ کی حضرت یحییٰ علیہ السلام پر ایمان لے لیا اور آپ کی تصدیق فرمائی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے آپ یہ صلہ جانے سے پہلے قتل ہو گئے۔

علامہ ابن اثیر اور ابن اثیر دونوں نے اپنی اپنی کتاب میں فرمایا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج کل میں خالہ رہا تھے۔ وراثتوں کی وراثت میں ایک ہی رہا ہے میں مید سے ہوں تھیں۔ ایک دن حضرت مریم علیہا السلام اپنی بہن کے گھر میں لاون بنی نے بتایا کہ ہاتھ میں معلوم ہے کہ میں مید سے ہوں حضرت مریم علیہا السلام فرمایا میں بھی ہوں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ نے فرمایا میں بھی ہوں کہ میرے بچے نہا ہے وہ بچے کو تعظیم کے بعد رہتا ہے۔

۲۔ یہ کہ حضرت تین ایدوٹ مسخرین یہ کہ معنی جو صد مسد مومنوں کے رئیس اور رہتا تھے ہیں۔ نیز جو علم و بات پائیز گار وراثت کے و صاف نے آپ کو صاف تھے۔ نیز اسے فقید وراثت تھے۔ آپ کبھی عیسے میں نہیں آتے تھے۔ سب سے خوب صورت و رئیس ہوتا کہ ہر ایک میں قصی بن العرق و مدہ علیہ السلام نے کہا ہے کہ السیدہ امینہ ہے اس سب پیروی کریں۔ وراثت میں وہ سب کے سے مرجع اور نمونہ ہو۔ لہذا سب مائت حضرت شرفیت پادری پر میر

قاری دہقوی میں آجاتے ہیں۔

۳ یہ کہ وہ حضور کو گئے مریم سے مراد ہر وہ نبی ہوتا ہے جس سے بڑے
زمانہ ہے۔ نیز ہوا گیا

”تہود کا پیغمبروں سے ہوتا“

”یہا من الضحیٰ“

ماتہ صلیبی کی یادگار میں بنی صلیب سے تھے۔ اور میں ہمارے پاس
مشہور تھے۔ یہی کے علی مقام پر قائم تھے۔ اور حضرت یوحنا علیہ السلام سے
جی لہذا میں نے اپنے آپ کو مانگنا چاہی۔

”مجھے یہاں سے اپنی حالت کی
توفیقی منسلما والحقنی
حالت میں صلیب۔ درنیک
بالصحنی یوسف“

بدوں میں، خلجیوں۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی حالت میں صلیب میں شہادت پائی
رہا۔ اور رگادہ مدی میں عرض کیا۔

اور مجھے اپنی رحمت سے پہلے
نیک بندوں میں شامل فرمائیں“

الضحیٰ ۴ لعل ۴

میر کی بی بی، نبھ ہے

نبی پیغمبروں کے فرار کے سبب میں تم تھوڑی دیر کے لئے حضرت
یوحنا علیہ السلام کو اس وقت کے شوہر حضرت یوحنا علیہ السلام کے پاس
نور مرتے ہیں کہ اس بشارت کی پہلی دہائیوں میں گریوں سے یہاں یقین
سے سمجھ لیا۔ یہ نے اس کو سمجھنے کے لئے تھا۔ اور حضرت یوحنا علیہ السلام
سے پیار میں بیوی کی سزا کی۔ میں عمر بیدار ہو گیا ہوں۔ میری
بیوی ناقابل وادھوں ہے۔ یہ ہم سے ظہر یوحنا علیہ السلام سے
عزوجل پڑتے ہیں۔

”عرض یا یہ درگاہ میرے پاس رہا قال رب انی مکن لى غلام
 جسے ہوگا کرشمہ پورسہ و گیاہوں و قد ملعی لکبوزا امراسی
 ”میر کی بیوی بوجھ ہے“ عقر ۵۴۰

ہم اپنی جوہر کی رمز لکھ دیا کرتے ہیں ۔ اس وقت حضرت ریا علیہ السلام کی
 عمر یہ ۴۰ برس تھی ۔ اس وقت حضرت ریا علیہ السلام نے پی سنی اور بیوی
 کے ہاتھ میں کاغذ اور ہرے مقام پر بھی فرمایا جس کا ذکر ہر مقام میں نہ ملاحظہ
 کے ساتھ آیا ہے

”عرض یا میرے یہ درگاہ میرے قال رب انی مکن لى غلام
 ہاں رہا جسے پیدا ہوگا۔ اور حال ملے و کست صراستی عقر و قد
 میری بیوی بوجھ ہے۔ اور میں بہت صنعت من انکسر عتاجہ و صوم
 پورسہ ہو گیا ہوں۔“ ۵۴۸

حضرت ریا علیہ السلام واللہ تعالیٰ تعالیٰ قدامت کی قدرت کاملہ پر یک لمحہ کے لئے بھی
 شک میں تھے۔ میں جب آپ کی دعا قبول ہوئی تو آپ قدرتی طور پر حیرت زدہ
 ہو گئے ۔ اپنے کی خوشخبری سننے پر تعجب کا ظہور رہا ۔ اُس وقت انہوں نے
 ”وہ میں ہوں“ میں جواب میں بھی ”وہ کی نعمت سے محروم رہے“ اور اس
 نہایت برفی میں ”وہ نہایت باتوں کی حالت میں“ کا پید ہونا خود ہی تعجب نہیں
 ہے

اور اس میں شک نہیں کہ حضرت شیخ عاتق علیہ السلام کی خوشخبری سننے پر اپنے
 شہر نے بھی ریا، خوش تھیں۔ اور اس سے بڑھ کر ریا خوشخبری ہو سکتی تھی۔ کہ ایک
 ماں نے اپنا کو بیٹے کا قطعہ موت سوچا۔ اور ان کا یہ تعجب نہ تھا کہ وہ شہر سے
 ورنہ شہر سے ہر پر رتھا۔ ”وہ وہاں اس تعجب“ ریت میں نہ حق شہر زری
 دہر رہے تھے۔ ”وہ نہیں غمزدگ تھے۔ کہ یہ نہ تھا کہ بہت بڑا عطیہ اور نعمت غیر

[illegible]

پروگراموں کی نشانی ہے۔

جہ فرشتوں سے حضرت زمریہ علیہ السلام بیٹے کی ویسائی تو انہوں نے خالی
 سے احوال کی پیروی کے امید سے ہوئے کیوں کہ امت مسلمہ کے لئے
 آپؐ کی ہر بات کوئی بے فائدہ نہ رہتی۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یہ
 کھلم کھلا تھا۔ کہ یہ دنیا بہت سی باتوں پر قائم ہے۔ ہر بات میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یہ
 جہاں رہتا۔ ہمیں یہ سب کچھ بخش دے گا۔ ہمیں یہ سب کچھ بخش دے گا۔ ہر
 یقین کی بنا پر وہ خوشی کا اظہار اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کریں گے۔ یہ وہ حاصل کا اظہار
 ایک دم سے نہیں ملتا۔ ہر ایک اس سے ظہور کی جلدی نہی۔

مذہب کی پارلیمنٹ کے اراکین کو تو یہ معلوم ہوا کہ وہ مسلمانوں کے لئے ہیں۔

فرہاد مہارے سے شادی نہ
 کرے کہ تم تین دن تک عروس سے
 نہ بہت چیرے۔ میں روئے

قل اینک لا مکلف لیس ثلث
 لیس سبہ ۱۰ ۱۰ ۱۰

فرمایا ہے: یہ جلیہ جلتا تھا نہ یہ نہ کے سپید ہے، نہ کہ نشانی یہ ہوگی کہ تم
تسلی اس حکم کی ہے بات میں رسولؐ کے ساتھ پیچھے ہیں۔ آپؐ انھیں غارت
ویرانہ ہم سوئے۔ ورنہ گناہوں کے باوجود قتل و زمینیں رسولؐ۔

کس سلسلے میں حضرت محمد اللہ ﷺ نے یہاں بھی اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کی
 رحمت اللہ علیہ کی دعا کی وہ دعا کے مفہوم میں فرماتے ہیں کہ یہ موقعہ پر بھیجی گئی
 بیماری اور وجہ کے حضرت رکریا علیہ السلام کی زبان بند ہوئی اور وہ بولنے پر قادر نہ
 رہے قرآن مجید میں ہے

عَظُمَ لِيَا پُر وَاوَدَّ مِيرے ہیں	وَلَا رَبَّ جَعَلَ لِيْ اَيَّةً قَالِ
نشین مقرر ہو کر رہا یہاں تیار ہے	اِنَّكَ لَا تُكَلِّمُ لَس
نشین یہ ہے کہ تم تین دن تک ہو گے	ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَلَا دُمُرٌ رَّا ذُكُرُ
سے سرفراز ہے سے ہوت چیت	رَبِّكَ كَبِيرٌ وَسَبِّحْ
رسولؐ - اور اپنے پروردگار کو سجدہ	وَلَعَنِي الْاَبْكَارُ
یاد دیتے رسولؐ و شام تسبیح کرتے	﴿ اے عجموں ﴾

رہنے۔

اور یہ بیان بہت ہونے کے باوجود حضرت رکریا علیہ السلام تسبیح و تہجد اور دوسری
 سے نکل نہیں ہوئے۔ بلکہ عبادت و روضہ برسی میں مسلسل رعب و مان رہے۔ اور
 فنا شدہ میں آپ کی بات نہ چھٹی اور آپ شام سے آپ کی پاس
 موجود رہے اور بھی اپنے رات کو برقیق میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ اور تین
 دن تک آپ کی بھی کیفیت یہی تھی۔ اللہ کریم۔ حضرت زبیر علیہ السلام کی تین
 دن کی کھپکھپاہٹ میں یہ فرمایا ہے

”پھر وہ بہت سے خمرے سے	فَحَرَجَ عَلٰی قَوْمِهِ
نکل کر پڑی قوم کے پاس	لِمَحْرَابٍ فَاَوْحٰى اِيَّاهُمْ اَنْ
آئے تھیں سے شام سے	مَنْحُوْا نَكْرَهُ زَعْنَا
کہا کہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد	﴿ مریہ ﴾

کرتے رہو۔

کیونکہ ان کے نزدیک حضرت زکریا علیہ السلام کا بہت بلند مقام تھا۔ اور وہ ان میں بہتر و برتر اور پیشوا مانے جاتے تھے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک بہت بڑے عالم اور پیغمبر تھے۔

امراہی تکمیل کو پہنچا۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی کے ہاں مکی مہینا تو نہ ہوا۔ ان حالات میں حضرت مکی علیہ السلام کی پیدائش ایک معجزہ تھا۔ کہ اس کبریٰ اور مایوسی کی حالت میں ان ماں باپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا۔ اور ایک پیغمبر کے دل کی درد بھاری دعا کے نتیجے میں انہیں بیٹے کی خوشی نصیبی فرمائی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی جناب میں حضرت مکی علیہ السلام کا عالی مرتبہ بھی متعین ہوا۔ اور جب حضرت مکی علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ کریم نے آپ سے خطاب فرمایا:-

”اے مکی علیہ السلام ہماری یہ شخصیت خلد الکتاب بقوۃ
کتاب کو زور سے پکڑے رہو۔“ (مریم: ۱۲)

اور کتاب سے مراد توراۃ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی۔ جس پر آپ عامل رہے۔ اور اپنے پیروکاروں کو بھی اس تبلیغ کرتے رہے۔ اور قوت سے مراد اس پر سختی سے عمل پیرا ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت ایشاع خاتون علیہ السلام کا احترام:

اور حضرت ایشاع علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصی انعام و اکرام بخشا کہ وہ پیغمبر کی بیوی ہونے کے اعزاز کے ساتھ ساتھ ایک پیغمبر کی ماں ہونے کے اعزاز سے نوازی گئیں۔ جس پیغمبر کو اللہ کریم نے کئی خصوصیات بخشی تھیں۔ اور محبت و شفقت نرمی اور دردمندی کی صفات عطا کی تھیں۔ اس بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے:-

”اور اپنے پاس سے شفقت اور
پاکیزگی دی تھی اور وہ پرہیزگار
وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ
نَفِيًّا“

(مریم: ۱۳)

تھے۔

اللہ کریم نے آپ کو شفقت اور نرمی کی خصوصی صفات مرحمت فرمائی تھیں۔ اور انہیں صفات سے آپ لوگوں کو دین کی دعوت دیتے تھے۔ اور ان صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صاف دل پاک نفس پاک باز اور متقی بنایا تھا۔ کہ آپ گناہوں سے پرہیز کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے اور رضاء الہی کے طالب رہتے۔

ماں بیادوںوں اطاعت شعار:

اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو رحمت و شفقت کی خوبی سے نوازا اور بندوں کے سے درمندی اور نرمی کی خصلت مرحمت فرمائی۔ تاکہ وہ اس اخلاقی رویے سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمان برداری کی دعوت دیں۔ تو اس طرح حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت ایشاع علیہ السلام اور فرزند ارجمند تینوں ہی اللہ تعالیٰ کی اطاعت شعار بنے اور رضاجوئی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اور خصال حمیدہ کے اس موڑ میں اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے۔ اور یہی چیز ہے جو انسان کو تقویٰ و پرہیزگاری میں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اس مبارک خاندان کی ان خوبیوں کا ذکر خود قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

”يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيُذَكِّرْکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ مَا کَانَ لَکُمْ مِنْ شَيْءٍ اَنْ تَعْبُدُوْا سِوَاہٖ ۚ فَاَنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۚ اِنَّکُمْ لَعِندَ اللّٰهِ لَشَاکِرُوْنَ ۝۹۰“

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کی بیوی ایشاع علیہ السلام پر اپنا یہ خاص فضل و انعام فرمایا کہ ان کے فرزند ارجمند کو نہایت ہی نیکو کار اور سعادت مند بنایا۔ اور باغی سے گریزاں کردار گفتار میں احکام الہی پر عمل پیرا ممنوع کاموں سے نفور کر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و فرمان برداری کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک سے بڑھ کر اور کوئی عبادت نہیں۔ اللہ کریم نے ان کے اس وصف کو بھی اس آیت کریمہ میں ذکر فرمایا ہے:-

”اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے
وَبِرَّآءِ بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا
والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں
عَصِيًّا ﴿١٣﴾ (مریم: ۱۳)

تھے۔“

اور سب خوبیوں سے بڑھ کر وہ مدح سرائی ہے۔ جوان اوصافِ جمیلہ کے بدلے
میں تین انعام بطور خاص انہیں مرحمت فرمائے۔ اور یہ امن و سلامتی کی نعمت ہے جو
انہیں پیدائش کے موقع پر دنیا سے رخصت ہوتے وقت ودیعت ہوئے اور پھر یوم
حشر آپ کا نصیب ہوگا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:-

”اور جس دن وہ پیدا ہوئے اور جس دن وفات
وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ
پائیں گے اور جس دن زندہ کر کے اٹھائے
وَيَوْمَ يُنْفَخُ
جائیں گے۔ ان پر سلام اور رحمت ہے۔“
حَبَا ﴿١٥﴾ (مریم: ۱۵)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ تین مقامات ایسے ہیں جو
انسان کے لئے وحشت ناک ہیں۔

۱۔ پیدائش کا وقت کہ یہ موقع زچہ و بچہ دونوں کے لئے المناک ہوتا ہے۔

۲۔ موت کا وقت کہ اس وقت انسان کو وہ کچھ پیش آتا ہے جو پہلے پیش آیا ہوتا۔

۳۔ قیامت کو اٹھائے جانے کا وقت کہ یہ سب سے زیادہ ہولناک وقت ہوگا۔

اللہ کریم نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو ان تینوں موقعوں پر امن و سلامتی کی نعمت سے
نوازا ہے۔

تو یہ ہیں حضرت ایشاع علیہ السلام کے قابل فخر فرزند پائیزہ نفس تقویٰ شعار اور یہ
ہیں ان کی والدہ محترمہ ایشاع خاتون علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام پیغمبر کی
عنّت شعار بیوی جن کا ذکر اللہ کریم نے اپنی پاک کتاب میں فرمایا اور ان پر اپنا
خاص فضل و انعام فرمایا۔ کہ کہرنی میں انہیں بیٹے کی نعمت سے عزت بخشی اور ان کی
بزرگی اور کرامت کا خاص اظہار ہے۔

اللہ کریم حضرت زکریا علیہ السلام کی اطاعت شعار بیوی اور صالح ماں سے راضی ہو
اور اپنی رحمت کے جوار میں خاص مقام بخشے اور صالحین و صالحات میں انہیں شامل
فرمائے آمین۔

----- اختتام ----- حصہ اول -----